وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کیلئے آسان بنا دیا ہے تو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنیوالا

قرآن آسان

مؤلفہ

ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ

حافظ محمد زبیر ملک ، حافظ محمد بلال ملک

سیرت انٹرپرائزز

آفس نمبر ۷، ۳۳ صادق پلازہ ، تیسری منزل ، نزد

مسجد شہداء، شاہراہ قائد اعظم لاہور ۔ پاکستان

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

""ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان بنا دیا ہے تو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟""

قرآن آسان

- قرآنی عربی بغیر استاد سیکھنے کا دس روزہ کورس
- صرف و نحو کے 20 آسان اور جامع اسباق
- قرآن مجید کے 270 الفاظ کی تشریح اور قرآن میں ان کا استعمال۔ جدید طریقہ مشق
- قرآن کے 70% ذخیرہ الفاظ سے واقفیت

مؤلفہ

ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ

حافظ محمد زید ملک ۔ حافظ محمد بلال ملک

سیرت انٹرپرائز

37۔ صادق پلازہ (تیسری منزل) نزد مسجد شہداء، شاہراہِ قائدِ اعظم

لاہور۔ پاکستان

نام کتاب : قرآن آسان

تالیف : ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ

حافظ محمد زید ملک ۔ حافظ محمد بلال ملک

مطبع : علی مجید پرنٹرز ۔ لاہور

تعداد : پانچ ہزار

طبع اول : اکتوبر 1997

قیمت : مجلد: 150 روپے

غیر مجلد: 135 روپے

ملنے کا پتہ : سیرت انٹرپرائزز ۔ آفس نمبر 37، صادق پلازہ (تیسری منزل) نزد مسجد شہداء شاہراہ قائد اعظم لاہور، پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

انتساب

بنام خواجہ کونین سرور عالم فداہ روحی و عرضی و کل ما عندی

وہ ذات گرامی جن کے قلب اطہر پر قرآن مجید نازل ہوا

وہ دانائے سبل، ختم الرسل، مولائے کل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سینا
نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یسیں، وہی طٰہ

وہ ذات اقدس و اطہر جنہوں نے تن تناسب سے پہلے اور سب سے زیادہ خود قرآن پر عمل کیا۔ پانچ لاکھ صحابہ کو قرآن سکھایا، اس پر انفرادی اور اجتماعی طور پر بدرجہ کمال عمل کروایا۔ تاریخ بشر کا عظیم ترین انقلاب برپا کیا، تاریخ بشر کا حسین ترین معاشرہ قائم کیا جس میں اخلاقی، روحانی، مادی، معاشی، سیاسی اور معاشرتی اقدار اپنی معراج کو پہنچ گئیں۔ آزادی، عدل اور مساوات اسلامی سلطنت کا مزاج ٹھہرا۔ اللہ کے اس پیغام کو پوری دنیا تک پہنچا دیا اور نصف صدی کے اندر اندر نصف سے زیادہ کرہ ارضی عملاً و فعلاً قرآن کے زیر سایہ و زیر نگیں آگیا۔ اگر وہ نہ ہوتے تو نہ جانے آج ہم کیا ہوتے اور دنیا کا کیا حال ہوتا۔ اس تصور سے روح لرز اٹھتی ہے!

مولای صلّ وسلّم دائمًا ابدًا
علی حبیبك خیر الخلق كلهم

درود ان پر کہ جن کی بزم میں قسمت نہیں سوتی
سلام ان پر کہ جن کے ذکر سے سیری نہیں ہوتی

صلی اللہ علیک وسلم

اے شہ دیں! اے مرسل اکرم! صلی اللہ علیک وسلم
خلق ترا قرآن مجسم، صلی اللہ علیک وسلم

حاصل امکاں، غایت عالم، صلی اللہ علیک وسلم
جسم منور، نور مجسم، صلی اللہ علیک وسلم

خلد ترے دیدار کی منزل، دوزخ تیرے ہجر کی صورت
تیری اطاعت وصل ہے ہر دم، صلی اللہ علیک وسلم

تیری بات ہے وحی سراپا، ان ہو الا وحی یوحیٰ
پوری حیات اسلام کا عالم، صلی اللہ علیک وسلم

خلق ترا ہے مصحف فرقاں، نطق ترا ہے شارح قرآں
لمحہ لمحہ آیہ محکم، صلی اللہ علیک وسلم

تیری خوشبو زیست کا ساماں، تیری ہدایت تار رگ جاں
تجھ سے بچھڑنا موت ہے جانم، صلی اللہ علیک وسلم

تیری توجہ غم کا مداوا، تیرا تبسم کیف سویرا
تیری نظر ہے پیار کا موسم، صلی اللہ علیک وسلم

یاد تری ہر زخم کا مرہم، تیری رحمت چارہ گر غم
تیرے ذکر سے آنکھیں پرنم، صلی اللہ علیک وسلم

سرور دوراں، خواجہ گیہاں، صدر رسولاں، خسرو خوباں
جان نگاراں سید منعم، صلی اللہ علیک وسلم

حامل قرآں، درد کے درماں، مشعل عرفاں، صبح بہاراں
اعدل و اجود، امی و اعلم، صلی اللہ علیک وسلم

احسن واسلم، اکمل واقوم، اجمل واقدم، افضل وخاتم
سب سے آخر، سب پہ مقدم، صلی اللہ علیک وسلم

تجھ پہ ہوا ہے دین مکمل، تجھ پہ ہوئی ہر نعمت کامل
دین مبین کے خاتم، و خاتم صلی اللہ علیک وسلم

وحش وطیر بھی طالب رحمت، اونٹ بلک کر عرض کناں تھا
تیرا سایہ لطف کا عالم، صلی اللہ علیک وسلم

عکرمہ کو سینے سے لگائے، مجرم طائف پاس بٹھائے
تشنہ ہوں میں بھی پیار کے زمزم، صلی اللہ علیک وسلم

میرے جدو اب تجھ پہ تصدق، تن من دھن سب تجھ پہ تصدق
تیرے تصدق عالم عالم، صلی اللہ علیک وسلم

لہرائے ہر سمت سویرا، صدق و صفا کا، عدل و عطا کا
تیری سنت صبح دو عالم، صلی اللہ علیک وسلم

ہجر میں میں ڈوبا رہتا ہوں، ساز الست سنا کرتا ہوں
روح کے بربط پر ہے دما دم، صلی اللہ علیک وسلم

داغ عصیاں کے حد سے بڑھے ہیں، زخموں سے ہم چور ہوئے ہیں
کب چھڑکو گے پیار کی شبنم؟ صلی اللہ علیک وسلم

قریہ جاں پر تیرا سایہ، صلح و صفا اور امن کا ضامن
تیری شریعت اسلم تسلم، صلی اللہ علیک وسلم

چارہ گر آشوب و عوارض! انساں پھر بیمار ہوا ہے
دیں ہے تیرا جب چارۂ ہر غم، صلی اللہ علیک وسلم

رہ میں ترے گھر بار تصدق، اسوہ پہ پندار تصدق
ہادی دوراں، رہبر اعظم، صلی اللہ علیک وسلم

رنگ و نسب کے، فکر و نظر کے، بت سب فرقہ واریت کے
کر دیئے حب اللہ میں مدغم، صلی اللہ علیک وسلم

تیری شریعت، تیری طریقت انساں کے ہر دکھ کا مداوا — تو نے رکھا ہر زخم پہ مرہم، صلی اللہ علیک وسلم

نکہت و نور کی باراں بن کر پھیل رہا ہے نام محمد ﷺ — نغمہ سرا ہیں انجم پیہم، صلی اللہ علیک وسلم

علم و ادب کا مہر درخشاں، خلق و صفا کی منزل آخر — اسوۂ احسن، مرشد اعظم، صلی اللہ علیک وسلم

تیرے قدموں میں ہر رفعت، تجھ سے دوری عرصہ ظلمت — تیری اطاعت سب پہ مقدم، صلی اللہ علیک وسلم

ہر دو سرا کے تار رگ جاں، دیں ہے ترا سر نامہ امکاں — بعد خدا تو سب سے مکرم، صلی اللہ علیک وسلم

انساں جاگا تیری صدا سے، عالم چمکا تیری ضیاء سے — ممنوں تیرا دودۂ آدم، صلی اللہ علیک وسلم

جاء الحق و زھق الباطل، ان الباطل کان زھوقا — غلبہ دیں کی آیہ محکم، صلی اللہ علیک وسلم

غار حرا سے فتح مبیں تک، دعوت سے تکمیل دیں تک — ہر نعمت کی حق نے فراہم، صلی اللہ علیک وسلم

مہر و مروت تیری فطرت وحشی، ہند، ہبار پہ شفقت — اپنوں بیگانوں کے ہمدم، صلی اللہ علیک وسلم

نظریئے اور فلسفے قرباں، تیری نظر پر، تیری ادا پر — صدقے تجھ پر دونوں عالم، صلی اللہ علیک وسلم

شخصیت سازی کے مظہر، سارے صحابہ انجم سراسر — فیض سے تیری سب ہوئے اعظم، صلی اللہ علیک وسلم

سارے صحیفے تیرے منادی، موسیٰ و عیسیٰ تیرے مبشر — تیرے دم سے عظمت آدم، صلی اللہ علیک وسلم

فیض ترا ہر آن رواں ہے، عقدہ کشائے عالمیاں ہے — تیرا ثنا خواں رب دو عالم، صلی اللہ علیک وسلم

تیرے دروازہ پہ کھڑا ہوں، شاہا میں محتاج عطا ہوں — پاس نہیں جز گریہ پیہم، صلی اللہ علیک وسلم

میں مسکیں اور تیرا ارماں؟ تجھ پہ جاں و دل سے قرباں — قطب، ولی، اصحاب مکرم، صلی اللہ علیک وسلم

خود قبلہ، خود قبلہ نما ہے سرور و شاہ ہر دو سرا ہے — میں تیرا ہوں مجھ کو کیا غم، صلی اللہ علیک وسلم

تیرا دیرینہ ہمسایہ، سائل بن کر گھر سے آیا — بھیک عطا ہو شاہ معظم، صلی اللہ علیک وسلم

چشم کرم ہو اے شہ والا! کر دے من میرے میں اجالا
پردیسی ہوں رحمت عالم! صلی اللہ علیک وسلم

ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ

قرآن کی فریاد

طاقوں میں سجایا جاتا ہوں، آنکھوں سے لگایا جاتا ہوں
تعویذ بنایا جاتا ہوں، دھو دھو کے پلایا جاتا ہوں

جزدان حریر و ریشم کے اور پھول ستارے چاندی کے
پھر عطر کی بارش ہوتی ہے، خوشبو میں بسایا جاتا ہوں

جیسے کسی طوطے مینا کو کچھ بول سکھائے جاتے ہیں
اس طرح پڑھایا جاتا ہوں، اس طرح سکھایا جاتا ہوں

دل سوز سے خالی رہتے ہیں، آنکھیں ہیں کہ نم ہوتی ہی نہیں
کہنے کو میں اک اک جلسہ، میں پڑھ پڑھ کے سنایا جاتا ہوں

جب قول و قسم لینے کے لئے تکرار کی نوبت آتی ہے
پھر میری ضرورت پڑتی ہے ہاتھوں پہ اٹھایا جاتا ہوں

نیکی پہ بدی کا غلبہ ہے، سچائی سے بڑھ کر دھوکا ہے
اک بار ہنسایا جاتا ہوں، سو بار رلایا جاتا ہوں

یہ میری عقیدت کے دعوے قانون پہ راضی غیروں کے
یوں بھی مجھے رسوا کرتے ہیں، ایسے بھی ستایا جاتا ہوں

کس بزم میں میرا ذکر نہیں، کس عرس میں میری دھوم نہیں
پھر بھی میں اکیلا رہتا ہوں، مجھ سا بھی کوئی مظلوم نہیں

ماہر القادری

فہرست مضامین

پیش لفظ

اسلام ایک پیغام ہے جسے تمام پیغمبران اللہ تعالٰی سے وصول کرتے اور دنیا تک پہنچاتے چلے آئے ہیں آخری شکل میں اسلام وہ پیغام ہے جسے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے انسانوں تک پہنچایا ہے یہ پیغام قرآن مجید ہے جو وحی کی شکل میں حضور اکرم ﷺ پر اترا اور آپ ﷺ نے اس پیغام کو پوری انسانیت تک پہنچا دیا جس شخص نے قرآن مجید کو بحیثیت پیغام انہی سے وصول کیا اور قبول کرلیا وہ شخص مسلمان ہے اور جو شخص اس پیغام سے عقیدتاً اور عملاً محروم رہا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے

ہماری بدنصیبی ہے کہ امت مسلمہ میں ہزار میں بمشکل ایک شخص ایسا ملتا ہے جس نے قرآن مجید کو ایک مرتبہ ایک سرے سے دوسرے سرے تک سمجھ کر پڑھ لیا ہو گویا یک فی ہزار لوگ بھی ایسے نہیں ہیں جنہوں نے قرآن مجید کو بحیثیت کلام ربی کے وصول کیا ہو، سمجھا ہو اور قبول کیا ہو

کہنے کو ہم سب لوگ ہیں، اس لئے کہ ہم کلمہ گو ہیں، ہم نے لا الہ اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کیا ہوا ہے اور یہ حدیث بھی پڑھ رکھی ہے :-

مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ

"جس نے اس کلمہ کا اقرار کیا وہ جنت میں داخل ہو گیا"

یہ تو بالکل ایسے ہی ہے جیسے کسی شخص کا نکاح ہو جائے اور وہ یہ سمجھے کہ اب میرا گھر آباد ہو گیا اور مجھ پر کوئی ذمہ داری نہیں حالانکہ نکاح ہونے سے ذمہ داری ختم نہیں ہوتی ہے، بلکہ ذمہ داریوں کی ابتداء ہوتی ہے کلمہ طیبہ پڑھ لینے سے ایک انسان اسلام میں داخل ہوتا ہے اور ذمہ داریوں کی ابتدا ہوتی ہے

چنانچہ کلمہ پڑھنے سے ہم اسلام میں داخل ہو گئے، اسلام سے ہمارا نکاح ہو گیا علامہ اقبال فرماتے ہیں :

چوں می گویم مسلمانم بلرزم
کہ دانم مشکلات لا الہ را

کلمہ طیبہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه" دراصل ایک عہد ہے، قول و قرار ہے جو ہم اللہ تعالٰی سے کرتے ہیں

"اے اللہ ہم آئندہ زندگی میں سوائے تیرے کسی اور کی عبادت نہیں کریں گے سوائے

تیرے حبیب محمد رسول اللہ ﷺ کے کسی اور کی عملی زندگی کا اتباع نہیں کریں گے۔" ظاہر ہے اس قول و قرار کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی تعلیمات خصوصاً اس کے پیغام' قرآن مجید کو پڑھنا سمجھنا' اس پر غور و فکر کرنا' اپنانا اور اس کے رنگ میں اپنے آپ کو رنگ لینا' اس عہد کا انتہائی ضروری تقاضا ہے

اس طرح سے اس کلمہ کے دوسرے حصہ "محمد رسول اللہ" ﷺ کا تقاضا ہے کہ ہم سیرتِ طیبہ کا مطالعہ کریں' اس کو اپنائیں اور اس کے رنگ میں اپنے آپ کو رنگ لیں گویا "لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه" کا اقرار کرنے کے بعد ہم اسلام میں داخل ہوجاتے ہیں یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ ایک طالب علم یونیورسٹی میں داخل ہو جاتا ہے' رول نمبر لیتا ہے' اسے پورے سال بھر کا پروگرام مل جاتا ہے اور اسے چاہئے کہ یونیورسٹی اسے جس ڈسپلن سے گزارنا چاہتی ہے' وہ اس ڈسپلن سے گزرے۔ اگر بد نصیبی سے یہ طالب علم اس ڈسپلن سے نہیں گزرتا جس سے اسے یونیورسٹی گزارنا چاہتی ہے' وہ نہ تو درسی کتابیں خریدتا ہے' نہ ان کا مطالعہ کرتا ہے' نہ کلاس روم میں بیٹھتا ہے' نہ اساتذہ سے فائدہ اٹھاتا ہے' نہ ہوم ورک کرتا ہے' نہ لائبریری میں بیٹھتا ہے' نہ امتحان کی تیاری کرتا ہے' نہ امتحان دیتا ہے' نہ امتحان پاس کرتا ہے' نہ سند لیتا ہے' تو کہنے کو تو یہ یونیورسٹی سٹوڈنٹ ہے لیکن دراصل یہ حقیقی طالب علم نہیں ہے بلکہ طالب علموں' کے نام پر ایک دھبہ ہے۔ بالکل یہی صورت حال اس مسلمان کی بھی جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کا قول و قرار کر کے اسلام میں داخل تو ہو جاتا ہے لیکن اس کے بعد اس ڈسپلن سے نہیں گزرتا جس میں دین اسلام اسے گزارنا چاہتا ہے۔ نہ وہ قرآن مجید کا مطالعہ کرتا ہے' نہ اسے اپناتا ہے' نہ سمجھتا ہے' نہ اس پر غور و فکر کرتا ہے' نہ اس پر ایمان لانے کا حق ادا کرتا ہے' نہ وہ سیرت طیبہ کا مطالعہ کرتا ہے اور نہ وہ رسول اکرم ﷺ کا اتباع قولاً و فعلاً کرتا ہے یہ شخص کہنے کو تو مسلمان ہے لیکن درحقیقت مسلمان نہیں ہے

غلط فہمیاں

پہلی غلط فہمی :-

ہمارے ہاں ایک غلط فہمی تو یہ پھیلا دی گئی ہے کہ عربی زبان انتہائی مشکل زبان ہے اور صرف و نحو پڑھانے میں اس قدر مار پیٹ اور دہشت کا سہارا لیا جاتا ہے کہ ہرحساس اور ذہین طالب علم چند ہی روز کے بعد عربی زبان پڑھنے اور سیکھنے کو خیر باد کہہ جاتا ہے یہ بات درست نہیں۔ ہماری تحقیق ہے کہ عربی زبان دنیا کی آسان ترین زبان ہے اور یہ بات ہم نے تجربے سے ثابت کی ہے۔ زیر نظر کتاب اسی طرز کی ایک کاوش ہے جس میں عملاً ہم ثابت کر دیں گے کہ عربی

زبان کو دس پندرہ روز میں آسانی سے سیکھا جا سکتا ہے

دوسری غلط فہمی :-

بالکل اسی طرح سے ایک غلط فہمی یہ پھیلا دی گئی ہے کہ قرآن مجید بہت ہی مشکل کتاب ہے اور اس کو سمجھنے کے لئے کم از کم تیرہ علوم سے فارغ التحصیل ہونا اور ایک خاص درجہ کی روحانیت پر فائز ہونا بہت ضروری ہے

نتیجہ یہ نکلا کہ لوگوں نے یہ سمجھا کہ قرآن مجید تو صرف بہت بڑے روحانی بزرگوں اور بہت متبحر علماء کے پڑھنے کی چیز ہے' یہ عامتہ الناس کے بس کی بات ہی نہیں ہے حالانکہ دیکھ لیجئے قرآن میں اس قدر واضح الفاظ میں یہ دعویٰ موجود ہے :

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ (القمر /17)

"ہم نے قرآن مجید کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان بنا دیا ہے۔تو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟" (القمر/17)

وہی تیرہ علوم جنہیں قرآن مجید پڑھنے کے لئے عام طور پر شرط قرار دیا جاتا ہے' انہیں شاہ ولی اللہ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے کئی جگہوں پر خرافات قرار دیا ہے فلسفہ' منطق' ہیئت' عروض' قوافی' فصاحت' بلاغت اور نہ جانے اس کے علاوہ اور کیا کیا مضامین ہیں جو ہم نے اپنے جی سے گھڑ لئے ہیں۔ صحابہ کرام ﷺ نے تو ان کی طرف بالکل توجہ نہیں دی تھی اور شاہ ولی اللہ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے جس مدرسہ علم کی بنیاد ڈالی' اس میں انہوں نے ان تمام غیر ضروری علوم کو نکال باہر کیا۔ شاہ صاحب کا طریقہ یہ تھا کہ وہ عربی زبان پڑھاتے تھے اور وہ بھی قرآن و حدیث کے راستہ سے۔ جب قرآن و حدیث کے لئے عربی زبان پڑھنی ہے تو اسے قرآن و حدیث کے راستے ہی سے کیوں نہ پڑھا جائے؟ آخر عربی ادب پڑھنے کے لئے متنبی' حماسہ'مقامات اور جاہلی ادب جیسی لغویات کی کیا ضرورت ہے؟ کیا قرآن و حدیث سے بڑھ کر اور ادبی کتابیں بھی تصور میں لائی جاسکتی ہیں؟ کیا کلام اللہ اور کلام الرسول ﷺ سے زیادہ بھی کوئی ادبی کلام ہوسکتا ہے؟ لیکن ہماری بدنصیبی کی بات ہے کہ ہماری زندگی کا بیشتر حصہ عربی زبان و ادب کی ان کتابوں میں صرف ہو جاتا ہے جن کا قرآن و حدیث سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے اور وہ فی الواقع لفظاً ہمیں قرآن سے دور کرتی ہیں ہم نے کوشش کی ہے کہ عربی زبان کو قرآن مجید کی آیات کے راستے سے مختصر ترین مدت میں سیکھنے کی کوشش کریں۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہو گی کہ عالم اسلام کی بڑی بڑی یونیورسٹیوں میں کہیں بھی یہ تیرہ علوم نہیں پڑھائے جارہے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ' جامعہ ام القریٰ مکہ مکرمہ' جامعہ ازھر شریف' جامعہ عین شمس وغیرہ کے نصابات کو دیکھ لیجئے کہیں بھی آپ کو یہ فضولیات نہیں ملیں گی جو عرصہ دراز سے بلکہ گزشتہ سات آٹھ سو

سال سے ہماری دینی درسگاہوں کا لازمہ بنی ہوئی ہیں

تیسری غلط فہمی :۔

قرآن مجید کے بارے میں ایک غلط فہمی یہ پھیلا دی گئی کہ اس کا مطالعہ فارغ التحصیل علماء ہی کر سکتے ہیں حالانکہ یہ حدیث بہت واضح دلالت کرتی ہے قرآن مجید پہ کسی طبقہ کی اجارہ داری نہیں اور نہ یہ صرف مفسرین و محدثین یا اولیاء کے لئے نازل ہوا ہے، یہ تو عامتہ الناس کے لئے نازل ہوا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً

"ایک آیت بھی اگر تمہیں آتی ہے تو مجھ سے سن کر اسے آگے پہنچاؤ"

چوتھی غلط فہمی :۔

دوسری طرف سے ایک غلط فہمی یہ پھیلا دی گئی کہ قرآن مجید اگر عربی زبان میں نہیں پڑھ سکتے اور عربی زبان نہیں آتی تو اس کا ترجمہ پڑھ لینا کافی ہے یہ اپنی جگہ پر ایک فتنہ ہے

اگر کسی سے یہ کہہ دیا جائے کہ تم ہیر وارث شاہ اردو میں پڑھ لیا کرو یا غالب کا کلام پنجابی میں ترجمہ کر کے پڑھ لو تو، پتہ چلے گا کہ وہ بات جو وارث شاہ پنجابی میں اور غالب اردو میں کہہ رہے ہیں ترجمہ کے بعد اس کا آدھا لطف بھی باقی نہیں رہے گا۔ اس کے کلام کا لفظی و معنوی حسن باقی نہیں رہے گا ہر شخص جانتا ہے کہ قرآن مجید کے نزول کے وقت قرآن نے جن لوگوں کو چیلنج دیا تھا، یہ لوگ عام انسان نہیں تھے، یہ بڑے بڑے شاعر، ادیب، خطیب اور نقاد قسم کے لوگ تھے اور قرآن مجید نے پہلے ہی راؤنڈ میں اگر ان کو ناک آؤٹ کیا ہے تو اپنے اسلوب، لغت اور ڈکشن کی وجہ سے کیا ہے اگر مسلمان عربی مبین سے واقف نہیں ہیں تو ظاہر ہے کہ قرآن کے اس معجزے سے بالکل محروم رہیں گے جس سے قرآن نے لوگوں کو پہلے ہی ہلے میں شکست دے دی

پیغام قرآنی کا ایک حصہ تو معلوم ہوجائے گا لیکن قرآن مجید کی اس روحانیت اور دل و جان پر اس تاثیر کا کیا کریں گے جو صرف اللہ تعالیٰ کے کلام میں ہے؟ ظاہر ہے کہ ترجمہ کلام اللہ تو نہیں ہوسکتا وہ کلام اللہ کی ایک جزوی نمائندگی کرتا ہے۔ اس اعتبار سے قرآن مجید کو عربی زبان میں پڑھنا اور عربی میں سمجھنا انتہائی ضروری ہے۔

زبان کو فطری طریقے سے سیکھنا :-

ہم نے زبان سیکھنے کے عمل کو صرف و نحو کا پابند کرلیا ہے یہ بات اصولاً غلط ہے زبان سیکھنے کا فطری طریقہ صرف وہی ہے جس طریقے سے ہم نے اپنی مادری زبان کو سیکھا

مادری زبان کو سیکھتے ہوئے ہم نے کسی صرف و نحو کا سہارا نہیں لیا بلکہ وہ تو صرف اتنی سی بات تھی کہ ہم خاموشی سے اپنے والدین ' بزرگوں اور گھر والوں کی گفتگو سنتے رہتے تھے - وہ جملے جن کا بار بار اعادہ اور تکرار ہوتا اور وہ ہمیں آہستہ آہستہ سمجھ میں آنے لگتے تھے' وہ ہمارے حافظے میں سٹور ہو جاتے تھے اور یوں جب آہستہ آہستہ ہمارے حافظے میں جملوں کی ایک بہت بڑی تعداد سٹور ہوگئی تو ہم نے گفتگو کرنا شروع کردی اور یوں ہماری مادری زبان وجود میں آگئی ہم دنیا کی ہر زبان اس فطری طریقہ سے سیکھ سکتے ہیں ہمیں چند جملوں کا انتخاب کرنا ہوگا جو بہت زیادہ استعمال ہونے والے ہوں اور جن کا یاد کرنا بھی آسان ہو جب ایک ہزار کے قریب جملے ہمیں یاد ہوجائیں گے تو ہم بہت آسانی سے اس زبان میں گفتگو کرنے کے قابل ہوجائیں گے یہ زبان سیکھنے کا فطری طریقہ ہے-جمال الدین افغانی رحمتہ اللہ علیہ دنیا کے جس ملک میں جاتے تھے'دس روز میں زبان سیکھ لیتے تھے-آپ لندن گئے دس روز میں انگریزی زبان سیکھ لی اور پندرہ روز کے اندر اندر ایک اخبار کے ایڈیٹر بن گئے اور انگریزی زبان میں اتنا اچھا اخبار نکالا کہ وہاں سے ملک بدر کردیئے گئے- یہی کچھ پیرس میں بھی کیا'دس روز میں فرانسیسی زبان سیکھ لی'پندرہ روز میں فرانسیسی اخبار نکال دیا اور وہاں سے بھی آپ جناب کی چھٹی ہوگئی- ماسکو میں آئے تو دس روز میں روسی زبان سیکھ لی'پندرھویں روز اخبار نکال دیا اور اخبار اتنا ہر دلعزیز ہوا کہ حکومت وقت کو اپنی خیریت کی فکر ہوئی اور وہاں سے بھی آپ کو نکال دیا گیا

تو معلوم ہوا کہ زبان صرف و نحو کی پابند نہیں ہوا کرتی بلکہ صرف و نحو زبان کی پابند ہوتی ہے- ہمیں صرف و نحو سے آزاد ہوکر زبان کو سیکھنا چاہیئے- لیکن یہ ہماری بد نصیبی ہے کہ ہم صدیوں سے صرف و نحو کے بغیر زبان سیکھنے سے نا آشنا ہیں- میں نے اسی لئے صرف و نحو کے بیس اسباق منتخب کئے ہیں جنہیں استاد کی مدد کے بغیر پڑھا جاسکتا ہے'اس میں عربی زبان کا پورا ڈھانچہ آسانی سے سمجھ میں آجاتا ہے- اتفاق سے یہ وہی اسباق ہیں جو میری والدہ نے مجھے اس زمانے میں پڑھا دیئے تھے جب میں ابھی چوتھی جماعت میں پڑھتا تھا- اس کے بعد ایم اے تک مجھے صرف و نحو پڑھنے کی ضرورت نہیں پیش آئی

270 الفاظ کی مشق :-

اس فطری طریقہ سے زبان سیکھنے کے عمل کو بروئے کار لاتے ہوئے میں نے زیر نظر کتاب میں جدید طرز کی کوشش کی ہے-

وجہ یہ ہے کہ قرآن مجید کے 80,000 الفاظ میں سے 270 لفظ ایسے منتخب کئے ہیں جو غالباً سب سے زیادہ استعمال ہوئے ہیں۔ میں نے ان 270 الفاظ کو ان کے مختلف مشتقات کے ساتھ اسی طرح سے پیش کیا ہے کہ ان کی عملی مشق ہوجاتی ہے اور قرآن مجید میں وہ جس جس طرح سے استعمال ہوئے ہیں' میں نے ان کے استعمال کو بہت مختصر آیات کی شکل میں واضح کیا ہے۔ کوئی بھی آیت آدھی سطر سے زیادہ نہیں ہے۔ اب اگر ایک لفظ کو اس کے مختلف مشتقات کے ساتھ چھ سات آیات میں الگ الگ استعمال کے ذریعے واضح کردیا جائے تو وہ لفظ آسانی سے سمجھ میں بھی آجاتا ہے اور اس کا مفہوم بھی ہمیشہ کے لئے دل نشین ہوجاتا ہے۔ یوں تقریباً ڈیڑھ دوہزار آیات کو یاد کرکے اگر 270 الفاظ ہم ذہن نشین کرلیں تو قرآنی الفاظ کا 70 فی صد ذخیرہ ہمارے حافظے میں جاگزیں ہوجاتا ہے۔

دیکھنے کو یہ کتاب ہے لیکن درحقیقت یہ ایک دس روزہ کورس ہے۔ اگر ہمت کرکے بیٹھ جائیں' روزانہ دو سبق صرف و نحو کے اور تقریباً 27 الفاظ قرآن مجید کے مطالعہ کریں تو دس دن کے اندر یہ کتاب آسانی سے پڑھی جاسکتی ہے۔

میں نے اس میں ایک اور کوشش بھی کی ہے کہ قرآن مجید کے پارہ اول (مترجم حافظ نذر احمد صاحب) کو بنیاد بنایا ہے۔ اگر پارہ اول کو پورے دھیان سے پڑھ لیا جائے اور اس کے ذخیرہ الفاظ کو اور آیات کو خاص طور پر وہ آیات جو میں نے تشریحاً لکھی ہیں' اگر سمجھ لیا جائے تو قرآن مجید کا باقی حصہ پڑھنا اور سمجھنا بہت آسان ہوجائے گا۔

کرنے کا کام یہ ہے کہ گھر کا سربراہ روزانہ رات کو سونے سے پہلے اپنے بچوں کو ساتھ بٹھالے اور آدھ پون گھنٹہ محنت کرکے اس کتاب کا کچھ حصہ پڑھ لے اور پڑھا دے تو یہ کام آسانی سے ہوسکتا ہے۔

اگر روزانہ آدھ پون گھنٹہ دیا جائے تو دس بارہ الفاظ اور ایک سبق صرف آسانی سے مکمل کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح سے بیس پچیس روز میں یہ کتاب مکمل کی جاسکتی ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ قرآن مجید کی طرف ہم لوٹ آئیں اور یہ کتاب قرآن مجید کو آسان بنانے کا ایک ذریعہ بن جائے۔ میں چاہتا ہوں کہ جو صاحب ثروت لوگ ہیں وہ اس کتاب کو اپنے طور پر مفت تقسیم کریں۔ ہر مسجد میں اس کی پچاس ساٹھ کاپیاں رکھوائیں اور طلباء خصوصاً غریب طلبا میں مفت تقسیم کریں تاکہ قرآن کی طرف پلٹ آنے کی کامیاب تحریک بن جائے۔

مجھے یقین کامل ہے کہ جو حضرات ایک مرتبہ عزم کے ساتھ زیر نظر کتاب کو پڑھ لیں گے اور اس کے ضروری الفاظ کے معنی اور متعلقہ آیات ذہن میں جاگزیں کرلیں گے' وہ اس قدر عربی تو ضرور سیکھ لیں گے کہ قرآن مجید کو کہیں سے بھی کھول کر تلاوت کریں' قرآن مجید ان کی سمجھ میں آجائے گا۔ اگر اتنا بڑا فائدہ دس بیس روز کی محنت سے حاصل ہوسکتا ہے

تو غور کیجیئے کہ اس عمل سے محرومی کتنی بڑی محرومی ہے!

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ماضی کی غفلت اور کوتاہیوں کو معاف فرما دیں اور ہمیں توفیق عطا فرمائیں کہ ہماری بقیہ اور آئندہ زندگی کتاب و سنت سے محرومی کا شکار نہ رہے

اب تک جیسی عمر بتائی بیت گئی

اب اس عمر کا باقی حصہ تیرے نام

وما توفیقي الا با اللہ

المخلص ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ

لاہور، جمعہ 23 جمادی الثانی 1418

26، ستمبر 1997

قرآنِ مجید فہم و تدبّر سے پڑھنے کی اہمیت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا. مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ.
(آلِ عمران : ۱۰۲)

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا. (النساء : ۱)

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا. (الاحزاب : ۷۱)

اما بعد!

الٓرٰ کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ اِلَیْکَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ

”الٓر۔۔۔ یہ کتاب ہے جو ہم نے تمہاری طرف نازل کی تاکہ تم لوگوں کو اندھیرے سے نکال کر روشنی میں لے آؤ۔“ (ابراہیم:1)

قرآنِ پاک سرچشمۂ ہدایت ہے اور بارگاہِ ایزدی تک پہنچنے کا وسیلہ بھی۔ لیکن اِس کا فیض ہم تک صرف اِس صورت میں پہنچے گا اگر ہم اس میں تدبّر و تفکّر کریں اور اس کی تعلیمات کی روشنی میں اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی کوشش کریں۔ ہم پر قرآن پاک کے چند حقوق ہیں۔ ان میں سے ایک حق اس کی تلاوت کا ہے۔ یہاں تلاوت سے مُراد صرف پڑھ لینا ہی نہیں بلکہ اس میں غور و فکر کرنا اور پھر اس کی پیروی کرنا مقصود ہے۔ جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے:

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ۝

"قرآن میں یہ لوگ کیوں تدبّر نہیں کرتے' کیا ان لوگوں کے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں؟" (محمد: 24)

قرآنِ پاک وہ کتاب ہے جو تمام آسمانی صحائف اور کتابوں کا نچوڑ ہے۔ دنیا میں جتنے بھی رسول اور پیغمبر آئے' اُن پر اللہ تعالیٰ نے صحائف اور کتابیں نازل کیں جو مختلف علاقوں میں آباد مختلف قوموں پر اتاری گئیں۔ قرآنِ حکیم اِن سب کتابوں اور صحائف کا لُبِّ لباب ہے اور یہ حتمی صورت میں آچکا ہے۔

کلامِ الٰہی کی تاثیر کے بارے میں قرآن ہی میں ارشاد ہوتا ہے:

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ

"اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کر دیتے تو تم اسے دیکھتے کہ وہ اللہ کے خوف سے ریزہ ریزہ ہو رہا ہے۔" (الحشر: 21)

لیکن انسان اسی قرآن سے صرف نظر کرتا ہے اور اس کو دِل کی گہرائیوں میں اُترنے نہیں دیتا جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اس کا دِل پتھر بن جاتا ہے۔

سورۂ بقرہ میں فرمان ہے:

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ

"پھر تمہارے دِل پتھروں کی طرح سخت ہو گئے۔" (البقرہ: 84)

بلکہ اگر کہا جائے کہ دِل پتھر سے زیادہ سخت ہو گئے تو زیادہ درست ہو گا۔ کیونکہ پتھر تو اللہ جَلّ شانہ کے خوف سے ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں اور اُن سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلتے ہیں' لیکن انسانوں کے دل تو پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو جاتے ہیں کہ وہ اپنے حقیقی خالق و مالک کے کلام کو نہ توجہ سے سنتے ہیں اور نہ غور سے پڑھتے اور سمجھتے ہیں' جس کی وجہ سے نہ تو ان کے دلوں سے کوئی چشمہ پھوٹتا ہے اور نہ ہی کسی کو فیض ملتا ہے۔

علّامہ اقبالؒ نے فرمایا تھا:

از تلاوت بر تو حق دارد کتاب
تو ازو کامے کہ می خواہی بیاب

قرآن پاک ہمارے دستورِ حیات کی حیثیت کا حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جب زمین پر اپنا خلیفہ اور نائب بنا کر بھیجا تو اُس وقت فرمایا:

فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○

"دیکھو جب تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت پہنچے تو (اس کی پیروی کرنا کہ) جنہوں نے میری ہدایت کی پیروی کی اُن کو نہ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔" (البقرہ:38)

مختلف زمانوں اور مختلف ادوار میں انسانوں پر جو ہدایات' احکامات اور تعلیمات نازل ہوتی رہی ہیں' اُن سب کا نچوڑ قرآنِ مجید میں موجود ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ○

"وہی تو ہے جس نے (عرب کے) ناخواندہ لوگوں میں اُنہی (کی قوم) میں سے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو) پیغمبر (بنا کر) بھیجا جو اُن کو اللہ کی آیات پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور اُن کو پاک کرتے ہیں اور (اللہ کی) کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں اور اِس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے۔" (الجمعہ:2)

اِن چار کاموں کی تشریح

قرآن مجید میں یہ آیت چار جگہوں پر آتی ہے۔ اس میں یہ بیان کیا گیا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان چار کاموں کے لئے بھیجا گیا ہے اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ چار کام لوگوں کو کرکے دکھائے:

1- تلاوتِ آیات

سب سے پہلے قرآن کی تلاوت فرمائی اور اتنے مؤثر انداز میں فرمائی کہ پورے عرب کا منہ بند ہوگیا اور بڑے بڑے شاعروں کی حیثیت ماند پڑگئی۔ زمانہ جاہلیت کا ایک شاعر جس کے شعر سننے پر لوگ سجدے میں گر جایا کرتے تھے' اُس سے پوچھا گیا کہ تم نے شعر کہنا کیوں بند کردیے؟

وہ کہنے لگا: اَفَبَعْدَ الْقُرْاٰنِ "کیا قرآن کے بعد بھی کسی شاعری کی گنجائش رہ گئی؟"
سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قرآن مجید کی خود تلاوت کی اور لوگوں سے کروائی۔ لیکن تلاوت تدبّر اور تذکر کے ساتھ! ویسے بھی وہ لوگ عرب تھے' اس لئے قرآن پاک کو سمجھ کر پڑھا کرتے تھے۔

2- تزکیہ

دوسرا کام یہ کیا کہ تلاوتِ قرآن کے ذریعہ تزکیۂ قلوب اور تطہیرِ نفوس کا عملِ عظیم پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ سورۂ مزمّل کی ابتدائی آیات سے پتا چلتا ہے کہ صحابہ کرامؓ کے تربیتی کورس میں اہم ترین بات یہ تھی کہ وہ نصف شب یا اس سے کم و بیش اللہ تعالیٰ کے حضور قیام کریں اور نوافل کے دوران میں ترتیل کے ساتھ تلاوتِ قرآن کرتے رہیں۔ یہ عمل صحابہ کرامؓ پر تقریباً ڈیڑھ سال تک فرض رہا۔ پھر سنّتِ مؤکدہ کے درجے میں آ گیا۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ عمل پوری زندگی فرض رہا۔ آپؐ تلاوت کے دوران میں رحمت کی آیات پہ رحمت کی دعائیں مانگتے' غصّہ و غضب کی آیات پر اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے۔ یوں تلاوت و دُعا آپس میں مل جاتیں اور شدید گریہ کی کیفیت طاری ہوتی۔ اس کیفیت کو تزکیہ و تطہیر کا بہترین ذریعہ قرار دیا گیا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۝ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ۝ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْـًٔا وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ۝

"اے کپڑوں میں لپٹنے والے! رات کو قیام کیا کرو مگر تھوڑی سی رات (یعنی) نصف رات یا اس سے کچھ کم یا نصف سے کچھ زیادہ اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔ ہم عنقریب تم پر ایک بھاری فرمان نازل کریں گے (مراد قرآن پاک ہے) کچھ شک نہیں کہ رات کا اُٹھنا (نفسِ حیوانی کو) سخت پامال کرتا ہے اور اس وقت ذکر بھی درست ہوتا ہے۔" (المزمّل- 1 تا 6)

قرآن کے متعلق فرمایا گیا:

شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ

"دلوں میں جو بیماریاں ہیں' اُن کے لئے شفا ہے" (یونس: 57)

تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ تزکیہ کا اصل ذریعہ قرآن ہی ہے۔

3- تعلیمُ الکتاب

تیسرا کام یہ کیا کہ اُن کو اللہ کی کتاب کی تفصیل کے ساتھ تعلیم دی اور اس سے متعلقہ احکام بتا دیئے کہ یہ

تمہارے کرنے کے کام ہیں اور یہ نہ کرنے کے کام ہیں' یہ ضروری و جائز ہیں اور یہ حرام ہیں۔

تیسرا کام یعنی "تعلیمُ الکتاب" پندرہ سال بعد اپنے جوبن پہ آیا۔ تیرہ سال مکہ میں اور پھر دو سال مدینے میں گزار دیئے۔ اِس کے بعد قرآن کے احکامات نازل ہونا شروع ہوئے کہ حلال اور حرام کیا ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے: "اپنی ساری عبادتیں اور مناسک مجھ سے لے لو۔" (مسلم)

مناسک اور احکامِ شریعت کی تفصیلی تعلیم اِسی زمانے میں دی گئی۔ کیونکہ اُن پر صحیح طور پر عمل اِسی صورت میں ممکن تھا جب ایک اسلامی معاشرہ اپنے ارتقا کی منازل طے کرنے کے بعد تشکیل پا چکا ہو۔

4- تعلیمُ الحِکمَتہ

چوتھا کام یہ کیا کہ لوگوں کو اللہ جَلَّ شانہ' کی اس کتاب کے مطابق زندگی گزار کے دکھادی کہ زندگی گزارنے کا حکیمانہ اور دانشمندانہ طریقہ یہ ہے اِسے سُنّت کہتے ہیں۔ سُنّت سے مراد تین چیزیں ہیں۔

1- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول

2- آپؐ کا عمل

3- کسی معاملہ میں آپؐ کی خاموشی۔ یعنی آپؐ نے کوئی بات یا کوئی عمل ہوتے ہوئے دیکھا یا سنا اور اُس سے منع نہیں فرمایا بلکہ اُسے برقرار رکھا۔ اِسے "تقریر" کہتے ہیں۔

غور طلب امر

ایک غور طلب امر یہ ہے کہ یہی اولُ الذکر دو کام ہیں جو ہم نے چھوڑ دیئے ہیں۔ ثانی الذّکر دو کام یعنی تعلیمُ الکتاب اور تعلیمُ الحکمتہ جو کہ پہلے دو کاموں کے بغیر نہیں ہو سکتے' اُن پر ہم زور دے رہے ہیں اور وہ بھی ناقص طریقے سے۔ مزید بر آں دینی مدرسوں میں فنون تو پڑھائے جاتے ہیں یعنی منطق' فلسفہ' ہیئت' ریاضی وغیرہ لیکن قرآن و سُنّت کی تدریس میں کوتاہی ہو رہی ہے۔ دوسری جانب یونیورسٹی میں بی اے کی سطح تک "اسلامیات" موجود ہے لیکن قرآن نصاب سے خارج ہے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ آٹھ دس سال کی محنتِ شاقّہ کے بعد جو شخص تعلیم سے فارغ ہو کر نکلتا ہے' اُسے سب کچھ آتا ہے مگر وہ قرآن سے نابلد ہوتا ہے' قرآن پڑھنے پڑھانے کا ذوق اُس میں سرے سے پیدا ہی نہیں ہوتا' چونکہ تلاوت اور تزکیہ کا کام بالکل صفر ہے۔ اس لئے اس میں یہ ذوق فراواں نہیں ہوتا کہ وہ قرآن مجید کو شروع سے آخر تک پڑھے تو اُس کی روح پھڑک اٹھے' یا وہ قرآن کو صبح' شام اور سونے سے پہلے پڑھے' اُس کی آیات پر غور و فکر کر کے آنسو بہائے یا پھر ایسا ذوق و شوق ہو کہ قرآن کی آیات اُس سے باتیں کریں' وہ اللہ سے ہمکلام ہونے لگے۔ قرآن تو اللہ کا کلام ہے' آپ اگر اُسے سمجھ کر پڑھیں گے تو ایک ایک آیتِ مبارکہ سمجھ میں

آتی چلی جائے گی۔ جب انسان اللہ سے ہم کلام ہو گا تو اس سے اس کی شخصیت پاک ہوتی چلی جائے گی۔

یہ کام ہم سے چھوٹ گیا ہے اور ہم سے کیا' پورے عالمِ اسلام میں یہ کام نہیں ہو رہا۔ لوگ تلاوت کرتے ہیں مگر بغیر سوچے سمجھے' بغیر فکر و تدبر کے اور جنہوں نے کچھ عربی زبان پڑھ لی ہے اور قرآن کو سمجھتے ہیں تو انہوں نے چند آیات مناظرے کے لئے سنبھال کر رکھی ہوئی ہیں۔ باقی قرآن اُن کے نصاب ہی سے خارج ہے حالانکہ قرآن کے بارے میں تو یہ کہا گیا ہے:

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ○

"جو شخص دل (آگاہ) رکھتا ہے یا دل سے متوجہ ہو کر سنتا ہے' اُس کے لئے اس میں نصیحت ہے" (سورۂ ق: 37)

تَبْصِرَةً وَذِكْرَىٰ لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ ○

"رجوع کرنے والے بندے کے لئے یہ ہدایت اور نصیحت (کا پیغام) ہے" (سورۂ ق: 8)

یعنی قرآن ہر رجوع کرنے والے بندے کی آنکھیں کھول دیتا ہے [illegible]
[illegible] اصل کام یہ ہے کہ ایک دفعہ قرآن کو سمجھ [illegible]

ایک [illegible] واقعہ

راقم جب سعودی عرب میں پڑھاتا تھا تو اُن دنوں [illegible] طالب علم آیا' اُس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ کہنے لگا کہ میں اتنی شدید پریشانیوں میں مبتلا ہوں کہ زندگی سے بیزار ہو چکا ہوں۔ آپ سے اللہ کے نام پر محبت ہے اور جو کچھ میں آپ کو بتا سکتا ہوں کسی اور کو نہیں بتا سکتا۔ آپ میرے لئے کچھ تجویز کریں' کوئی وظیفہ یا دُعا فرمائیں۔ میں نے جب اس کی محبت اور لجاجت بھری کیفیت دیکھی تو میں نے کہا: ابھی ابھی اللہ تعالیٰ نے میرے دِل میں ایک بات ڈالی ہے' میری بات کو غور سے سننا اور [illegible] کی کوشش کرنا۔ تمہیں جو بھی پریشانی ہے اور جس عذاب سے بھی تم گزر رہے ہو' تمہیں اُس میں نجات کا راستہ مل جائے گا۔ میں نے اُسے بتایا کہ تم عرب ہونے کے ناطے عربی سے تو واقف ہو' ایسا کرو کہ قرآن کو ابتداء سے [illegible] پڑھنا شروع کر دو' لیکن آنکھیں کھول کر' بقائمی ہوش و حواس اور دل کے دروازے کھول کر پڑھنا۔ یونہی پڑھتے پڑھتے تمہارے سامنے ایک آیت آ جائے گی اور یہ آیت تمہیں خود بتائے گی کہ میں تمہارا علاج ہوں۔ اس آیت کو بار بار پڑھتے رہنا۔ جب طبیعت سیر ہو جائے تو پھر آگے چلنا' تلاوت کرتے چلے جانا۔ پھر ایک آیت آئے گی جو تم کو خود سے ہمکلام ہوتی ہوئی محسوس ہو گی' خود تمہیں پکارے گی کہ مجھے پڑھو' میں تمہارا علاج ہوں۔ اس آیت کو بار بار پڑھنا۔ تمہیں کسی سے پوچھنے کی قطعاً حاجت نہیں ہو گی' خود وہ آیت تمہیں کہے گی کہ مجھے بار بار پڑھو۔ تم وہاں رُک کر کثرت سے اُس کی تلاوت کرنا'

بار بار ان کو پڑھا [illegible] اور ترتیب سے پڑھتا اور جب طبیعت میں ٹھنڈک اور سیری محسوس ہونے لگے تو آگے چلے جانا [illegible] جب قرآن مجید ختم کر لینا' پھر آ کے مجھے ملنا۔

وہ طالب علم [illegible] کے بعد میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ "اگر مجھے ڈر نہ ہوتا کہ آپ مجھے تھپڑ ماریں گے تو میں [illegible] میرے گھر کے اندر خزانہ موجود تھا اور مجھے علم ہی نہیں تھا۔" کہنے لگا کہ تمام مسائل [illegible] ان شاء اللہ قرآن کو یونہی پڑھتا رہوں گا۔ ایک بات یہ ہے کہ اُس کو ملکہ حاصل تھا کہ وہ قرآن کی زبان جانتا تھا۔ مفہوم جاننے کے بعد اس نے قرآن کو آنکھیں کھول کر پڑھا' ایک ایک آیت کو ٹھہر ٹھہر کر اور سمجھ سمجھ کر پڑھا' تو اس کے سارے مسائل حل ہو گئے۔ معلوم ہوا کہ قرآن مجید کی یہ آیات اللہ تبارک تعالیٰ کے پیغامات ہیں۔ یہ اللہ کی ٹیلی گرامز ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ ہم ان کو کبھی پڑھ کر نہ دیکھیں۔ تلاوت اور تزکیہ کا عمل کرنے کی بجائے ہم تعلیم الکتاب اور تعلیم الحکمت کی طرف سے ابتدا کرتے ہیں۔ اگرچہ اِس عمل کو بہت کم لوگوں نے کیا ہے لیکن جتنے لوگوں نے بھی کیا' میں اُن کی خدمت میں عرض کروں گا کہ ٹھیک ترتیب سے آیئے۔ پہلا کام قرآن پاک کی آیات کی تلاوت کا ہے۔ اپنے شاگردوں کو اتنی عربی پڑھایئے کہ وہ قرآن مجید کو سمجھ کر اُس کی تلاوت کر سکیں۔ جب قرآن مجید پڑھیں تو اس فرقانِ حمید کی آیات اُن سے ہم کلام ہوں' وہ کچھ سمجھ کے پیغام وصول کر رہے ہوں' بات اُن کے دلوں میں اُتر رہی ہو۔ اِس عمل کے بغیر شاید تلاوت کا ثواب حاصل ہو جاتا ہو لیکن مقصد فوت ہو جاتا ہے۔

قوموں کے عروج و زوال کا معیار

اب ایک دوسرا غور طلب قاعدہ بیان کرتا چلوں جسے میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

عُمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهٖ آخَرِيْنَ

"بے شک اللہ تعالیٰ اِس کتاب کے ذریعے سے بعض قوموں کو رفعت و بلندی عطا فرما دیتے ہیں اور اِسی کتاب کو چھوڑ دینے کی وجہ سے بعض قوموں کو نیچے گرا دیتے ہیں۔" (مسلم)

یعنی پیمانہ اس کتاب کو بنایا گیا ہے جو بھی اِس کتاب کے جتنا قریب ہو گا' اتنا ہی بلند ہوتا چلا جائے گا اور جو اُس کتاب سے جتنا دور ہو گا اتنا ہی نیچے گرتا چلا جائے گا۔ یہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی ایک سُنّت اور ہمارے لئے ایک مستقل راستہ بتا دیا ہے۔ اب پورے عالمِ اسلام پر نظر ڈالئے' قرآنِ پاک کو سمجھ کر پڑھنے والے کتنے لوگ ہیں؟ کتنے لوگ ہیں جنھوں نے زندگی میں ایک مرتبہ بھی پورا قرآن سمجھ کر پڑھ لیا ہو۔

مولانا مفتی محمد شفیعؒ سے ایک دفعہ بات ہوئی۔ عرض کیا: قرآن مجید کو کتنا پڑھنا چاہئے؟ کہنے لگے: "بھئی

احادیث کا مطالعہ کر کے دیکھو، کوئی صحابی تمہیں ایسا نظر آتا ہے جو قرآن مجید کو ختم کرنے میں سات دن سے زیادہ صرف کرتا ہو؟ اسی لئے قرآن مجید کی سات منزلیں بنائی گئی ہیں تاکہ قرآن مجید سات دنوں میں ختم ہو جائے۔"

تلاوتِ قرآن کے بارے میں ایک بہت عظیم الشان اور مشہور حدیث ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے اللہ کی کتاب سے ایک لفظ پڑھا، اُس کے لئے ایک نیکی ہے اور ایسی نیکی کہ جس کا درجہ دس کے برابر ہے۔ یعنی ایک حرف پر دس نیکیاں اور میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، لام دوسرا حرف جبکہ میم تیسرا حرف ہے۔" (ترمذی)

یہ لفظ ادا کیا تو تیس نیکیاں مل گئیں۔ اب اسی حدیث کا مطالعہ دیگر احادیث سے ملا کر کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ اگر یہی تلاوت وضو کر کے کی جائے تو دس کی بجائے پچیس نیکیاں ملیں گی۔ اگر یہی تلاوت نماز کے اندر کی گئی تو ہر حرف پر پچیس کی بجائے پچاس نیکیاں ملیں گی۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ لَئِنْ تَغْدُوْا تَتَعَلَّمَ اٰيَةً مِّنَ الْقُرْاٰنِ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تُصَلِّيَ مِائَةَ رَكْعَةٍ (ابوداؤد)

ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ "اے ابو ذر! تو اگر صبح اٹھتے ہی قرآنِ مجید کی ایک آیت سیکھ لے (اسے باترجمہ پڑھ کر اس کا مفہوم جان لے) تو وہ تیرے لئے سو رکعت نوافل پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے۔" (ابوداؤد)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے ایک مجلس میں انہیں بہت سی نصیحتیں فرمائیں، ان میں سے ایک نصیحت یہ بھی تھی کہ

"کسی حال میں بھی قرآن کی تلاوت نہ چھوڑنا"

یہاں ایک اہم بات عرض کرتا چلوں کہ میں یہاں تلاوت و قرأت کی بات کر رہا ہوں، تفسیر کی بات نہیں کر رہا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے تلاوتِ قرآن کا کام کثرت سے کیا ہے۔ جبکہ تفسیر کا کام تو بہت کم صحابہ کرامؓ نے کیا ہے۔ ایک صحابی بھی ایسا نہیں جو روزانہ قرآنِ مجید کو سمجھ کے نہ پڑھتا ہو اور ہفتے میں ایک مرتبہ قرآن مجید ختم نہ کر لیتا ہو اور تلاوت ہمارے یہاں کے حُفّاظ کی طرح جلدی جلدی نہیں کی جاتی تھی بلکہ ترتیل سے ہوتی تھی۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ۝

"قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھو (اس طرح کہ ایک ایک حرف الگ الگ ہو)" (مزمل-4)

قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ اگر اس سے بڑا کوئی اور عمل ہوتا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور اُسے اختیار فرماتے اور صحابہ کرامؓ کو بھی اُسی پر مامور فرماتے۔ لیکن آپؐ نے زندگی بھر یہی کام کیا۔ آپ نے زیادہ سے زیادہ تلاوتِ قرآن کا عمل اختیار کیا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

یٰٓاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۝ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا ۝ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ۝

"اے اوڑھنے والے! رات کو قیام کیجئے۔ آدھی رات یا اِس سے کچھ کم یا اس سے کچھ زیادہ اور اِس قیام کے دوران میں قرآن مجید کو ٹھہر ٹھہر کے پیار اور محبت سے اور فکر و تدبر سے پڑھئے۔"

حضورؐ نے زندگی بھر صرف یہی کام کیا۔ آپؐ کے مختلف مواقع پر کئے جانے والے وظائف اپنی جگہ لیکن مستقل اور ہمیشہ کا وظیفہ قرآن مجید تھا۔ اُس کو ٹھہر ٹھہر کے آرام اور توجہ سے دل لگا کر پڑھنا' ایک ایک حرف' ایک ایک آیت اور ایک ایک لفظ کو اپنے دل کے اندر اتار کے پڑھنا' محمدؐ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زندگی بھر یہی معمول رہا اور یہی معمول صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین کا تھا۔

صحابہ کرامؓ کی روحانیت

صحابہ کرام کی روحانیت تین کاموں پر مبنی تھی۔ نماز' تلاوت اور جہاد۔ باقی سب کام بھی ساتھ ساتھ چلتے لیکن ان کا درجہ ثانوی ہو جاتا۔ فرض نماز کو باجماعت ادا کرنے پر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین نے جس قدر زور دیا ہے' اس سے زیادہ کسی بات پر زور نہیں دیا۔ اس کے بعد کثرتِ تلاوت میں تمام صحابہ ایک دوسرے سے سبقت فرماتے۔ اُن کی تلاوت یہ تھی کہ تدبّر اور تذکّر کے ساتھ پڑھتے تھے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ مُبٰرَكٌ لِّیَدَّبَّرُوْٓا اٰیٰتِهٖ وَلِیَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝

"یہ کتاب جو ہم نے تم پر نازل کی ہے بابرکت ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور عقل والے اس سے نصیحت حاصل کریں (اس کے مطابق زندگی گزاریں)" (ص:29)

جہاد کی ابتداء یہ ہے کہ آدمی دین سیکھنا اور سکھانا شروع کردے اور انتہا یہ ہے کہ اس کام میں جان قربان کر

دے۔ باقی درمیان کے سب درجے جہاد شمار ہوتے ہیں۔ مگر ہم نے ان تینوں کاموں کا یہ حشر کیا کہ اُن کو چھوڑ دیا۔
نماز کے بارے میں حدیث شریف ہے:

"تمہاری نماز میں تمہارا حصہ وہی ہے جو تم نے سمجھ کے پڑھا۔"

یہ کوئی جنتر منتر تو ہے نہیں کہ اُسے بغیر سوچے سمجھے پڑھ لیا۔ اس مرحلے سے ذرا اور آگے بڑھے تو یہ حال ہو گیا کہ فرض نماز آئی اور گزر گئی۔ آج کل بڑے بڑے بزرگ بھی یہی عمل کرتے نظر آتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ نماز چھوٹ گئی۔ یہاں تک کہ اب ان میں سے بعض کو (نعوذ باللہ) نماز کی حاجت نہیں۔ سید الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زندگی کے آخری لمحے تک نماز کی حاجت رہی۔ مرض الموت تک مسجد میں اس طرح تشریف لاتے کہ دو صحابہ کرامؓ نے دائیں اور بائیں سے سہارا دے کر تقریباً اٹھایا ہوا ہوتا اور آپ ﷺ کا پاؤں زمین پر گھسٹتا ہوا چلتا اور گھر سے لے کر مسجد کی صف تک پاؤں کے انگوٹھے سے ایک لکیر سی کھنچ جاتی۔ غرضیکہ آخری لحہ تک نماز نہ چھوٹی۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین تلاوت کرتے ہوئے گھنٹوں تک روتے رہتے تھے اور انہیں تلاوت کرتے ہوئے وجد آجایا کرتا تھا۔ امام ابو حنیفہؒ رحمتہ اللہ کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ پوری رات ایک آیت کی تلاوت کرتے رہے اور روتے رہے۔ یہ سورۃ یٰسین کی آیت تھی۔

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ○

"اے مجرمو! آج تم علیحدہ ہو جاؤ۔" (یٰسین:59)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے ذوق کا یہ عالم تھا کہ انہیں وجد بھی قرآن مجید کی آیات پر آتا اور اُن کے آنسو قرآن کی آیات کی وجہ سے بہتے تھے ایک صحابیؓ سے حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے قرآن مجید سناؤ۔ اُنہوں نے تلاوت کی تو حضورِ اکرمؐ رونے لگے۔

حکیم الاُمت علامہ اقبالؒ نے کیا خوب بات کہی:

صوفی پشمینہ پوش و حال مست
از شرابِ نغمۂ قوال مست

ترجمہ: ہمارے ہاں کا صوفی جس نے پشمینہ پہن رکھا ہے، عجب حال میں مست ہو گیا ہے۔ اسے قرآن پر وجد نہیں آتا لیکن جب قوال کو سنتا ہے تو اُسے وجد آنے لگتا ہے۔

آتش از شعرِ عراقی در دلش
در نمی سازد بقرآں محفلش

ترجمہ: "عراقی کے شعر سے تو اُس کے سینے میں آگ بھڑک اٹھتی ہے۔ اُس کی محفل میں اگر کوئی چیز جگہ نہیں پاتی تو

وہ قرآن ہے۔"

بآیاتش ترا کارے جز ایں نیست
کہ از یٰسین اُو آساں بمیری

ترجمہ: قرآن کی آیات سے تمہیں بس اتنا کام رہ گیا ہے کہ سورۃ یٰسین پڑھو اور تمہیں مرنے میں آسانی ہو جائے۔

بغیر سمجھے تلاوتِ قرآن کی حیثیت

تلاوتِ قرآن کے نتیجہ میں ثواب سے متعلق جتنی احادیث ہیں، یہ اُس دور کی ہیں جب غیر عرب لوگ بھی دین اسلام کے دائرے میں داخل ہو رہے تھے۔ مثلاً حضرت سلمان فارسیؓ عربی نہیں جانتے تھے۔ اُن سے کہا گیا کہ تلاوت نہ چھوڑو۔ ہاں، جب عربی زبان سیکھ جاؤ تو سمجھ کے پڑھ لینا۔ کچھ ایرانیوں نے اسلام قبول کیا۔ نبیِ اکرمؐ نے فرمایا کہ اُن کے لئے نماز کا ترجمہ فارسی میں کر دو۔ یہ اِس لئے کہا گیا کہ وہ لوگ نماز کو پورے فہم کے ساتھ ادا کریں۔ اس دوران میں انہیں اتنی عربی آ گئی کہ وہ نماز کو سمجھ کے ادا کرنے لگے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حضورؐ نے انہیں فارسی میں نماز پڑھنے کی اجازت صرف قلیل مدت کے لئے مرحمت فرمائی تاکہ اتنے عرصہ میں یہ لوگ عربی میں شد بد حاصل کر کے عربی میں نماز پڑھنا سیکھ لیں۔ ایسے ہی وہ ساری احادیث ہیں جن میں فرمایا گیا کہ قرآنِ مجید کی تلاوت بغیر ترجمہ کے جائز ہے۔

سیدھی سی بات ہے قرآنِ مجید دنیا میں اس لئے نازل کیا گیا کہ اِس کی تلاوت کی جائے۔ اِس کو سمجھا جائے اور اِس پر عمل کیا جائے، اگر عربی سے ناواقفیت خدانخواستہ سرے سے ترکِ قرآن کا سبب بننے لگے تو ایسی صورت میں اجازت دے دی جاتی ہے کہ جب تک عربی زبان نہیں آتی اس وقت تک کے لئے قرآن کو بالکل نہ چھوڑو، بلکہ جیسے بن پڑتا ہے، بلا ترجمہ تلاوت کرتے جاؤ، پھر بھی اَجر ملے گا۔ اگر عربی زبان کے اَبجد سے بھی آگاہ نہیں تو فرمایا کہ عربی زبان اور اُس کی ابجد کو جلد از جلد سیکھ لو لیکن اِس دوران میں بھی قرآنِ مجید فرقانِ حمید سے کنارہ کشی اختیار نہیں کرنا۔ قرآن کو اُٹھا کے حسرت کی نگاہوں سے صفحہ بہ صفحہ الٹ پلٹ کے دیکھتے رہنا۔

ارشادِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"قرآن پر نظر ڈالنا بھی عبادت ہے۔"

لوگوں نے زندگی بھر کا یہ وطیرہ بنا لیا کہ صبح اٹھے، قُرآن کھولا اور ہر سطر پر انگلی پھیرتے گئے اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے گئے۔ قرآنِ مجید کو صرف حسرت بھری نظر سے دیکھتے رہنے یا بغیر سمجھے بھی تلاوت کرتے رہنے کی اجازت صرف قلیل مدت کے لئے تھی۔ بعینہٖ اِس طرح جیسے حضرت سلمان فارسیؓ کے ساتھیوں کو تھوڑے عرصے کے لئے فارسی میں نماز ادا کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی گئی۔ ورنہ فارسی یا کسی دیگر زبان میں نماز ادا کرنا جائز

نہیں۔ نماز صرف عربی زبان میں ہوتی ہے۔ سورۂ فاتحہ اور قرآن سب اِسی (عربی) زبان میں پڑھا جائے گا۔ ہم نے زندگی بھر کا یہ وطیرہ بنا لیا ہے کہ یا تو سطروں پر انگلیاں پھیرتے رہیں گے اور اگر تلاوت کریں گے بھی تو بغیر سمجھے۔ ذرا غور کیجئے یہ سلوک جو ہم نے قرآنِ مجید فرقانِ حمید کے ساتھ رَوا رکھا ہے اگر یہی سلوک ہم اپنے کسی محبوب کے خط کے ساتھ کریں۔ مثلاً آپ کے والد صاحب آپ کو تار دیں کہ بھئی مجھے اس ماہ کی فلاح تاریخ کو فلاں وقت لاہور ایئرپورٹ سے لے لینا۔ اب آپ اس کاغذ پر خوشبو لگائیں' اسے سبز غلاف میں لپیٹ کے رکھیں اور لے جا کر کسی انگریز کو دکھائیں کہ اِس کی تلاوت کر کے مجھے سناتے جاؤ' ترجمہ بتانے کی قطعاً ضرورت نہیں۔ ایسی صورت میں والد صاحب بے چارے پہلے تو ایئرپورٹ پر انتظار کریں گے اور جب گھر پہنچیں گے تو خوب خبر لیں گے۔

ہمارے زوال کا سب سے بڑا سبب قرآنِ مجید سے لاتعلقی ہے اور قرآن سے لاتعلقی کو آخرت اور اس دنیا کے اندر ذلت کا باعث فرمایا گیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِى اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ○

"رسولِ اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) (قیامت کے دن) یوں کہیں گے' اے میرے پروردگار! میری قوم نے قرآن پاک کو چھوڑ دیا تھا۔" (الفرقان:30)

قرآن کو چھوڑ دینا یہ ہے کہ کبھی اِس کو ہاتھ ہی نہ لگایا جائے اور قرآن کو چھوڑ دینا یہ بھی ہے کہ کبھی اِس کے مفہوم پر غور ہی نہ کیا جائے۔ اِس لئے راقم یہ فتویٰ دینے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتا کہ جس شخص کی زندگی بھر کے پروگرام میں قرآنِ پاک باترجمہ پڑھنا شامل نہیں' وہ حقیقی معنوں میں مسلمان نہیں اور وہ انہی لوگوں کی صف میں ہو گا جن کے متعلق قیامت کے روز یہ استغاثہ دائر ہو گا کہ

"یہی وہ میری قوم کے لوگ ہیں جنہوں نے قرآن پاک چھوڑ دیا تھا۔"

آپ اللہ کے ہاں اپنا جواب سوچ رکھئے حکیم الامّت حضرت ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ صحابہ کرام رضوانُ اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے بارے میں فرماتے ہیں:

؎ وہ زمانے میں معزز تھے مُسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

تمہاری خواری اور ذلت کا سبب قرآن کو چھوڑ دینا ہے۔ علامہؒ فرماتے ہیں:

؎ خوار از مہجوریٔ قرآں شدی
شکوہ سنجِ گردشِ دوراں شدی

"تو گردشِ دوراں کا شکوہ کرتا ہے اور مختلف اسباب کو اپنے زوال کا سبب بتاتا ہے۔ تو نادان ہے۔

دراصل صرف قرآن کو چھوڑنے کی وجہ سے تو خوار ہوا ہے۔"

پھر فرماتے ہیں:

سبب کچھ اور ہے جس کو تو خود سمجھتا ہے
زوال بندۂ مومن کا بے زری سے نہیں

یہی شکوہ قرآنِ مجید کے اندر ان لوگوں کے بارے میں موجود ہے جو اِس دنیا میں ذِلّت کا شکار ہو رہے ہیں۔ یہود کے بارے میں اور پھر مسلمانوں کے بارے میں بھی آگے چل کر یہی فرمایا کہ اِن اہلِ کتاب کا جرم یہ ہے کہ انہوں نے اللہ کی کتاب کو پسِ پشت ڈال دیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ

"جن لوگوں پہ تورات (قبول کرنے، سمجھنے اور اِس پر عمل کرنے کی ذِمّہ داری) کا بوجھ ڈالا گیا پھر اُنہوں نے اِس (کے بارِ تعمیل) کو نہ اٹھایا، اُن کی مثال گدھے کی سی ہے جس پر بڑی بڑی کتابیں لدی ہوں"

(الجمعہ:5)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۙ

"وہ لوگ جو اِن حکموں اور ہدایتوں کو جو ہم نے نازل کی ہیں (کسی غرض سے) چھپاتے ہیں باوجودیکہ ہم نے اُن لوگوں کے (سمجھانے کے لئے) اپنی کتاب میں کھول کھول کر بیان کر دیا ہے۔ ایسوں پر اللہ اور تمام لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔" (البقرۃ:159)

دیکھئے! یہ وہ کتاب ہے جس کو حق تعالیٰ شانہ نے واضح کر کے ہماری طرف نازل کیا۔ اگر ہم اس کو زمانے کے سامنے پیش نہ کریں اور خزانے کے سانپ بن کر اِس کے اوپر بیٹھ جائیں تو اس کے بارے میں یہ وعید آئی کہ اللہ ایسے لوگوں کے اُوپر لعنت بھیجتا ہے۔

امام مالکؒ نے ایک قاعدہ بیان کر دیا:

"اِس اُمّت کے آخری حصّے کے لوگوں کی اصلاح بھی اسی طرح ہو گی جس طرح پہلے لوگوں کی ہوئی تھی۔"

جس چیز سے صحابۂ کرام رضوانُ اللہ اجمعین کی اصلاح ہوئی، اسی چیز سے بعد والوں کی بھی اصلاح ہو گی۔ اگر

"(یہ) ایک (پرنور) کتاب (ہے) اس کو ہم نے تم پر اس لئے نازل کیا ہے کہ لوگوں کو اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاؤ۔" (ابراہیم:1)

اور آج اگر آپ اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آنا چاہتے ہیں تو پھر اتنی عربی تو سیکھ لیں کہ قرآن سمجھ میں آنے لگے اور پھر کثرت سے اِس کی تلاوت شروع کر دیں تو ظلمت کے اندھیرے چھٹ جائیں گے۔

ہماری مثال تو ایسے لوگوں کی سی ہے جو کسی دور دراز سرحدی چوکی پر محافظ کے طور پر متعین ہوں اور اپنی ڈیوٹی سے غیر حاضر ہو جائیں۔ چند چور ڈاکو بہروپیئے پولیس کی وردی میں وہاں پر چارج سنبھال لیں اور ملی بھگت سے وہاں چوری اور ڈاکے کی کھلی اجازت دے دیں اور ایسی صورت حال پیدا ہو جائے کہ شریف آدمی کا جینا ہی دوبھر ہو جائے۔ غور کیجئے! اس بدانتظامی کا ذمہ دار کون ہو گا؟ آپ چوکی سے غیر حاضر ہونے والے عملہ ہی کو اس ساری صورت حال کا ذمہ دار قرار دیں گے۔

دوستو! یہ آپ کی اور ہم سب کی ذمہ داری تھی کہ اتنی عربی پڑھ لیتے کہ قرآن مجید کو سمجھنے کے قابل ہو جاتے۔ یہ آیات کریمہ ہی تو ہماری چوکیاں ہیں۔ ہم لوگ اپنی جگہ سے غیر حاضر ہیں۔ اِس کی جواب طلبی ہم سے ہو گی۔ ہم نے قرآن نہیں پڑھا، ہم کلام پاک کے ترجمے سے دور ہیں حالانکہ اِس امر کے لئے یہ شرط قطعاً ضروری نہیں کہ پہلے آپ قرآن پڑھیں، عالم دین بنیں اور پھر تبلیغ دین کے کام کا آغاز کریں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے:

"بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً"

"اگر صرف ایک آیت تمہیں آتی ہے تو اُسے بھی آگے پہنچاؤ۔" (ترمذی)

آپ قرآن مجید فرقانِ حمید کو سیکھنے کے لئے وقت نکالئے ورنہ اپنے اندر نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درج ذیل استغاثہ پڑھنے کا حوصلہ پیدا کیجئے۔

وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا ۝

"اے پروردگار! یہ ہے میری قوم جس نے قرآن پڑھنا ترک کر دیا تھا۔"

مجھے یقین ہے کہ دینِ اسلام کسی سیاسی رستے سے نہیں آئے گا۔ مجھے اس بات کا بھی یقین ہے کہ کسی مارشل لاء یا کسی ڈکٹیٹر شپ یا کسی اور ذریعے سے دین کا نفاذ ناممکن ہو گا۔ دین سے حکومت آیا کرتی ہے، حکومت کے ذریعے دین کبھی نافذ ہوتے نہیں دیکھا گیا اور دین قرآن کے علاوہ کسی اور رستے سے نہیں آئے گا۔ ہم صرف اور صرف قرآن ہی کے ذریعے سے مسلمان بنیں گے اور اللہ سے جو قرب کا ذریعہ قرآن ہے اور کوئی نہیں۔

تاریخ کے اوراق میں شہزادی زیبُ النّساء کا ذکر ملتا ہے جو اورنگزیب عالمگیر کی عزیزہ تھی۔ اچھی شاعرہ تھی۔ شاعر اور ناقدین ایک دن اس بات پر بضد ہو گئے کہ ملکہ کی زیارت کریں گے۔ ملکہ چونکہ پردہ دار خاتون تھیں انہوں

"(یہ) ایک (پرنور) کتاب (ہے) اس کو ہم نے تم پر اس لئے نازل کیا ہے کہ لوگوں کو اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاؤ۔" (ابراہیم: 1)

اور آج اگر آپ اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آنا چاہتے ہیں تو پھر اتنی عربی تو سیکھ لیں کہ قرآن سمجھ میں آنے لگے اور پھر کثرت سے اس کی تلاوت شروع کردیں تو ظلمت کے اندھیرے چھٹ جائیں گے۔

ہماری مثال تو ایسے لوگوں کی سی ہے جو کسی دور دراز سرحدی چوکی پر محافظ کے طور پر متعین ہوں اور اپنی ڈیوٹی سے غیر حاضر ہو جائیں۔ چند چور ڈاکو بہروپیئے پولیس کی وردی میں وہاں پر چارج سنبھال لیں اور ملی بھگت سے وہاں چوری اور ڈاکے کی کھلی اجازت دے دیں اور ایسی صورت حال پیدا ہو جائے کہ شریف آدمی کا جینا ہی دوبھر ہو جائے۔ غور کیجئے کہ اس ناقابلیت کا ذمہ دار کون ہو گا؟ آپ چوکی سے غیر حاضر ہونے والے عملہ ہی کو اس ساری صورت حال کا ذمہ دار قرار دیں گے۔

بس تو یہ آپ کی اور ہم سب کی ذمہ داری تھی کہ اتنی عربی پڑھ لیتے کہ قرآن مجید کو سمجھنے کے قابل ہو جاتے۔ یہ [illegible] ہی تو ہماری چوکیاں ہیں۔ ہم لوگ اپنی جگہ سے غیر حاضر ہیں۔ اس کی جواب طلبی ہم سے ہو گی۔ ہم نے قرآن نہیں پڑھا، ہم کلامِ پاک کے ترجمے سے دور ہیں حالانکہ اس امر کے لئے یہ شرط قطعاً ضروری نہیں کہ پہلے [illegible] پڑھیں، عالمِ دین بنیں اور پھر تبلیغِ دین کے کام کا آغاز کریں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے:

بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً

"اگر صرف ایک آیت تمہیں آتی ہے تو اُسے بھی آگے پہنچاؤ۔" (ترمذی)

آپ قرآن مجید فرقانِ حمید کو سیکھنے کے لئے وقت نکالئے ورنہ اپنے اندر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درج ذیل استغاثہ پڑھنے کا حوصلہ پیدا کیجئے۔

وَقَالَ الرَّسُولُ يٰرَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُورًا ○

"اے پروردگار! یہ ہے میری قوم جس نے قرآن پڑھنا ترک کر دیا تھا۔"

مجھے یقین ہے کہ دینِ اسلام کسی سیاسی رستے سے نہیں آئے گا۔ مجھے اس بات کا بھی یقین ہے کہ کسی مارشل لاء یا کسی ڈکٹیٹر شپ یا کسی اور ذریعے سے دین کا نفاذ ناممکن ہو گا۔ دین سے حکومت آیا کرتی ہے، حکومت کے ذریعے دین کبھی نافذ ہوتے نہیں دیکھا گیا اور دین قرآن کے علاوہ کسی اور رَستے سے نہیں آئے گا۔ ہم صرف اور صرف قرآن ہی کے ذریعے سے مسلمان بنیں گے اور اللہ سے جو قرب کا ذریعہ قرآن ہے اور کوئی نہیں۔

تاریخ کے اوراق میں شہزادی زیبُ النّساء کا ذکر ملتا ہے جو اورنگزیب عالمگیر کی عزیزہ تھی۔ اچھی شاعرہ تھی۔ شاعر اور ناقدین ایک دن اس بات پر بضد ہو گئے کہ ملکہ کی زیارت کریں گے۔ ملکہ چونکہ پردہ دار خاتون تھیں انہوں

نے اس خواہش کے جواب میں ایک شعر لکھ کر بھیج دیا۔

ے در سخن مخفی منم چوں بوئے گُل در برگِ گُل
ہر کہ دیدن میل دارد در سخن بیند مرا

یعنی میں اپنے کلام میں یوں چھپی ہوئی ہوں جیسے پھول کی پتیوں میں خوشبو چھپی ہوئی ہوتی ہے۔ جو مجھ سے ملنا چاہتا ہے وہ میرے کلام کا مطالعہ کر لے۔ یہ شعر جب طالبانِ دید نے پڑھا تو ان پر سکتہ طاری ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ ملکہ نے آج ہمیں اہم نکتہ سمجھا دیا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ بھی تو پردہ نشین ہیں' وہ بھی تو یہی فرماتے ہیں: "میرے قریب آنا چاہتے ہو تو مجھے میرے کلام میں ڈھونڈ لو۔"

حضرت علامہ اقبالؒ نے بھی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہوتے ہوئے بار بار یہی کہا ہے کہ "اگر میرا ایک شعر بھی کلامُ اللہ سے ہٹا ہوا ہو تو مجھے قیامت کے روز ذلیل و رسوا کر دیجئے گا اور مجھے اپنے پاؤں کے بوسوں سے محروم کر دیجئے گا۔

نیز فرمایا:

ے گر تو می خواہی مسلماں زیستن
نیست ممکن جز بہ قرآں زیستن

اگر تمہاری خواہش ہے کہ قرآن کے بغیر زندہ رہو تو یہ بالکل ناممکن امر ہے۔

ے فاش گویم آنچہ در دل مضمر ست
ایں کتابے نیست ' چیزے دیگر است

یعنی میرے سینے میں ایک راز ہے جو آج فاش کر دیتا ہوں اور وہ یہ کہ قرآن فقط ایک کتاب ہی نہیں بلکہ کوئی اور چیز بھی ہے اور یہ وہ چیز ہے کہ

ے چوں بجاں در اوست جاں دیگر شود
جاں چوں دیگر شد ' جہاں دیگر شود

یہ کتاب جب جان کے اندر چلی جاتی ہے تو پھر جان کوئی اور چیز بن جاتی ہے اور جب جان بدل کر اس کتاب کے رنگ میں ڈھل جاتی ہے تو پھر اس کی پوری دنیا ہی بدل جاتی ہے۔

صرف و نحو

عربی زبان کا قاعدہ

صرف کا مختصر بیان

نحو کا مختصر بیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عربی زبان کا قاعدہ

ضروری باتیں

حرکت : زبر، زیر اور پیش کو کہتے ہیں۔

زمانہ : تین طرح کا ہوتا ہے۔ ماضی (گزرا ہوا)، حال (موجود)، مستقبل (آنے والا)۔

فعل : کام کو کہتے ہیں۔

فعل ماضی : وہ فعل ہے جو یہ بتائے کہ یہ کام گزرے ہوئے زمانہ میں ہوا ہے، جیسے

ضَرَبَ : مارا اس ایک مرد نے گزرے ہوئے زمانہ میں۔

فعل مِضارِع : وہ فعل ہے جو یہ بتائے کہ یہ کام اسی وقت ہوتا ہے یا آئندہ زمانہ میں
جیسے **یضرِبُ** : وہ ایک مرد اسی وقت مارتا ہے یا آئندہ زمانہ میں مارے گا۔ فعل مضارع
آخر میں پیشؔ آتا ہے، جیسے **یضرِبُ** ۔

امر : اس فعل کو کہتے ہیں جس میں کسی کام کا حکم دیا جائے، جیسے **اضْرِبْ** : تو مار۔

نہی : اس فعل کو کہتے ہیں جس میں کسی کام سے روکا جائے، جیسے **لَاتَضْرِبْ** : تو مت

واحد ایک کو، **تثنیہ** دو کو اور **جمع** دو سے زیادہ کو کہتے ہیں۔

مذکر نر کو اور **مونث** مادہ کو کہتے ہیں۔

غائب وہ ہے جو موجود نہ ہو، **حاضر** وہ ہے جس سے بات کی جائے اور **متکلم** بات
والے کو کہتے ہیں۔

سبق نمبر ۱

صرف کا مختصر بیان

ماضی معروف

غائب کے چھ صیغے:

کَتَبَ	اس ایک مرد نے لکھا	صیغہ واحد مذکر غائب
کَتَبَا	ان دو مردوں نے لکھا	" تثنیہ مذکر غائب
کَتَبُوا	ان سب مردوں نے لکھا	" جمع مذکر غائب
کَتَبَتْ	اس ایک عورت نے لکھا	" واحد مونث غائب
کَتَبَتَا	ان دو عورتوں نے لکھا	" تثنیہ مونث غائب
کَتَبْنَ	ان سب عورتوں نے لکھا	" جمع مونث غائب

سوالات:

۱- ماضی غائب کے چھ صیغے بغیر معنی کے پڑھو۔
۲- ضَرَبْنَ: کون سا صیغہ ہے؟ اور معنی بتاؤ۔
۳- اس ایک عورت نے مارا۔ اس کی عربی بناؤ۔
۴- ضربوا: کون سا صیغہ ہے؟
۵- تثنیہ مونث غائب کا صیغہ لکھو۔
۶- فعل ماضی میں کون سا زمانہ پایا جاتا ہے؟
۷- ان دو مردوں نے مارا۔ اس کی عربی بناؤ۔
۸- نَصَرَ اور سَمِعَ کے چھ صیغے پڑھو۔

جَاءَ : وہ آیا۔ خَرَجَ : وہ نکلا۔ شَرِبَ : اس نے پیا۔ کَتَبَ : اس نے لکھا۔ ذَهَبَ : وہ گیا۔ سَمِعَ : اس نے سنا۔ نَصَرَ : اس نے مدد کی۔
فَتَحَ : اس نے کھولا۔ قَرَأَ : اس نے پڑھا۔ دَخَلَ : وہ داخل ہوا۔ أَكَلَ : اس نے کھایا۔

نَصَرَتَا : ان دو عورتوں نے مدد کی۔ شَرِبَت : اس ایک عورت نے پیا۔ خَرَجَا : وہ دو مرد نکلے۔ فَتَحُوْا : ان سب مردوں نے کھولا۔ أَكَلْنَ : ان سب عورتوں نے کھایا۔ سَمِعُوا : ان سب مردوں نے سنا۔ قَرَأْنَ : ان سب عورتوں نے پڑھا۔
شَرِبَتَا : ان دو عورتوں نے پیا۔

رَجُلٌ : مرد۔ اِمْرَأَةٌ : عورت۔ طَعَامٌ : کھانا۔ مَاءٌ : پانی۔ لَحْمٌ : گوشت۔
بَاب : دروازہ۔ بَيت : گھر۔

اردو میں ترجمہ کرو

نَصَرَ رَجُلٌ	أَكَلُوا طَعَامًا	شَرِبَتْ مَاءً	كَتَبَتْ امْرَأَةٌ
فَتَحَا بَابًا	دَخَلَ الْبَيْتَ	أَكَلْتُ لَحْمًا	قَرَءُوا قُرْآنًا

عربی میں ترجمہ کرو

اس ایک عورت نے قرآن پڑھا۔
ان دو مردوں نے قلم سے لکھا۔
ان سب مردوں نے گوشت کھایا۔
ان دو عورتوں نے کھانا کھایا۔
ان سب عورتوں نے دروازہ کھولا۔
اس ایک عورت نے پانی پیا۔

ماضی حاضر کے چھ صیغے:

كَتَبْتَ	تو ایک مرد نے لکھا	صیغہ واحد مذکر حاضر
كَتَبْتُمَا	تم دو مردوں نے لکھا	" تثنیہ مذکر حاضر
كَتَبْتُم	تم سب مردوں نے لکھا	" جمع مذکر حاضر
كَتَبْتِ	تو ایک عورت نے لکھا	" واحد مونث حاضر
كَتَبْتُمَا	تم دو عورتوں نے لکھا	" تثنیہ مونث حاضر
كَتَبْتُنَّ	تم سب عورتوں نے لکھا	" جمع مونث حاضر

سوالات:

۱۔ ماضی حاضر کے چھ صیغے بغیر معنی کے پڑھو۔

۲۔ غائب اور حاضر کے صیغے ملا کر پڑھو۔

۳۔ ضَرَبْتَ کون سا صیغہ ہے؟ اور معنی بتاؤ۔

۴۔ تم دو مردوں نے مارا۔ اس کی عربی بناؤ۔

۵۔ ضَرَبْتُم کون سا صیغہ ہے؟ اور معنی بتاؤ۔

۶۔ تو ایک عورت نے مارا۔ اس کی عربی بناؤ۔

۷۔ ضَرَبْتُنَّ کون سا صیغہ ہے؟ اور معنی بتاؤ۔

۸۔ تم دو عورتوں نے مارا۔ اس کی عربی بناؤ۔

تَرَكَ : اس نے چھوڑا۔ وَجَدَ : اس نے پایا۔ غَسَلَ : اس نے دھویا۔ قَصَدَ : اس نے ارادہ کیا۔ بَلَغَ : وہ پہنچا۔ كَسَبَ : اس نے کمایا۔ طَلَبَ : اس نے بلایا۔ رَفَعَ : اس نے اٹھایا۔ حَمِدَ : اس نے تعریف کی۔ تَرَكْتُمْ : تم سب مردوں نے

چھوڑا۔ غَسَلْتِ: تو ایک عورت نے دھویا۔ وَجَدْتُنَّ: تم سب عورتوں نے پایا۔
بَلَغْتَ: تو ایک مرد پہنچا۔ قَصَدْتُمَا: تو دو عورتوں نے ارادہ کیا۔ رَفَعْتُمَا: تم دو مردوں نے اٹھایا۔ کَسَبْتُمْ: تم سب مردوں نے کمایا۔ حَمِدْتَ: تو ایک مرد نے تعریف کی۔

مُحَطَّةٌ: اسٹیشن۔ ثَوْبٌ: کپڑا۔ حِجَابٌ: پردہ۔ خَادِمٌ: نوکر۔ لَعِبٌ: کھیل۔

اردو میں ترجمہ کرو

بَلَغْتُ الْمُحَطَّةَ غَسَلْتُ ثَوْبًا قَصَدْتُمُ الْوَطَنَ رَفَعْتُنَّ
اَلْحِجَابُ طَلَبْتُمُ الْخَادِمَ تَرَكْتُ اللَّعِبَ وَجَدْتُ مَالًا
دَخَلْتُنَّ الْبَيْتَ

عربی میں ترجمہ کرو

تو ایک عورت نے گھر چھوڑا۔ تم سب مرد اسٹیشن پر پہنچے۔
تم دونوں نے کھیل چھوڑا۔ تم سب عورتوں نے کپڑا دھویا۔
تو ایک مرد نے وطن کا ارادہ کیا۔ تو ایک عورت گھر میں داخل ہوئی۔

ماضی متکلم کے دو صیغے:

ضَرَبْتُ	میں ایک مرد یا ایک عورت نے مارا	صیغہ واحد مذکر و مونث متکلم
ضَرَبْنَا	ہم دو مردوں نے یا دو عورتوں یا سب مردوں یا سب عورتوں نے مارا	" تثنیہ و جمع مذکر و مونث متکلم۔

اردو میں ترجمہ کرو

غَسَلْتُ	تَرَكْنَا	بَلَغْتُ	رَفَعْنَا
حَمِدْتُ	كَسَبْنَا	غَسَلْتُ ثَوْبًا	تَرَكْنَا الْبَيْتَ
حَمِدْتُ اللّٰهَ	كَسَبْنَا مَالًا	رَفَعْتُ حِجَابًا	غَسَلْنَا ثَوْبًا
دَخَلْتُ الْبَيْتَ	بَلَغْنَا مَنْزِلًا	تَرَكْتُ اللَّعِبَ	وَجَدْنَا مَالًا

عربی میں ترجمہ کرو

میں ایک عورت نے گھر چھوڑا۔	ہم سب مردوں نے اللہ کی تعریف کی۔
ہم دو عورتوں نے پانی پیا۔	ہم دو مردوں نے نوکر کو بلایا۔
ہم سب عورتوں نے کپڑا دھویا۔	میں ایک مرد نے قوم کی مدد کی۔
ہم سب مرد اسٹیشن پر پہنچے۔	ہم سب عورتیں گھر میں داخل ہوئیں۔

فعل ماضی معروف کی پوری گردان

كَتَبَ كَتَبَا كَتَبُوا كَتَبَتْ كَتَبَتَا كَتَبْنَ كَتَبْتَ كَتَبْتُمَا
كَتَبْتُمْ كَتَبْتِ كَتَبْتُمَا كَتَبْتُنَّ كَتَبْتُ كَتَبْنَا

مندرجہ ذیل افعال سے ماضی معروف کی مکمل گردان کرو:

تَرَكَ ، غَسَلَ ، وَجَدَ ، بَلَغَ ، قَصَدَ ، رَفَعَ ، كَسَبَ ،
حَمِدَ ، نَصَرَ ، فَتَحَ ، أَكَلَ ، سَمِعَ ، قَرَأَ

سبق نمبر ۲

ماضی مجہول

ضُرِبَ	مارا گیا وہ ایک مرد	صیغہ واحد مذکر غائب
ضُرِبَا	مارے گئے وہ دو مرد	" تثنیہ مذکر غائب
ضُرِبُوا	مارے گئے وہ سب مرد	" جمع مذکر غائب
ضُرِبَتْ	ماری گئی وہ ایک عورت	" واحد مونث غائب
ضُرِبَتَا	ماری گئیں وہ دو عورتیں	" تثنیہ مونث غائب
ضُرِبْنَ	ماری گئیں وہ سب عورتیں	" جمع مونث غائب
ضُرِبْتَ	مارا گیا تو ایک مرد	" واحد مذکر حاضر
ضُرِبْتُمَا	مارے گئے تم دو مرد	" تثنیہ مذکر حاضر
ضُرِبْتُمْ	مارے گئے تم سب مرد	" جمع مذکر حاضر
ضُرِبْتِ	ماری گئی تو ایک عورت	" واحد مونث حاضر
ضُرِبْتُمَا	ماری گئیں تم دو عورتیں	" تثنیہ مونث حاضر
ضُرِبْتُنَّ	ماری گئیں تم سب عورتیں	" جمع مونث حاضر
ضُرِبْتُ	مارا گیا میں ایک مرد یا ایک عورت	" واحد مذکر و مونث متکلم
ضُرِبْنَا	مارے گئے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	" تثنیہ و جمع، مذکر و مونث متکلم

سوالات :

۱- ماضی مجہول کی گردان بغیر معنی کے پڑھو۔

۲- تو ایک مرد مارا گیا۔ اس کی عربی بناؤ۔

۳- ضَرَبْنَ کون سا صیغہ ہے؟ اور معنی بتاؤ۔

۴- نَصَرَ اور سَمِعَ کی گردان کرو۔

۵- تم سب مرد مارے گئے۔ اس کی عربی بناؤ۔

۶- تَرَكَ اور رَفَعَ کی گردان کرو۔

۷- ماضی مجہول کے آخر سے پہلے حرف پر کون سی حرکت ہوتی ہے؟

۸- جمع مونث حاضر مجہول کا صیغہ بتاؤ۔

مندرجہ ذیل افعال سے ماضی مجہول کی گردان کرو :

أُخْرِجَ : نکالا گیا۔ أُدْخِلَ : داخل کیا گیا۔ مُنِعَ : روکا گیا۔ عُرِفَ : پہچانا گیا۔ عُلِمَ : جانا گیا۔ طُلِبَ : طلب کیا گیا۔ أُكْرِمَ : عزت دیا گیا۔ أُمِرَ : حکم دیا گیا۔ مُنِعُوا : وہ سب مرد روکے گئے۔ عُرِفْتَ : تو ایک مرد پہچانا گیا۔

أُدْخِلَتْ : وہ ایک عورت داخل کی گئی۔ أُكْرِمْنَا : ہم عزت دیئے گئے۔ أُمِرْتُنَّ : تم سب عورتیں حکم کی گئیں۔ مُنِعْتِ : تو ایک عورت روکی گئی۔ طُلِبَتَا : وہ دو عورتیں بلائی گئیں۔

اردو میں ترجمہ کرو

أُمِرْتُمَا	أُكْرِمْتُمَا	مُنِعْتَ	طُلِبْتُنَّ
أُخْرِجَ	أُدْخِلَتْ	عُرِفَا	عُرِفَتَا
أُمِرُوْا	أُدْخِلْتَ		

عربی میں ترجمہ کرو

میں عزت دیا گیا۔

تم سب مرد روکے گئے۔

وہ سب عورتیں پہچانی گئیں۔

تو ایک مرد داخل کیا گیا۔

وہ دو مرد حکم کیے گئے۔

تو ایک عورت بلائی گئی۔

وہ دو عورتیں نکالی گئیں۔

تم دو مرد بلائے گئے۔

نوٹ: ماضی پر "ما" لگانے سے "نہیں" کے معنی ہو جاتے ہیں جیسے، مَاضَرَبَ: اس نے نہیں مارا۔ ماضُرِب: وہ نہیں مارا گیا۔

سبق نمبر ۳

مضارع معروف

غائب کے چھ صیغے:

یَکْتُبُ	لکھتا ہے یا لکھے گا وہ ایک مرد	صیغہ واحد مذکر غائب
یَکْتُبَانِ	لکھتے ہیں یا لکھیں گے وہ دو مرد	" تثنیہ مذکر غائب
یَکْتُبُوْنَ	لکھتے ہیں یا لکھیں گے وہ سب مرد	" جمع مذکر غائب
تَکْتُبُ	لکھتی ہے یا لکھے گی وہ ایک عورت	" واحد مؤنث غائب
تَکْتُبَانِ	لکھتی ہیں یا لکھیں گی وہ دو عورتیں	" تثنیہ مؤنث غائب
یَکْتُبْنَ	لکھتی ہیں یا لکھیں گی وہ سب عورتیں	" جمع مؤنث غائب

سوالات:

۱۔ مضارع غائب کے چھ صیغے بغیر معنی کے پڑھو۔

۲۔ جمع مذکر غائب کا صیغہ بتاؤ۔

۳۔ یَضْرِبْنَ: کون سا صیغہ ہے؟ اور معنی بتاؤ۔

۴۔ مضارع غائب کے کون کون سے صیغوں میں "یا" آتا ہے؟

۵۔ کون کون سے صیغوں میں پہلے "تا" آیا ہے۔

۶۔ وہ دو عورتیں ماری گئیں۔ اس کی عربی بناؤ۔

۷۔ یَنْصُرُ اور یَسْمَعُ سے غائب کے چھ صیغے پڑھو۔

يَنْصُرُوْنَ: مدد کرتے ہیں یا مدد کریں گے وہ سب مرد۔ يَشْرَبْنَ: پیتی ہیں یا پئیں گی وہ سب عورتیں۔ تَسْمَعُ: سنتی ہے یا سنے گی وہ ایک عورت۔ يَمْنَعَانِ: روکتے ہیں یا روکیں گے وہ دو مرد۔ يَأْمُرُ: حکم کرتا ہے یا حکم کرے گا وہ ایک مرد۔ تَعْرِفَانِ: پہچانتی ہیں یا پہچانیں گے وہ دو عورتیں۔

اردو میں ترجمہ کرو

يَسْمَعُوْنَ كَلَامًا يَأْمُرُ الْخَادِمَ يَمْنَعْنَ رَجُلًا تَفْتَحُ بَابًا

يَنْصُرَانِ امْرَأَةً تَاكُلُ لَحْمًا يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ تَغْسِلَانِ ثَوْبًا

عربی میں ترجمہ کرو

وہ ایک عورت قرآن سنے گی۔

وہ سب مرد دروازہ کھولتے ہیں۔

وہ سب عورتیں کپڑا دھوتی ہیں۔

وہ دو عورتیں ایک مرد کو روکتی ہیں۔

وہ دو مرد گوشت کھائیں گے۔

وہ ایک مرد دروازہ کھولتا ہے۔

مضارع حاضر کے چھ صیغے :

تَكْتُبُ	لکھتا ہے یا لکھے گا تو ایک مرد	صیغہ واحد مذکر حاضر
تَكْتُبَانِ	لکھتے ہو یا لکھو گے تم دو مرد	" تثنیہ مذکر حاضر
تَكْتُبُوْنَ	لکھتے ہو یا لکھو گے تم سب مرد	" جمع مذکر حاضر
تَكْتُبِيْنَ	لکھتی ہے یا لکھے گی تو ایک عورت	" واحد مونث حاضر
تَكْتُبَانِ	لکھتی ہو یا لکھو گی تم دو عورتیں	" تثنیہ مونث حاضر
تَكْتُبْنَ	لکھتی ہو یا لکھو گی تم سب عورتیں	" جمع مونث حاضر

سوالات :

۱۔ مُضَارِعْ حَاضِرْ کے چھ صیغے بغیر معنی کے پڑھو۔

۲۔ مُضَارِعْ غائب و حاضر کے صیغے ملا کر پڑھو۔

۳۔ مُضَارِعْ حاضر کے چھ صیغوں میں پہلا حرف کون سا ہے؟

۴۔ تَضْرِبُوْنَ کون سا صیغہ ہے؟

۵۔ تَنْصُرُ اور تَسْمَعُ کے چھ صیغے بغیر معنی کے پڑھو۔

۶۔ یَمْنَعُ سے جمع مونث حاضر کا صیغہ کون سا آئے گا؟

۷۔ تو ایک عورت مارتی ہے۔ اس کی عربی بناؤ۔

۸۔ تم دو مرد مارو گے۔ اس کی عربی بناؤ۔

تَشْرَبُ : پیتا ہے یا پیئے گا تو ایک مرد۔ تَمْنَعْنَ : روکتی ہو یا روکو گی تم سب عورتیں۔ تَعْرِفُوْنَ : پہچانتے ہو یا پہچانو گے تم سب مرد۔ تَخْرُجِیْنَ : نکلتی ہے یا نکلے گی تو ایک عورت۔ تَغْسِلَانِ : دھوتے ہو یا دھوؤ گے تم دو مرد۔ تَسْمَعِیْنَ : سنتی ہے یا سنے گی تو ایک عورت۔

اردو میں ترجمہ کرو

تَشْرَبُوْنَ مَاءً   تَطْلُبِیْنَ خَادِمًا   تَقْرَأْنَ قُرْآنًا   تَفْتَحْنَ بَابًا

تَدْخُلُ بَیْتًا   تَنْصُرُوْنَ الْقَوْمَ   تَضْرِبَانِ عَدُوًّا   تَاکُلِیْنَ لَحْمًا

عربی میں ترجمہ کرو

تو ایک عورت گھر میں داخل ہو گی۔
تم سب مرد قرآن سنتے ہو۔
تو ایک مرد دشمن کو مارتا ہے۔
تم سب عورتیں گوشت کھاتی ہو۔
تم دو عورتیں بات سنتی ہو۔
تم دو مرد قرآن سنو گے۔

مضارع متکلم کے دو صیغے:

أَكْتُبُ لکھتا ہوں یا لکھوں گا میں ایک مرد یا صیغہ واحد مذکر و مونث متکلم
لکھتی ہوں یا لکھوں گی میں ایک عورت

نَكْتُبُ لکھتے ہیں یا لکھیں گے ہم دو مرد یا دو " تثنیہ و جمع مذکر و مونث متکلم
عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں۔

اردو میں ترجمہ کرو

أَعْرِفُ نَسْمَعُ أَتْرُكُ أَشْرَبُ

أَشْرَبُ مَاءً نَشْرَبُ أَمْنَعُ أَسْمَعُ قُرْآنًا

عربی میں ترجمہ کرو

میں ایک مرد گھر میں داخل ہوں گا۔

میں ایک عورت دروازہ کھولتی ہوں۔

ہم سب مرد گوشت کھاتے ہیں۔

ہم دو مرد قرآن سنیں گے۔

ہم دو عورتیں قرآن سنتی ہیں۔

ہم سب عورتیں قرآن سنیں گی۔

فعل مضارع کی پوری گردان

یَکْتُبُ	یَکْتُبَانِ	یَکْتُبُوْنَ	تَکْتُبُ
تَکْتُبَانِ	یَکْتُبْنَ	تَکْتُبُ	تَکْتُبَانِ
تَکْتُبُوْنَ	تَکْتُبِیْنَ	تَکْتُبَانِ	تَکْتُبْنَ
أَکْتُبُ	نَکْتُبُ		

سبق مضارع مجہول

یُضْرَبُ	مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا وہ ایک مرد	صیغہ واحد مذکر غائب
یُضْرَبَانِ	مارے جاتے ہیں یا مارے جائیں گے وہ دو مرد	" تثنیہ مذکر غائب
یُضْرَبُوْنَ	مارے جاتے ہیں یا مارے جائیں گے وہ سب مرد	" جمع مذکر غائب
تُضْرَبُ	ماری جاتی ہے یا ماری جائے گی وہ ایک عورت	" واحد مونث غائب
تُضْرَبَانِ	ماری جاتی ہیں یا ماری جائیں گی وہ دو عورتیں	" تثنیہ مونث غائب
یُضْرَبْنَ	ماری جاتی ہیں یا ماری جائیں گی وہ سب عورتیں	" جمع مونث غائب
تُضْرَبُ	مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا تو ایک مرد	" واحد مذکر حاضر
تُضْرَبَانِ	مارے جاتے ہو یا مارے جاؤ گے تم دو مرد	" تثنیہ مذکر حاضر
تُضْرَبُوْنَ	مارے جاتے ہو یا مارے جاؤ گے تم سب مرد	" جمع مذکر حاضر

تُضْرَبْنَ مار ی جاتی ہے یا ماری جائے گی تو ایک عورت " واحد مونث حاضر

تُضْرَبَانِ ماری جاتی ہو یا ماری جاؤ گی تم دو عورتیں " تثنیہ مونث حاضر

تُضْرَبْنَ ماری جاتی ہو یا ماری جاؤ گی تم سب عورتیں " جمع مونث حاضر

أُضْرَبُ مارا جاتا ہوں یا مارا جاؤں گا میں ایک مرد یا ایک عورت " واحد مذکر و مونث متکلم

نُضْرَبُ مارے جاتے ہیں یا مارے جائیں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا ہم سب مرد یا ہم سب عورتیں " جمع مذکر و مونث متکلم

سوالات :

۱۔ مضارع مجہول کی گردان بغیر معنی کے پڑھو۔

۲۔ مضارع میں کون کون سے صیغے ایک صورت کے ہیں؟

۳۔ وہ ایک عورت ماری جائے گی۔ اس کی عربی بناؤ۔

۴۔ تَضْرِبِيْنَ: کون سا صیغہ ہے؟ اور معنی بتاؤ۔

۵۔ مضارع مجہول کے پہلے حرف پر کون سی حرکت آتی ہے؟

۶۔ يَعْرِفُ اور يُكْرِمُ کی گردان کرو۔

۷۔ تم دو مارے جاؤ گے۔ اس کی عربی کیا ہے؟

۸۔ تم دو عورتیں ماری جاتی ہو۔ اس کی عربی بناؤ۔

مشق :

تُنْصَرُوْنَ : مدد کئے جاتے ہو یا مدد کئے جاؤ گے تم سب مرد

تُعْرَفِيْنَ : پہچانی جاتی ہے یا پہچانی جائے گی تو ایک عورت

يُخْرَجْنَ : نکالی جاتی ہیں یا نکالی جائیں گی وہ سب عورتیں

يُطْلَبَانِ : بلائے جاتی ہیں یا بلائے جائیں گے وہ دو مرد

تُدْخَلْنَ : داخل کی جاتی ہو یا داخل کی جاؤ گی تم سب عورتیں

يُكْرَمُوْنَ : عزت دیئے جاتے ہیں یا عزت دیئے جائیں گے وہ سب مرد

أُمْنَعُ : روکا جاتا ہوں یا روکا جاؤں گا میں ایک مرد

تُعْرَفَانِ : پہچانے جاتے ہو یا پہچانے جاؤ گے تم دو مرد

اردو میں ترجمہ کرو

تُطْلَبُوْنَ	يُعْرَفَانِ	تُخْرَجِيْنَ	تُنْصَرُ
يُمْنَعُوْنَ	تُخْرَجْنَ	تُكْرَمَانِ	أُطْلَبُ
يُعْرَفْنَ	يُكْرَمُوْنَ		

عربی میں ترجمہ کرو

تو ایک عورت بلائی جائے گی۔ وہ سب عورتیں پہچانی جائیں گی۔

تم سب عورتیں روکی جاؤ گی۔ تم دو مرد عزت دیئے جاؤ گے۔

تم دو عورتیں عزت دی جاؤ گی۔ وہ ایک عورت روکی جائے گی۔

نوٹ : مضارع پر "لَا" لگانے سے "نہیں" کے معنی ہو جاتے ہیں، جیسے لَایَضْرِبُ : نہیں مارتا ہے یا نہیں مارے گا وہ ایک مرد۔ لَایُضْرَبُ : نہیں مارا جاتا ہے یا نہیں مارا جائے گا وہ ایک مرد۔

نوٹ : مندرجہ ذیل افعال سے مضارع معروف و مجہول کی گردان کرو۔

دَخَلَ	كَرُمَ	نَصَرَ	ضَرَبَ
طَلَبَ	شَرِبَ	فَعَلَ	سَمِعَ

سبق نمبر ۵

ماضی کی مختلف قسمیں

۱۔ ماضی قریب :

ماضی مطلق پر لفظ "قَدْ" بڑھا دینے سے اکثر ماضی قریب کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں، جیسے قَدْ ذَهَبَ زَيْدٌ اِلَي السُّوْقِ (زید بازار گیا ہے)۔

۲۔ ماضی بعید :

ماضی مطلق پر لفظ "کَانَ" لگا دینے سے ماضی بعید بن جاتا ہے، جیسے کَانَ ذَهَبَ (وہ گیا تھا)۔

۳۔ ماضی استمراری :

لفظ "کَانَ" مضارع پر لگانے سے ماضی استمراری بن جاتا ہے، جیسے کَانَ يَكْتُبُ أَحْمَدُ دُرُوْسَهُ (احمد اپنا سبق لکھتا تھا)۔

نوٹ : "کَانَ" فعل ماضی ہے "کون" (ہونا) کا۔ اس کی گردان بھی اور فعلوں کی طرح ہوتی ہے :

کَانَ ، کَانَا ، کَانُوا ، کَانَتْ ، کَانَتَا ، کُنَّ ، کُنْتَ ، کُنْتُمَا ، کُنْتُمْ ، کُنْتِ ، کُنْتُمَا ، کُنْتُنَّ ، کُنْتُ ، کُنَّا ۔

نوٹ: ماضی بعید یا ماضی استمراری کا جو صیغہ بنانا ہو' وہی صیغہ مذکورہ گردان میں سے لے کر کسی فعل کے ماضی یا مضارع کے اسی صیغے پر لگا دیں۔ چنانچہ ذیل کی گردان سے تم اچھی طرح سمجھ لو گے۔

ماضی بعید کی گردان

	واحد	تثنیہ	جمع
غائب:			
مذکر:	كَانَ كَتَبَ (اس ایک مرد نے لکھا تھا)	كَانَا كَتَبَا	كَانُوا كَتَبُوا
مونث:	كَانَتْ كَتَبَتْ (اس ایک عورت نے لکھا تھا)	كَانَتَا كَتَبَتَا	كُنَّ كَتَبْنَ
مخاطب:			
مذکر:	كُنْتَ كَتَبْتَ (تو ایک مرد نے لکھا تھا)	كُنْتُمَا كَتَبْتُمَا	كُنْتُمْ كَتَبْتُمْ
مونث:	كُنْتِ كَتَبْتِ (تو ایک عورت نے لکھا تھا)	كُنْتُمَا كَتَبْتُمَا	كُنْتُنَّ كَتَبْتُنَّ
متکلم:			
مذکر:	كُنْتُ كَتَبْتُ (میں نے لکھا تھا)	كُنَّا كَتَبْنَا	كُنَّا كَتَبْنَا
مونث:	كُنْتُ كَتَبْتُ (میں نے لکھا تھا)	كُنَّا كَتَبْنَا	كُنَّا كَتَبْنَا

ماضی استمراری کی گردان

كَانَ يَكْتُبُ : وہ لکھتا تھا۔ كَانَا يَكْتُبَانِ ، كَانُوا يَكْتُبُوْنَ - كَانَتْ تَكْتُبُ : وہ لکھتی تھی۔ كَانَتَا تَكْتُبَانِ ، كُنَّ يَكْتُبْنَ - اسی طرح آخر تک۔

نوٹ : "كَانَ" کا مضارع "يَكُوْنُ" ہے۔ اس کی گردان یوں ہو گی :

يَكُوْنُ ، يَكُوْنَانِ ، يَكُوْنُوْنَ - تَكُوْنُ ، تَكُوْنَانِ ، يَكُنَّ ، تَكُوْنُ ، تَكُوْنَانِ ، تَكُوْنُوْنَ ، تَكُوْنِيْنَ ، تَكُوْنَانِ ، تَكُنَّ ، أَكُوْنُ ، نَكُوْنُ -

۴- ماضی شکیہ :

جس جملے میں فعل ماضی ہو، اس پر لفظ "لَعَلَّ" (شاید) بڑھانے سے ماضی شکیہ کے معنی پیدا ہوتے ہیں، جیسے لَعَلَّ زَيْدًا ذَهَبَ اِلَي الْمَسْجِدِ (شاید زید مسجد گیا ہو گا)۔

۲- ماضی تمنائی یا ماضی شرطیہ :

ماضی مطلق پر لفظ "لَوْ" (اگر ، کاش) بڑھانے سے ماضی شرطیہ کے معنی پیدا ہوتے ہیں ، جیسے لَوْ زَرَعْتَ لَحَصَدْتَّ (اگر تو بوتا تو ضرور کاٹتا)۔

نوٹ : "لَحَصَدْتَّ" میں "ل" کے معنی ہیں "ضرور"، "البتہ"۔ "لَوْ" کے جوابی جملے میں "لام" تاکید لگایا جاتا ہے۔ مگر کبھی نہیں بھی لگاتے۔ ماضی شرطیہ کے لئے بھی "لَوْ" کے بعد "كَانَ" یا اس کا کوئی صیغہ بڑھا دیتے ہیں۔ اس کے بعد ماضی بھی لاتے ہیں

اور مضارع بھی۔ مگر معنی میں تھوڑا سا فرق ہو جاتا ہے۔ لَوْ كُنْتَ زَرَعْتَ لَحَصَدْتَّ (اگر تو نے بویا ہوتا تو ضرور کاٹتا)۔ لَوْ كُنْتَ تَحْفَظُ دُرُوْسَكَ نَجَحْتَ (اگر تو اپنے اسباق یاد کرتا رہتا تو کامیاب ہو جاتا)۔

"لَيْتَمَا" یا "لَيْتَ" بڑھانے سے ماضی تمنائی کے معنی پیدا ہوتے ہیں، جیسے لَيْتَمَا نَجَحْتُ (کاش! میں کامیاب ہو جاتا)۔ لَيْتَ زَيْدًا نَجَحَ (کاش! زید کامیاب ہو جاتا)۔

سبق نمبر ۶

امر حاضر

امر حاضر کے چھ صیغے:

اُكْتُبْ	لکھ تو ایک مرد	صیغہ واحد مذکر حاضر
اُكْتُبَا	لکھو تم دو مرد	" تثنیہ مذکر حاضر
اُكْتُبُوا	لکھو تم سب مرد	" جمع مذکر حاضر
اُكْتُبِي	لکھ تو ایک عورت	" واحد مونث حاضر
اُكْتُبَا	لکھو تم دو عورتیں	" تثنیہ مونث حاضر
اُكْتُبْنَ	لکھو تم سب عورتیں	" جمع مونث حاضر

سوالات:

۱- امر حاضر کے چھ صیغے بغیر معنی کے پڑھو۔
۲- اضربن کون سا صیغہ ہے؟ اور معنی بتاؤ۔
۳- تو ایک عورت مارا۔ اس کی عربی کیا ہے؟
۴- اعرف اور اغسل کی گردان کرو۔
۵- تم سب مرد مارو۔ اس کی عربی بتاؤ۔
۶- تم دو مرد مارو۔ اس کی عربی بتاؤ۔
۷- اضربی کون سا صیغہ ہے؟ اور معنی بتاؤ۔
۸- تم دو عورتیں مارو۔ اس کا عربی میں ترجمہ کرو۔

مشق :

اِغْسِلُوا : دھوؤ تم سب مرد۔ اُدْخُلِي : داخل ہو تو ایک عورت۔ اُخْرُجَا : نکلو تم دو مرد۔ اُنْصُرُوا : مدد کرو تم سب مرد۔ اِفْتَحْنَ : کھولو تم سب عورتیں۔ اِشْرَبَا : پیو تم دو مرد۔

اردو میں ترجمہ کرو

اِشْرَبْ مَاءً أُدْخُلِي الْبَيْتَ أُنْصُرُوا الْقَوْمَ اِفْتَحْنَ بَابًا

اِضْرِبَا عَدُوًّا أُكْتُبُوا بِالْقَلَمِ اِغْسِلِي ثَوْبًا أُطْلُبْ خَادِمًا

عربی میں ترجمہ کرو

تو ایک عورت پانی پی۔ تم سب عورتیں کپڑا دھوؤ۔

تم سب مرد دروازہ کھولو۔ تم دو عورتیں گھر میں داخل ہو۔

تم دو مرد قلم سے لکھو۔ تو ایک مرد قوم کی مدد کر۔

سبق نمبر ۷

نہی حاضر

نہی حاضر کے چھ صیغے :

لَا تَكْتُبْ	نہ لکھ تو ایک مرد	صیغہ واحد مذکر حاضر
لَا تَكْتُبَا	نہ لکھو تم دو مرد	" تثنیہ مذکر حاضر
لَا تَكْتُبُوا	نہ لکھو تم سب مرد	" جمع مذکر حاضر
لَا تَكْتُبِي	نہ لکھ تو ایک عورت	" واحد مونث حاضر
لَا تَكْتُبَا	نہ لکھو تم دو عورتیں	" تثنیہ مونث حاضر
لَا تَكْتُبْنَ	نہ لکھو تم سب عورتیں	" جمع مونث حاضر

سوالات :

۱- نہی حاضر کے چھ صیغے بغیر معنی کے پڑھو۔
۲- تم دو عورتیں نہ مارو۔ اس کی عربی بناؤ۔
۳- تم سب عورتیں نہ مارو۔ اس کی عربی بناؤ۔
۴- تم سب مرد نہ مارو۔ اس کی عربی بناؤ۔
۵- لَا تَضْرِبِي کون سا صیغہ ہے؟ اور معنی بتاؤ۔
۶- لَا تَعْرِفْ اور لَا تَغْسِلْ سے چھ صیغے پڑھو۔
۷- تم دو مرد نہ مارو۔ اس کی عربی بناؤ۔
۸- لَا تَضْرِبْنَ : کون سا صیغہ ہے؟ اور معنی بتاؤ۔

مشق :

لَا تَغْسِلُوا : نہ دھوؤ تم سب مرد۔ لَا تَفْتَحْنَ : نہ کھولو تم سب عورتیں۔ لَا تَدْخُلِي : نہ داخل ہو تم ایک عورت۔ لَا تَمْنَعِي : نہ روک تو ایک عورت۔ لَا تَشْرَبَا : نہ پیؤ تم دو مرد۔ لَا تَاكُلُوا : نہ کھاؤ تم سب مرد۔ خَمْرٌ : شراب۔ سُوْقٌ : بازار۔

اردو میں ترجمہ کرو

لَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ	لَا تَاكُلُوا الْحَرَامَ	لَا تَدْخُلِي الْبَيْتَ
لَا تَتْرُكْنَ الْبَيْتَ	لَا تَفْتَحَا الْبَابَ	لَا تَنْصُرِ الْعَدُوَّ
لَا تَرْفَعُوا الْحِجَابَ	لَا تَشْرَبْنَ الْخَمْرَ	لَا تَفْتَحِي الْبَابَ

عربی میں ترجمہ کرو

تم سب مرد شراب نہ پیؤ۔	تم دو عورتیں بازار میں داخل نہ ہو۔
تو ایک عورت کپڑا نہ دھو۔	تم سب عورتیں کسی کو نہ مارو۔
تو ایک مرد حرام نہ کھا۔	تم دو مرد گھر نہ چھوڑو۔

سبق نمبر ۸

اسم فاعل

اسم فاعل کے چھ صیغے:

کَاتِبٌ	لکھنے والا ایک مرد	صیغہ واحد مذکر
کَاتِبَانِ	لکھنے والے دو مرد	" تثنیہ مذکر
کَاتِبُوْنَ	لکھنے والے سب مرد	" جمع مذکر
کَاتِبَةٌ	لکھنے والی ایک عورت	" واحد مونث
کَاتِبَتَانِ	لکھنے والی دو عورتیں	" تثنیہ مونث
کَاتِبَاتٌ	لکھنے والی سب عورتیں	" جمع مونث

سوالات:

۱۔ اسم فاعل کے چھ صیغے بغیر معنی کے پڑھو۔
۲۔ ایک عورت مارنے والی۔ اس کی عربی بناؤ۔
۳۔ شَارِبٌ اور سَامِعٌ کے چھ صیغے پڑھو۔
۴۔ دو مرد پینے والے۔ اس کی عربی بناؤ۔
۵۔ سب عورتیں مارنے والی۔ اس کی عربی بناؤ۔
۶۔ ضَارِبُوْنَ: کون سا صیغہ ہے؟ اور معنی بتاؤ۔
۷۔ اسم فاعل کا صیغہ تثنیہ مونث بتاؤ۔
۸۔ شَارِبَاتٌ: کون سا صیغہ ہے؟ اور معنی بتاؤ۔

مشق :

نَاصِرُوْنَ : سب مدد کرنے والے مرد۔ سَامِعَاتٌ : سب عورتیں سننے والی۔ آکِلَةٌ : ایک عورت کھانے والی۔ مَانِعَانِ : دو مرد روکنے والے۔ خَارِجَتَانِ : دو عورتیں نکلنے والی۔ شَارِبُونَ : سب مرد پینے والے۔

اردو میں ترجمہ کرو

عَارِفُوْنَ   کَاتِبَانِ   شَارِبَةٌ   خَارِجَاتٌ

قَارِئٌ   دَاخِلَتَانِ   آکِلُوْنَ   فَاتِحَانِ

سَامِعَةٌ   کَاتِبَتَانِ

أَنْتِ شَارِبَةٌ   أَنْتُمْ خَارِجُوْنَ   هُمْ نَاصِرُوْنَ   هِيَ مَانِعَةٌ

هُمَا مَانِعَانِ   هُنَّ آکِلَاتٌ   أَنَا قَارِئَةٌ   أَنْتَ طَالِبٌ

عربی میں ترجمہ کرو

ایک عورت نکلنے والی۔   سب مرد لکھنے والے۔

دو عورتیں سننے والیاں۔   دو مرد کھانے والے۔

سب عورتیں پڑھنے والیاں۔   ایک مرد پہچاننے والا۔

تو ایک عورت مدد کرنے والی ہے۔   میں مرد سننے والا ہوں۔

ہم دو عورتیں چھوڑنے والی ہیں۔   تم سب عورتیں نکلنے والی ہو۔

تو ایک مرد روکنے والا ہے۔   تم سب مرد لکھنے والے ہو۔

سبق نمبر ۹

اسم مفعول

اسم مفعول کے چھ صیغے:

مَكْتُوْبٌ	ایک لکھا ہوا	صیغہ واحد مذکر
مَكْتُوْبَانِ	دو لکھے ہوئے	" تثنیہ مذکر
مَكْتُوْبُوْنَ	زیادہ لکھے ہوئے	" جمع مذکر
مَكْتُوْبَةٌ	ایک لکھی ہوئی	" واحد مونث
مَكْتُوْبَتَانِ	دو لکھی ہوئیں	" تثنیہ مونث
مَكْتُوْبَاتٌ	زیادہ لکھی ہوئیں	" جمع مونث

سوالات:

۱۔ اسم مفعول کے چھ صیغے بغیر معنی کے پڑھو۔
۲۔ ایک عورت ماری ہوئی۔ اس کی عربی بتاؤ۔
۳۔ اسم مفعول کے چھ صیغے پڑھو۔
۴۔ ماری ہوئی دو عورتیں۔ اس کی عربی بتاؤ۔
۵۔ مجموعة: کون سا صیغہ ہے؟
۶۔ اسم مفعول کا صیغہ تثنیہ مذکر بتاؤ

مشق :

مَنْصُوْرُوْنَ : مدد کئے ہوئے سب مرد۔ مَحْمُوْدَاتٌ : تعریف کی ہوئی سب عورتیں۔ مَعْرُوْفَةٌ : پہچانی ہوئی ایک عورت۔ مَمْنُوْعَتَانِ : روکی ہوئی دو عورتیں۔ مَتْرُوْكَانِ : چھوڑے ہوئے دو مرد۔ مَطْلُوْبُوْنَ : طلب کئے ہوئے سب مرد۔

اردو میں ترجمہ کرو

مَحْمُوْدُوْنَ	مَمْنُوْعَةٌ	مَعْرُوْفَانِ	مَطْلُوْبَتَانِ
مَنْصُوْرَانِ	مَتْرُوْكَاتٌ	مَحْمُوْدٌ	مَعْرُوْفَتَانِ
مَمْنُوْعَانِ	مَطْلُوْبَةٌ		

عربی میں ترجمہ کرو

دو مرد روکے ہوئے۔	سب عورتیں پہچانی ہوئیں۔
سب مرد طلب کئے ہوئے۔	دو عورتیں چھوڑی ہوئیں۔
ایک عورت مدد کی ہوئی۔	دو مرد تعریف کئے ہوئے۔

سبق نمبر: ۱۰

صرف صغیر

عربی زبان میں بیشتر کلمات ایک دوسرے سے بنتے ہیں جسے "اشْتِقَاقْ" کہا جاتا ہے۔ اسماء اور افعال کو مصادر سے بنایا جاتا ہے۔ چنانچہ مصدر سے ماضی بنائی جاتی ہے، ماضی سے مضارع اور اس سے بہت سے دوسرے فعل اور اسم بنائے جاتے ہیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے:

(۱) فعل ماضی (۲) فعل مضارع (۳) اسم فاعل (۴) اسم مفعول (۵) فعل امر (۶) فعل نہی (۷) اسم ظرف (۸) اسم آلہ (۹) اسم تفضیل۔ ان سب افعال کی گردان کو صرف صغیر (چھوٹی گردان) کہا جاتا ہے۔

ہم نے اپنے آسان ترجمہ قرآن میں ہر صفحہ کے نیچے حاشیہ میں اس صفحہ کے افعال درج کئے ہیں۔ اور ان کے ماضی، مضارع اور مصدر نوٹ کر دیئے ہیں تاکہ سمجھنے اور یاد کرنے میں آسانی ہو اور پوری گردان سے ان کے ذہن پر بوجھ نہ پڑے۔

یہاں مکمل صرف صغیر اس لئے لکھی جا رہی ہے کہ جن احباب کو شوق ہو، وہ اسے یاد کر لیں اور اس کی روشنی میں دوسرے مصادر سے مشق کر لیں۔

گردان

كَتَبَ : ماضی معروف۔ يَكْتُبُ : مضارع معروف۔ كَتْبًا : مصدر۔ كَاتِبٌ : اسم فاعل۔ كُتِبَ : ماضی مجہول۔ يُكْتَبُ : مضارع مجہول۔ كَتْبًا : مصدر۔ مَكْتُوبٌ : اسم مفعول۔ اُكْتُبْ : فعل امر۔ لَا تَكْتُبْ : فعل نہی۔ مَكْتَبٌ : اسم ظرف۔ مِكْتَبٌ : اسم آلہ۔

نوٹ :

۱- صرف صغیر مکمل یاد کر لیں۔ اس سے عربی سیکھنے اور قرآن فہمی میں آسانی ہو گی۔

۲- ابتدا میں کم از کم فعل ماضی، مضارع اور مصدر ضرور یاد کر لیں۔

۳- مندرجہ ذیل افعال سے گردان کی مشق کیجئے :

نَصَرَ، فَتَحَ، كَفَرَ، ذَكَرَ، خَلَفَ، حَدَثَ، أَقَامَ۔

عربی قاعدہ ۲

سبق نمبر ۱۱

نحو کا مختصر بیان

ضمائر مرفوع منفصل :

هُوَ	وہ ایک مرد	هُمَا	وہ دو مرد	هُمْ	وہ سب مرد
هِيَ	وہ ایک عورت	هُمَا	وہ دو عورتیں	هُنَّ	وہ سب عورتیں
أَنْتَ	تو ایک مرد	أَنْتُمَا	تم دو مرد	أَنتُمْ	تم سب مرد
أَنْتِ	تو ایک عورت	أَنْتُمَا	تم دو عورتیں	أَنْتُنَّ	تم سب عورتیں
أَنَا	میں	نَحْنُ	ہم		

مشق :

هُوَ مَانِعٌ : وہ ایک مرد روکنے والا ہے۔

هُمَا مَانِعَانِ : وہ دو مرد روکنے والے ہیں۔

هُمْ مَانِعُوْنَ : وہ سب مرد روکنے والے ہیں۔

هِيَ شَارِبَةٌ : وہ ایک عورت پینے والی ہے۔

هُمَا شَارِبَتَانِ : وہ دو عورتیں پینے والی ہیں۔

هُنَّ شَارِبَات : وہ سب عورتیں پینے والی ہیں۔

أَنْتَ نَاصِرٌ : تو ایک مرد مدد کرنے والا ہے۔

أَنْتُمَا نَاصِرَان : تم دو مرد مدد کرنے والے ہو۔

أَنْتُمْ نَاصِرُوْنَ : تم سب مرد مدد کرنے والے ہو۔

أَنْتِ سَامِعَةٌ : تو ایک عورت سننے والی ہے۔

أَنْتُمَا سَامِعَتَان : تم دو عورتیں سننے والی ہو۔

أَنْتُنَّ سَامِعَاتٌ : تم سب عورتیں سننے والی ہو۔

أَنَا كَاتِبٌ : میں ایک مرد لکھنے والا ہوں۔

اَنَا كَاتِبَةٌ : میں ایک عورت لکھنے والی ہوں۔

نَحْنُ كَاتِبُوْنَ : ہم سب مرد لکھنے والے ہیں۔

نَحْنُ كَاتِبَاتٌ : ہم سب عورتیں لکھنے والی ہیں۔

سبق نمبر ۱۲

ضمائر مجرور متصل :

لَهُ : اس ایک مرد کے لئے۔

لَهُمَا : ان دو مردوں کے لئے۔

لَهُمْ : ان سب مردوں کے لئے۔

لَهَا : اس ایک عورت کے لئے۔

لَهُمَا : ان دو عورتوں کے لئے۔

لَهُنَّ : ان سب عورتوں کے لئے۔

لَكَ : تجھ ایک مرد کے لئے۔

لَكُمَا : تم دو مردوں کے لئے۔

لَكُمْ : تم سب مردوں کے لئے۔

لَكِ : تجھ ایک عورت کے لئے۔

لَكُمَا : تم دو عورتوں کے لئے۔

لَكُنَّ : تم سب عورتوں کے لئے۔

لِيْ : میرے لئے۔

لَنَا : ہمارے لئے۔

مشق :

مَنْ : سے، فِيْ : میں، اِلٰي : تک، عَنْ : سے، عَلٰي : پر، لِ : واسطے، بِ : ساتھ۔

فيه :	اس ایک مرد میں۔	منكَ :	تجھ ایک مرد سے۔
اَلَيْكُمْ :	تم سب مردوں کی طرف۔	عَنْهُنَّ :	ان سب عورتوں سے۔
عَلَيْهِمْ :	ان سب مردوں پر۔	لَهُمَا :	ان دو عورتوں کے واسطے۔
بكُمَا :	تم دو مردوں کے ساتھ۔	منْكُنَّ :	تم سب عورتوں سے۔
اَلَيْنا :	ہم تک۔	عَنْكُمَا :	تم دو عورتوں سے۔
عَلَيْهَا :	اس ایک عورت پر۔	فِيْكِ :	تجھ ایک عورت میں۔

اردو میں ترجمہ کرو

منهُمْ	اَلَيْهَا	عَلَيْكَ	عَنْكُمْ
لَهُنَّ	بيْ	فيهمَا	اَلَيْكُنَّ
عنَّا	فِيْهِمْ	مِنِّي	عَنْهَا

عربی میں ترجمہ کرو

تجھ ایک عورت سے۔	ان سب عورتوں سے۔
تجھ ایک عورت پر۔	ہم دو عورتوں کے واسطے۔
ان سب مردوں میں۔	ہم دو عورتوں کی طرف۔
ہم سب عورتوں میں۔	اس ایک عورت کے واسطے۔

سبق نمبر ۱۳

ضمیر مجرور باضافت :

دَارُهُ : اس ایک مرد کا گھر۔

دَارُهُمَا : ان دو مردوں کا گھر۔

دَارُهُمْ : ان سب مردوں کا گھر۔

دَارُهَا : اس ایک عورت کا گھر۔

دَارُهُمَا : ان دو عورتوں کا گھر۔

دَارُهُنَّ : ان سب عورتوں کا گھر۔

دَارُكَ : تجھ ایک مرد کا گھر۔

دَارُكُمَا : تم دو مردوں کا گھر۔

دَارُكُمْ : تم سب مردوں کا گھر۔

دَارُكِ : تجھ ایک عورت کا گھر۔

دَارُكُمَا : تم دو عورتوں کا گھر۔

دَارُكُنَّ : تم سب عورتوں کا گھر۔

دَارِيْ : میرا گھر۔

دَارُنَا : ہمارے گھر۔

مشق :

أَبٌ : باپ أُمٌّ : ماں أَخٌ : بھائی أُخْتٌ : بہن اِبْنٌ : بیٹا بِنْتٌ : بیٹی
عَمٌّ : چچا جَدٌّ : دادا خَالٌ : ماموں۔

أَبُوْنَا : ہمارا باپ۔ اِبْنُهَا : اس ایک عورت کا بیٹا۔
أَبُوْكَ : تجھ ایک مرد کا باپ۔ بِنْتُكَ : تجھ ایک عورت کی بیٹی۔
أَخُوْهُ : اس ایک مرد کا بھائی۔ أُمِّي : میری ماں۔
عَمُّهُمْ : ان سب مردوں کا چچا۔ أُخْتُهُنَّ : ان سب عورتوں کی بہن۔
جَدُّكُمْ : تم سب مردوں کا دادا۔ خَالُكُنَّ : تم سب عورتوں کا ماموں۔
أُخْتُهُمَا : ان دو مردوں کی بہن۔ أَبُوكُمَا : تم دو مردوں یا دو عورتوں کا باپ۔

اردو میں ترجمہ کرو

أُمُّهُ أَبُوْكُمْ اِبْنُكَ أَخُوْهُمْ
جَدُّهُنَّ أَبُوْهُمَا خَالُكُمَا أُخْتِي
عَمُّهَا بِنْتُكِ أُمُّكُنَّ عَمُّنَا

عربی میں ترجمہ کرو

میری ماں۔

اس ایک مرد کا باپ۔

ہم دو مردوں کا دادا۔

ہم سب عورتوں کا دادا۔

تو ایک مرد کی بہن۔

ان سب عورتوں کا بھائی۔

تجھ ایک عورت کا چچا۔

تم سب عورتوں کی بہن۔

سبق نمبر ۱۴

اشارہ قریب

هٰذَا : یہ ایک مرد۔ هٰذَانِ : یہ دو مرد۔ هٰذِهِ : یہ ایک عورت۔ هَاتَانِ : یہ دو عورتیں۔ هٰؤُلَاءِ : یہ سب مرد یا یہ سب عورتیں۔

هٰذَا الطِّفْلُ : یہ ایک لڑکا۔ هٰذَانِ الطِّفْلَانِ : یہ دو لڑکے۔ هٰذِهِ الْبِنْتُ : یہ ایک لڑکی۔ هَاتَانِ الْبِنْتَانِ : یہ دو لڑکیاں۔ هٰؤُلَاءِ الأَطْفَالُ : یہ سب لڑکے۔ هٰؤُلَاءِ الْبَنَاتُ : یہ سب لڑکیاں۔

اردو میں ترجمہ کرو

هٰذَا الطِّفْلُ شَرِيْرٌ ، وَهٰذِهِ الْبِنْتُ صَالِحَةٌ – هٰذَا الْكِتَابُ كَامِلٌ ، وَهٰذِهِ الرِّسَالَةُ نَاقِصَةٌ – هٰذَانِ الطِّفْلَانِ مَرِيْضَانِ وَهَاتَانِ الْبِنْتَانِ صَحِيْحَتَانِ – هٰؤُلَاءِ الرِّجَالُ مُسَافِرُوْنَ وَهٰؤُلَاءِ النِّسَآءُ مُقِيْمَاتٌ –

عربی میں ترجمہ کرو

یہ لڑکا نیک ہے اور یہ لڑکی شریر ہے۔ یہ کتاب ادھوری ہے اور یہ رسالہ پورا ہے۔

یہ لوگ مقیم ہیں اور یہ دو عورتیں مسافر ہیں۔ یہ دو لڑکے تندرست ہیں اور یہ دونوں لڑکیاں بیمار ہیں۔

سبق نمبر ۱۵

اسم اشارہ بعید

ذَالِكَ: وہ ایک مرد۔ ذَانِكَ: وہ دو مرد۔
تِلْكَ: وہ ایک عورت۔ تَانِكَ: وہ دو عورتیں۔
أُولٰئِكَ: وہ سب مرد یا وہ سب عورتیں۔

اردو میں ترجمہ کرو

ذَالِكَ الْكِتَابُ لِسَعِيْدٍ ذَانِكَ الطِّفْلَانِ أَخَوَانِ
تِلْكَ الرِّسَالَةُ لِوَحِيْدٍ تَانِكَ الْبِنْتَانِ أُخْتَانِ

عربی میں ترجمہ کرو

وہ لڑکا نیک ہے۔ وہ دو عورتیں مسلمان ہیں۔
وہ دو مرد مسلمان ہیں۔ وہ ایک عورت نیک ہے۔
وہ ایک مرد کامل ہے۔ وہ سب مرد رشید کے بھائی ہیں۔
وہ سب عورتیں حمید کی بہنیں ہیں۔

سبق نمبر ۱۶

اسم موصول

تعریف : اسم موصول وہ اسم ہے کہ جب تک اس کے ساتھ ایک اور جملہ (جس کو صلہ کہتے ہیں) نہ ملایا جائے، پورا مطلب نہیں دیتا۔ اردو میں "جو، جن، جس" وغیرہ حروف صلہ ہیں۔ اسمائے موصولہ درج ذیل ہیں:

اَلَّذِيْ : جو ایک مرد۔

اَلَّذَانِ : جو دو مرد۔

اَلَّذِيْنَ : جو سب مرد۔

اَلَّتِيْ : جو ایک عورت۔

اَللَّتَانِ : جو دو عورتیں۔

اَللَّاتِيْ : جو سب عورتیں۔

"مَا" اور "مَنْ" بھی اسم موصول ہیں۔ مَنْ : عاقل کے لئے ہے اور مَا : غیر عاقل کے لئے ہے، جیسے جَاءَ مَنْ أُحِبُّهُ : جسے میں چاہتا تھا وہ آ گیا اور ضَاعَ مَا أَكَلْتَ : جو تو نے کھایا وہ ضائع ہو گیا۔

مثالیں :

قَرَأْتُ الْبَرْنَامَجَ الَّذِيْ فِيْ يَدِيْ — میں نے وہ پروگرام پڑھا جو میرے ہاتھ میں ہے۔

هٰذَانِ الَّذَانِ أُحِبُّهُمَا — یہ وہ دو مرد ہیں جنہیں میں پسند کرتا ہوں۔

هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ نُشَاهِدُهُمْ — یہ وہ سب ہیں جن کو ہم دیکھیں گے۔

اَلرِّوَايَةُ الَّتِيْ فِيْ الْمَسْرَحِ عَجِيْبَةٌ — جو کہانی تھیٹر میں ہے وہ عجیب ہے۔

اَعْجَبَتْنِي الدَّجَاجَتَانِ اللَّتَانِ تَبِيْضَانِ — مجھے وہ دو مرغیاں پسند آئیں جو انڈے دیتی ہیں۔

رَأَيْتُ الْمُمَثِّلَاتِ اللَّتِيْ ظَهَرْنَ فِيْ الْفَصْلِ الْاَوَّلِ — میں نے ان ایکٹرسوں کو دیکھا جو پہلے ایکٹ میں سامنے آئیں۔

مَنْ اِجْتَهَدَ فَازَ — جس نے محنت کی وہ کامیاب ہوا۔

مَا اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ — جو اچھائی تجھے پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے۔

اَلْمَرْأَةُ الَّتِيْ رَأَيْتُهَا بِالْاَمْسِ جَمِيْلَةٌ — وہ عورت جو میں نے کل دیکھی، وہ خوبصورت ہے۔

أُحِبُّ النَّعَامَتَيْنِ اللَّتَيْنِ فِيْ حَدِيْقَةِ الْحَيَوَانَاتِ — میں ان دو شتر مرغوں کو پسند کرتا ہوں جو چڑیا گھر میں ہیں۔

عربی میں ترجمہ کرو

۱- وہ شاگرد جو مسجد میں ہے، محنتی ہے۔

۲- جو دو ٹیمیں کھیل کے میدان میں ہیں، کھیل رہی ہیں۔

۳- وہ سب مرد ہیں جنہوں نے میری مدد کی۔

۴- مجھے وہ ڈرامہ پسند آیا جو تھیٹر میں ہے۔

۵- میں وہ مرغیاں پسند نہیں کروں گا۔

۶- وہ دو ایکٹریس جنہیں میں پہچانتا تھا، ظاہر ہوئیں۔

۷- جس نے خدمت کی وہ جنت میں داخل ہوا۔

۸- جو چیز میں نے کل دیکھی وہ مفید ہے۔

۹- جو عورت اپنے خاوند کی خدمت کرتی ہے، پسندیدہ ہے۔

۱۰- جو دو لڑکے کل آئیں گے، شریف ہیں۔

سبق نمبر ۱۷

کلمات استفہام

مَنْ :	کون؟	لِمَ :	کیوں؟	أَيْنَ :	کہاں؟
مَاذَا :	کیا؟	كَيْفَ :	کیسے، کس طرح؟	مَتٰي :	کب؟
هَلْ :	کیا؟	كَمْ :	کتنا، کتنی؟	أَ :	کیا؟
أَيٌّ :	کون سا؟	أَنّٰي	کیوں کر؟	أَيَّانَ	کب؟

اردو میں ترجمہ کرو

مَنْ أَنْتَ؟ كَيْفَ حَالُكَ؟ مَاذَا تَقْرَأُ؟ أَيْنَ كِتَابِي؟ مَنْ دَخَلَ فِي الْبَيْتِ؟ هَلْ قَرَأْتَ دَرْسَكَ؟ مَتٰي تَذْهَبُ اِلَي الْمَدْرَسَةِ؟ لِمَ جِئْتَ؟ كَمْ عُمُرُكَ؟ مَا اسْمُكَ؟ أَيْنَ ذَهَبَ أَخُوْكَ؟ مَتٰي جَاءَ أَبُوْهُ؟ أَاَكَلْتَ طَعَامًا؟ أَيَّانَ يَوْمُ الْعِيْدِ؟ أَيَّ كِتَابٍ تَقْرَأُ؟ أَنّٰي لَكِ هٰذَا؟

عربی میں ترجمہ کرو

تو کہاں سے آیا؟ تیرا باپ کہاں گیا؟ کیا تو نے پانی پیا؟

میرا قلم کہاں گیا؟	یہ کون سا قلم ہے؟	چھٹی کا دن کب ہے؟
تو کیوں گھر سے نکلا؟	تیری عمر کتنی ہے؟	یہ کون شخص ہے؟
تو کس طرح پڑھتا ہے؟	وہ کب مدرسہ جائے گا؟	یہ کیا ہے؟
تمہارا گھر کہاں ہے؟	یہ گھر کس کا ہے؟	تو نے میرے بھائی کو کیوں مارا؟
تیرے ہاتھ میں کیا ہے؟	اس کا حال کیسا ہے؟	

سبق نمبر ۱۸

ظرف مکان

فَوْقَ :	اوپر۔	تَحْتَ :	نیچے۔	هٰهُنَا :	یہاں۔
هُنَاكَ :	وہاں۔	أَمَامَ :	آگے۔	خَلْفَ :	پیچھے۔
لَدَيَّ :	میرے پاس۔	عِنْدَ :	پاس۔	سَمَاءٌ :	آسمان۔
أَرْضٌ :	زمین۔	رَاسٌ :	سر۔	رِجْلٌ :	پاؤں۔

اردو میں ترجمہ کرو

اَلسَّمَاءُ فَوْقَ رَاسِكَ وَ الاَرْضُ تَحْتَ رِجْلِكَ۔ سَعِيْدٌ جَالِسٌ خَلْفَكَ۔ أَنْتَ قَائِمٌ اَمَامِيْ۔ لَا تَذْهَبْ هُنَاكَ۔ اِجْلِسْ هٰهُنَا۔ كَمْ رَجُلًا عِنْدَكَ۔ وَحِيْدٌ جَالِسٌ۔ لَدَيَّ حَمِيْدٌ۔

عربی میں ترجمہ کرو

میری کتاب کس کے پاس ہے؟ — ہمارے سر کے اوپر آسمان ہے۔

میرے پاؤں کے نیچے زمین ہے۔ — خالد رشید کے پاس بیٹھا ہے۔

میں تیرے سامنے کھڑا ہوں۔ — میں وہاں نہیں جاؤں گا۔

تو کیوں یہاں نہیں آیا؟ — تمہارا بھائی میرے سامنے بیٹھا ہے۔

سبق نمبر ۱۹

ظرف زمان

اَلْاٰنَ : اب۔ اَلْیَوْمَ : آج۔ غَدًا : کل آئندہ۔
بَعْدَ غَدٍ : پرسوں آئندہ۔ اَمْسِ : کل گزشتہ۔ قَبْلَ الاَمْسِ : گزشتہ پرسوں۔
قَبْلُ : پہلے۔ بَعْدُ : بعد۔

اردو میں ترجمہ کرو

اَلْاٰنَ جِئْتَ مِنَ السُّوْقِ ـ اَلْیَوْمَ خَیْرٌ مِنَ الْاَمْسِ ـ جَاءَ اَخِيْ بِالْاَمْسِ
وَذَهَبَ اَبِي قَبْلَ الْاَمْسِ ـ هَلْ تَجِيْئُنِيْ غَدًا ؟ لَا اَجِيْئُكَ بَعْدَ غَدٍ ـ
اَلْیَوْمَ اَكَلْتُ لَحْمًا ـ جَاءَ زَیْدٌ قَبْلَكَ ـ اِذْهَبْ اِلَیْهِ بَعْدَ یَوْمَیْنِ ـ

عربی میں ترجمہ کرو

میرا بھائی کل جائے گا۔ میرا باپ پرسوں آئے گا۔

اب میں کھانا کھاتا ہوں۔ آج تو نے کیا کھایا؟

آج میں نے کچھ نہیں کھایا۔ پرسوں سعید آیا تھا۔

میں ظہر سے پہلے گھر سے نکلا اور عصر کے بعد واپس آیا۔

سبق نمبر ۲۰

اعداد

وَاحِدٌ	ایک
اِثْنَانِ	دو
ثَلٰثَةٌ	تین
اَرْبَعَةٌ	چار
خَمْسَةٌ	پانچ
سِتَّةٌ	چھ
سَبْعَةٌ	سات
ثَمَانِيَةٌ	آٹھ
تِسْعَةٌ	نو
عَشَرَةٌ	دس
اَحَدَ عَشَرَ	گیارہ
اِثْنَا عَشَرَ	بارہ
ثَلٰثَةَ عَشَرَ	تیرہ
اَرْبَعَةَ عَشَرَ	چودہ
خَمْسَةَ عَشَرَ	پندرہ

سِتَّةَ عَشَرَ	سولہ
سَبْعَةَ عَشَرَ	سترہ
ثَمَانِيَةَ عَشَرَ	اٹھارہ
تِسْعَةَ عَشَرَ	انیس
عِشْرُوْنَ	بیس
وَاحِدٌ وَعِشْرُوْنَ	اکیس
اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ	بائیس
ثَلٰثَةٌ وَعِشْرُوْنَ	تیئس
اَرْبَعَةٌ وَعِشْرُوْنَ	چوبیس
خَمْسَةٌ وَعِشْرُوْنَ	پچیس
سِتَّةٌ وَعِشْرُوْنَ	چھبیس
سَبْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ	ستائیس
ثَمَانِيَةٌ وَعِشْرُوْنَ	اٹھائیس
تِسْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ	انتیس
ثَلٰثُوْنَ	تیس
اَرْبَعُوْنَ	چالیس
خَمْسُوْنَ	پچاس
سِتُّوْنَ	ساٹھ
سَبْعُوْنَ	ستر
ثَمَانُوْنَ	اسی
تِسْعُوْنَ	نوے
مِائَةٌ	سو

ہفتہ کے دن

يَوْمُ السَّبْتِ	ہفتہ
يَوْمُ الاَحَدِ	اتوار
يَوْمُ الاِثْنَيْنِ	پیر
يَوْمُ الثُّلَاثَاءِ	منگل
يَوْمُ الاَرْبَعَاءِ	بدھ
يَوْمُ الْخَمِيْسِ	جمعرات
يَوْمُ الجُمُعَةِ	جمعہ

(مترجم حافظ نذر احمد صاحب)

منتخب الفاظ کی تشریح

(ماخوذ المفردات امام راغب اصفہانی)

منتخب الفاظ کا قرآنی آیات میں استعمال اور آیات کا سلیس ترجمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو رحم کرنے والا نہایت مہربان ہے

تعوّذ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

اَعُوْذُ	بِ	اللّٰهِ	مِنَ	الشَّيْطٰنِ	الرَّجِيْمِ
میں پناہ میں آتا ہوں	کی	اللہ	سے	شیطان	مردود

میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِ	اسْمِ	اللّٰهِ	ال	رَحْمٰنِ	ال	رَحِيْمِ
سے	نام	اللہ	جو	رحم کرنے والا	جو	نہایت مہربان

اللہ کے نام سے جو رحم کرنے والا نہایت مہربان ہے

سورۃ فاتحہ

اَعُوْذُ: ”میں پناہ میں آتا ہوں“ (عَوْذ)

عَوْذٌ کے معنی ہیں کسی کی پناہ لینا۔ عَاذَ فُلَانٌ بِفُلَانٍ: فلاں نے فلاں کی پناہ لی۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ	”میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ نادان بنوں“۔
وَاِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ	”اس بات سے کہ تم مجھے سنگسار کرو، میں اپنے تمہارے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں“
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ	”کہو کہ میں صبح کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں“۔
اِنِّيْ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ	”میں تم سے اللہ کی پناہ میں آتی ہوں“۔
اِنِّيْ اُعِيْذُهَا بِكَ	”میں اس کو تیری پناہ میں دیتی ہوں“۔
مَعَاذَ اللّٰهِ	”اللہ پناہ میں رکھے“۔
اِسْتَعِذْ بِاللّٰهِ	”اللہ کی پناہ مانگو“۔

اَللّٰهُ : اسم الجلالہ (اَ لِ ہَ)

اِلٰہٌ کا لفظ عام ہے اور ہر معبود پر بولا جاتا ہے خواہ وہ معبود برحق ہو یا معبود باطل۔ آلِهَةٌ اسی کی جمع ہے

اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِنْ دُوْنِنَا : ”کیا ہمارے سوا ان کے اور معبود ہیں کہ ان کو مصائب سے بچا لیں“؟

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ : ”اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی“۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ : ”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں“۔

اِسم : نام (س م و)

سَمَاءٌ (آسمان) ہر شے کے بالائی حصے کو کہا جاتا ہے۔

خَلَقَ السَّمٰوٰاتِ : ”اسی نے آسمانوں کو پیدا کیا“۔

اَلسَّمَاءُ مُنْفَطِرٌ بِهٖ : ”جس سے آسمان پھٹ جائے گا“۔

اَلِاسْمُ : کسی چیز کی علامت جس سے اسے پہچانا جائے۔

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ اِلَّا اَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوْهَا : ”جن چیزوں کی تم اس کے سوا پرستش کرتے ہو وہ صرف نام ہی نام ہیں جو تم نے رکھ لیے ہیں“

تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ : "تمہارے پروردگار کا نام بڑا بابرکت ہے"۔

اِسْمُهٗ يَحْيٰي لَمْ نَجْعَلْ لَهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا : "اس کا نام یحییٰ ہے۔اس سے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی شخص پیدا نہیں کیا"۔

هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ : "اس نے تمہارا نام مسلمان رکھا تھا"۔

اِلٰي اَجَلٍ مُّسَمًّي : "کسی میعاد معین تک"۔

رَحْمٰن، رَحِيْم : بہت مہربان نہایت رحم والا آیت نمبر :1 (رَ حِ مَ)

رَحِمٌ : عورت کا رحم۔ رحم کا لفظ قرابت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے کیونکہ تمام اقربا ایک ہی رحم سے پیدا ہوتے ہیں۔

وَاَقْرَبَ رُحْمًا : "اور قرابت میں اس سے بہتر ہو"۔

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ : "بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے"۔

اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ : "مگر جس پر اللہ مہربانی کرے"۔

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ : "تاکہ تم پر رحمت کی جائے"۔

اُولٰئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَةَ اللّٰهِ : "وہی اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں"۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ : "شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے"۔

سورۃ الفاتحۃ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ① الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ②

اَلْ	حَمْدُ	لِ	اللّٰهِ	رَبِّ	الْعٰلَمِيْنَ	ال	رَحْمٰنِ	ال	رَحِيْمِ
تمام	تعریفیں	لیے	اللہ	رب	تمام جہان	جو	رحم کرنے والا	جو	نہایت مہربان

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ جو رحم کرنے والا نہایت مہربان ہے

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ③ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ④

مٰلِكِ	يَوْمِ	الدِّيْنِ	اِيَّاكَ	نَعْبُدُ	وَ	اِيَّاكَ	نَسْتَعِيْنُ
مالک	دن	بدلہ	صرف تیری ہی	ہم عبادت کرتے ہیں	اور	صرف تجھ ہی سے	ہم مدد چاہتے ہیں

بدلے کے دن کا مالک ہے۔ ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ⑤ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۵

اِهْدِ	نَا	الصِّرَاطَ	الْمُسْتَقِيْمَ	صِرَاطَ	الَّذِيْنَ	اَنْعَمْتَ	عَلٰى	هِمْ
ہدایت دے	ہمیں	راستہ	سیدھا	راستہ	ان لوگوں کا	تو نے انعام کیا	پر	ان

ہمیں سیدھے راستہ کی ہدایت دے۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ⑦

غَيْرِ	الْمَغْضُوْبِ	عَلٰى	هِمْ	وَ	لَا	ال	ضَآلِّيْنَ
نہ	غضب کیا گیا	پر	ان	اور	نہ	جو	گمراہ ہوئے

نہ ان کا جن پر غضب کیا گیا اور نہ ان کا جو گمراہ ہوئے

مشق افعال: نَعْبُدُ (مضارع جمع متکلم، عَبَدَ يَعْبُدُ عَبْدًا) نَسْتَعِيْنُ (مضارع جمع متکلم) اِسْتَعَانَ۔ يَسْتَعِيْنُ۔ اِسْتِعَانَةً (مدد چاہنا) اِهْدِ (امر واحد حاضر) هَدٰى يَهْدِيْ۔ هِدَايَةً۔ اَنْعَمْتَ (ماضی واحد مذکر حاضر) اَنْعَمَ يُنْعِمُ اِنْعَامًا (نَعِمَ يَنْعَمُ نِعَمًا)

وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَانَشَاءُ : ''اور ہم جس کو چاہتے ہیں' ایک میعاد مقرر تک پیٹ میں ٹھہرائے رکھتے ہیں''۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ : میرے پروردگار! مجھے بخش دیجئے اور رحم فرمائیے

وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ : ''کہ آپ رحم کرنیوالوں میں سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے ہیں''۔

اَلْحَمْدُ: شکر یا تعریف کرنا (آیت نمبر: 2) (حَ مِ دَ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰه :کے معنی اللہ تعالیٰ کی فضیلت کے ساتھ اس کی ثناء بیان کرنے کے ہیں۔ یہ مدح سے خاص اور شکر سے عام ہے۔

اَنَّهُ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ : ''وہ سزاوار تعریف اور بزرگ و برتر ہے''۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه : ''محمد ﷺ (جنکی ہمیشہ تعریف کی گئی اور کی جاتی رہے گی) اللہ کے پیغمبر ہیں''۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ : ''سب تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے 'جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے''۔

رَبّ: پالنہار' پروردگار (آیت نمبر: 2) (رَ بَ بَ)

رُبُوْبِيَّتْ کے اصل معنی تربیت کرنا یعنی کسی چیز کو تدریجاً نشو و نما دے کر حد کمال تک پہنچانے کے ہیں۔

اِرْجِعْ اِلٰي رَبِّكَ : ''اپنے مالک کے پاس لوٹ جا''۔

كُوْنُوْا رَبَّانِيِّيْنَ : ''تم اللہ پرست ہو کر رہو''۔

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ : ’’کچھ شک نہیں کہ اللہ ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے‘‘۔

عَالَمِیْن: تمام جہان (آیت نمبر: 2) (ع ل م)

اَلْعِلْمُ کسی چیز کی حقیقت کا ادراک کرنا۔

لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ : ’’تم انہیں نہیں جانتے' اللہ جانتا ہے‘‘۔

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ : ’’اللہ جو نہایت مہربان ہے' اس نے قرآن کی تعلیم فرمائی‘‘۔

وَعُلِّمْتُمْ مَالَمْ تَعْلَمُوْا : ’’اور تم کو وہ باتیں سکھائی گئیں جن کو تم نہ جانتے تھے‘‘۔

وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ : ’’اور ہر علم والے سے بڑھ کر علم والا موجود ہے‘‘۔

عَلَّامُ الْغُيُوْبِ : ’’وہ غیب کی باتوں کا جاننے والا ہے‘‘۔

اَلْعَلَمُ : ایسا نشان جس سے کوئی شے پہچانی جاسکے۔

فَلَانٌ عَلَمٌ : ’’فلاں مشہور و معروف ہے‘‘۔

فَلَانٌ مُعَلَّمٌ لِّلْخَيْرِ : ’’فلاں خیروبرکت کا نشان ہے‘‘۔

کائنات کے ذریعے بھی چونکہ اللہ کا علم حاصل ہوتا ہے اس لئے جملہ کائنات اَلْعَالَمْ کہلاتی ہے۔ اور اَلعَالَمْ کی جمع اَلعَالَمِیْن اس لئے بناتے ہیں کہ کائنات کی ہرنوع اپنی جگہ ایک مستقل عالم کی حیثیت رکھتی ہے۔

وَاِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ : ’’اور وہ قیامت کی نشانی ہے‘‘۔

قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ : "تمام لوگوں نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر لیا"۔

فَعَلِمُوْا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ : "انہوں نے جان لیا کہ سچ بات اللہ کی ہے"۔

قَالَ اِنِّيْ اَعْلَمُ مَا لَا : "(اللہ) نے فرمایا' میں وہ باتیں جانتا ہوں جو

تَعْلَمُوْنَ : تم نہیں جانتے"

اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ : "کیا یہ لوگ یہ نہیں جانتے کہ جو کچھ یہ چھپاتے اور جو کچھ

مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ : ظاہر کرتے ہیں' اللہ کو سب معلوم ہے"۔

لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ : "ان کو تم نہیں جانتے' اللہ جانتا ہے"۔

وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ : "اور جان رکھو کہ اللہ ڈرنے والوں کے

الْمُتَّقِيْنَ : ساتھ ہے"۔

وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا : "اور ہم نے اسے اپنے پاس سے علم بخشا تھا"۔

عَلٰي اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا : "اس شرط پر کہ جو علم آپکو سکھایا گیا ہے' آپ اس میں سے مجھے

عُلِّمْتَ رُشْدًا : کچھ بھلائی سکھائیں گے"۔

ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ : "بھلا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ"۔

مَالِكِ : آقا' حاکم (آیت نمبر3) (م ل ك)

اَلْمَلِكُ : بادشاہ۔

مِلَاكُ الْاَمْرِ : کسی چیز کا سرمایہ جس کے سہارے پر وہ قائم ہو۔ جیسے کہا جاتا ہے : اَلْقَلْبُ مِلَاكُ

اَلْجَسَد : دل پر جسم کا دارومدار ہے۔

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ : ''اسی کی سچی بادشاہی ہے اور اسی کی تعریف لامتناہی ہے''۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ : ''کہو: اے اللہ! بادشاہی کے مالک! تو جس کو چاہے بادشاہی بخشے

مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ : اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لے''۔

قُلْ لَّا اَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا : ''کہو: میں اپنے فائدے اور نقصان کا کچھ اختیار نہیں رکھتا''۔

اَوَلَمْ يَنْظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ : ''کیا انہوں نے آسمان اور زمین کی بادشاہت میں نظر نہیں کی''۔

عَبْدًا مَّمْلُوْكًا : ''ایک ملکیت میں آیا ہوا غلام ہے''۔

مَا اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا : ''ہم نے اپنے اختیار سے تم سے وعدہ کے خلاف نہیں کیا''۔

وَالْمَلَكُ عَلٰي اَرْجَائِهَا : ''اور فرشتے اس کے کناروں پر اتر آئیں گے''۔

يَوْمٌ : دن (آیت نمبر: 4) (ي و م)

اَلْيَوْمُ (دن) یہ طلوع آفتاب پر بولا جاتا ہے۔

خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ : "اس نے زمین کو دو دن میں پیدا کیا"۔

وَذَكِّرْهُمْ بِاَيَّامِ اللّٰهِ ـ : "اور ان کو اللہ کے دن یاد دلا"۔

مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ـ : "انصاف کے دن کا مالک"۔

الدِّيْن : جزا (آیت نمبر: 4) (د ي ن)

الدِّيْن : کے معنی اطاعت اور جزا کے ہیں۔

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ : "دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہے"۔

وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ : "اور نہ دین حق کو قبول کرتے ہیں"۔

فَلَوْلَا اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ : "اگر تم سمجھتے ہو کہ تمہیں تمہارے اعمال کی جزا نہیں دی جائے گی"۔

دَيْنٌ : قرض۔

اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰي اَجَلٍ مُّسَمًّي : "جب تم آپس میں کسی میعاد معین کے لئے قرض کا معاملہ کرنے لگو"۔

نَعْبُدُ : ہم تیری عبادت کرتے ہیں (آیت نمبر: 5) (ع ب د)

اَلْعبُوْدِيَّة کے معنی ہیں کسی کے سامنے ذلت اور انکساری ظاہر کرنا مگر العبادۃ کا لفظ انتہائی درجہ کی ذلت اور انکساری ظاہر کرنے پر بولا جاتا ہے۔

اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ	:	"کہ اسکے سوا کسی کی عبادت نہ کرو"۔
اُعْبُدُوْا رَبَّكُمْ	:	"اپنے پروردگار کی عبادت کرو"۔
وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ	:	"اور غلام کے بدلے غلام"۔
فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَا	:	"وہاں انہوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ دیکھا"۔
وَمَا اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ	:	"اور میں بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں"۔
اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ	:	"کہ تو نے بنی اسرائیل کو محکوم بنا رکھا ہے"۔
وَلَا اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ	:	"اور جنکی تم پرستش کرتے ہو' انکی میں پرستش کرنے والا نہیں ہوں"۔
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ	:	"اے پروردگار! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں"۔

اِهْدِنَا : ہمیں ہدایت عطا فرما (آیت نمبر: 6) (ہ د ي)

فَاهْدُوْهُمْ اِلٰي صِرَاطِ الْجَحِيْمِ	:	"پھر ان کو جہنم کے راستے پر چلا دو"۔

يَهْدِيهِ إِلَى عَذَابِ السَّعِيرِ : "اسے دوزخ کے عذاب کا رستہ دکھائے گا"۔

وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى : "اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں ان کو وہ مزید ہدایت بخشتا ہے"۔

يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا : "جو ہمارے حکم سے ہدایت کیا کرتے تھے"۔

وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ : "اور ہر ایک قوم کے لئے رہنما ہوا کرتے ہیں"۔

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ : "اے محمد ﷺ! تم ان لوگوں کی ہدایت کے ذمہ دار

وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ : نہیں ہو بلکہ اللہ جس کو چاہتا ہے ہدایت بخشتا ہے"۔

مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ : "جس کو اللہ ہدایت دے وہ ہدایت یافتہ ہے"۔

وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ : "اور ہم نے اس کو (خیر و شر) کے دونوں رستے دکھا دیئے"۔

اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ : "ہم کو سیدھے رستے چلا"۔

مُسْتَقِيمٌ : سیدھا (آیت نمبر: 6) (ق و م)

ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ : "یہی دین کا (سیدھا) راستہ ہے"۔

وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا : "اور یہ کہ میرا سیدھا راستہ یہی ہے"۔

فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ : "سواے پیغمبر! جیسا کہ تم کو حکم ہوتا ہے اس پر قائم رہو"۔

فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ : "تو سیدھے اسکی طرف متوجہ رہو"۔

قَائِمٌ : کھڑا ہونے والا۔

مِنْهَا قَائِمٌ وَّحَصِيْدٌ	: "ان میں سے بعض تو باقی ہیں اور بعض تہس نہس ہوگئے ہیں"۔
اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا	: "جو کھڑے اور بیٹھے ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے ہیں"۔
اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَي النِّسَاءِ	: "مرد عورتوں پر راعی اور محافظ ہیں"۔
وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ	: "اور نماز قائم کرتے ہیں"۔
وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلّٰي	: "(اور حکم دیا کہ) جس مقام پر حضرت ابراہیم کھڑے ہوئے تھے اس کو نماز کی جگہ بنالو"۔
وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ	: "اور جس روز قیامت برپا ہوگی"۔
وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ	: "اور جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا، اس کے لئے دو جنتیں ہیں"۔
وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوْا التَّوْرَاةَ وَالْاِنْجِيْلَ	: "اگر وہ تورات اور انجیل کو قائم رکھتے"۔
لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ	: "ہم نے انسان کو بہت اچھی صورت میں پیدا کیا"۔

اَنْعَمْتَ : تو نے انعام کیا (آیت نمبر: ۶) (نَ عِ مَ)

النَّعَم اچھی حالت کو کہتے ہیں۔اور یہ لفظ آرام و آسائش کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِ	:	''اورجب تم اس شخص سے جس پر اللہ نے احسان کیا اور تم نے بھی احسان کیا، یہ کہتے تھے''۔
وَلَئِنْ اَذَقْنَاهُ نَعْمَاءَ بَعْدَ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ	:	''اور اگرہم اسے تکلیف پہنچنے کے بعد آسائش کا مزہ چکھائیں''۔
فِي جَنّٰتِ النَّعِيْمِ	:	''نعمتوں کی بہشت میں''۔
فَاَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ	:	''اسے عزت دیتا اور نعمت بخشتا ہے''۔
نِعْمَ الْمَوْلٰي وَنِعْمَ النَّصِيْرُ	:	''وہ خوب حمایتی اور خوب مددگار ہے''۔
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ	:	''ان لوگوں کے رستے جن پر تو اپنا فضل و کرم کرتا رہا''۔

الضَّآلِّيْنَ : گمراہ لوگ (آیت نمبر: 7) (ضَ لَ لَ)

الضَّلَال کے معنی سیدھی راہ سے ہٹ جانے کے ہیں''۔

وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا	:	''اور جو گمراہ ہوتا ہے تو گمراہی کا ضرر بھی اسی کو ہوگا''۔
وَاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ	:	''اور میں خطا کاروں میں تھا''۔

سُوْرَةُ الْبَقَرَة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو رحم کرنے والا نہایت مہربان ہے

الٓمٓ ① ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ

ہِ	فِیْ	رَیْبَ	لَا	الْکِتٰبُ	ذٰلِكَ	م	ل	ا
اس	میں	شک	نہیں	کتاب	یہ	میم	لام	الف

الٓمٓ یہ کتاب ہے اس میں کوئی شک نہیں

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ② الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ

يُقِيْمُوْنَ	وَ	الْغَيْبِ	بِ	يُؤْمِنُوْنَ	الَّذِيْنَ	مُتَّقِيْنَ	لِ	هُدًى
قائم کرتے ہیں	اور	غیب	پر	ایمان لاتے ہیں	جو لوگ	پرہیزگار (جمع)	لیے	ہدایت

پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ اور قائم کرتے ہیں

الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ③ وَالَّذِيْنَ

الَّذِيْنَ	وَ	يُنْفِقُوْنَ	هُمْ	رَزَقْنَا	مَّا	مِنْ	وَ	الصَّلٰوةَ
جو لوگ	اور	وہ خرچ کرتے ہیں	انہیں	ہم نے دیا	جو	سے	اور	نماز

نماز۔ اور جو کچھ ہم نے دیا اس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں۔ اور جو لوگ

مشتق افعال يُؤْمِنُوْنَ (مضارع جمع مذکر غائب) اٰمَنَ۔ يُؤْمِنُ۔ اِيْمَانٌ (اٰمَنَ يُؤْمِنُ اِيْمَانًا) يُقِيْمُوْنَ (مضارع جمع مذکر غائب) اَقَامَ۔ يُقِيْمُ۔ اِقَامَةً (قَامَ يَقُوْمُ قِيَامًا) رَزَقْنَا (ماضی جمع متکلم) رَزَقَ۔ يَرْزُقُ۔ رِزْقٌ

يُنْفِقُوْنَ (مضارع جمع مذکر غائب) اَنْفَقَ۔ يُنْفِقُ۔ اِنْفَاقًا (نَفَقَ يَنْفِقُ نِفَاقًا)

اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا	:	"اگر ان میں سے ایک بھول جائے"۔
قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَضَلُّوْا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيْلِ	:	"جو خود بھی پہلے گمراہ ہوئے اور اکثروں کو گمراہ کیا اور "سیدھی راہ سے بھٹک گئے"۔
اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ	:	"کیا اس نے ان کی تدبیر کو ضائع نہیں کیا؟"
وَيُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيْدًا	:	"اور شیطان تو چاہتا ہے کہ ان کو بہکا کر راستے سے دور ڈال دے"۔

سورة البقرة

اَلْكِتَابُ : آسمانی صحیفہ (آیت نمبر: ۲) (كَ تَ بَ)

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِي : "اللہ نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے پیغمبر ضرور غالب رہیں گے"۔

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ : "مومنو! تم پر روزے فرض لکھ دیئے گئے"۔

فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ : "تو ہم کو ماننے والوں میں لکھ رکھ"۔

فِي الْكِتَابِ مَسْطُوْرًا : یہ کتاب (یعنی تقدیر میں) لکھا جاچکا ہے"۔

لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ : ہر حکم قضا کتاب میں مرقوم ہے"۔

اَلْمُتَّقِيْنَ: پرہیز گار لوگ (آیت نمبر: ۳)(و ق ی)

وَقَيْتُ الشَّيْئَ وِقَايَةً وَ وِقَاءً :میں نے اس چیز کو بچالیا وَقَاءً کا مطلب ہے کسی چیز کو نقصان سے بچانا کے ہیں

اَلتَّقْوٰي : نفس کو ہراس چیز سے بچانا جس سے گزند پہنچنے کا اندیشہ ہو، لیکن کبھی کبھی لفظ تقوی اور خوف ایک دوسرے کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔

وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ : "اور اللہ نے ان کو دوزخ کے عذاب سے بچالیا"۔

وَمَالَهُمْ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ	:	"اور ان کو خدا کے عذاب سے کوئی بھی بچانے والا نہیں"۔
قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا	:	"اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آتش جہنم سے بچاؤ"۔
فَمَنِ اتَّقٰي وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ:	:	"جو شخص ان پر ایمان لا کر خدا سے ڈرتا رہے گا اور اپنی حالت درست رکھے گا، ایسے لوگوں کو نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمناک ہوں گے"۔
اِتَّقُوْا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ	:	"اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے"۔
هُدًي لِّلْمُتَّقِيْنَ	:	"اللہ سے ڈرنے والوں کی رہنما ہے"۔

يُؤمِنُوْنَ : وہ ایمان لاتے ہیں (آیت نمبر: ۳) (اَ مِ نَ)

اَلْاَمْنُ : اصل میں امن کے معنی نفس کے مطمئن ہونے کے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اعتقاد، قول صدق اور عملِ صالح میں سے ہر ایک کو ایمان کہا گیا ہے۔

وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا	:	"اور جو شخص اس (مبارک) گھر میں داخل ہوا، اس نے امن پالیا"۔
اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصَارٰي وَالصَّابِئُوْنَ	:	"اور جو لوگ ایمان لائے ہیں یا یہودی یا عیسائی یا ستارہ پرست ہیں"۔

وَمَا يُؤمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُوْنَ	: "اور ان میں سے اکثر خدا پر ایمان نہیں رکھتے مگر اس کے ساتھ شرک کرتے ہیں"۔
وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ	: "اور خدا ایسا نہیں کہ تمہارے ایمان کو یونہی ضائع کر دے"۔
وَمَا اَنْتَ بِمُؤمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِيْنَ	: "اور آپ ہماری بات کو گو ہم سچ ہی کہتے ہوں باور نہیں کریں گے"۔
اَلَّذِيْنَ يُؤمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ	: "جو غیب پر ایمان لاتے ہیں"۔

الصَّلَاة : نماز (آیت نمبر: ۲) (ص ل و)

اَلصَّلٰوۃُ .. : دعا کرنا۔

وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ	: "اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو، تمہاری دعا ان کے لئے موجب تسکین ہے"۔
اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَي النَّبِيِّ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا	: " اللہ اور اسکے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں ۔ مومنو! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجا کرو"۔
وَصَلَوَاتُ الرَّسُوْلِ	: "اور پیغمبر کی دعائیں"۔

أُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ	:	''یہی لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی رحمت اور مہربانی ہے''۔
وَاَقِيمُوا الصَّلَاةَ	:	''اور نماز قائم کرتے رہو''۔
فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ	:	''تو ایسے نمازیوں کیلئے خرابی ہے جو نماز کی طرف سے غافل رہتے ہیں''۔

رَزَقْنَاهُمْ : ہم نے ان کو رزق عطا کیا (آیت نمبر: ۳) (رِ زْ قٌ)

رَزَقَ يَرْزُقُ رِزْقًا، الرِّزْقُ : وہ عطیہ جو جاری ہو خواہ دنیوی ہو یا اخروی۔ اور رزق

: بمعنی نصیب بھی آتا ہے۔

كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ	:	''اور ہم نے جو تم کو عمدہ اور پاکیزہ (روزیاں) دی ہیں' (شوق سے) کھاؤ''۔
وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ	:	''اور تمھارا رزق آسمان میں ہے''۔
اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ	:	''اللہ تعالی خود بڑا روزی دینے والا' قوت والا اور زبردست ہے''۔

وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ	:	"ہمیں رزق دے' تو بہتر رزق دینے والا ہے"۔

يُنْفِقُوْنَ : وہ خرچ کرتے ہیں (آیت نمبر: ۲) (نَ فَ قَ)

نَفَقَ الشَّيْئُ : کسی چیز کو استعمال میں لا کر ختم کر دینا۔

اَلْاِنْفَاقُ : مال وغیرہ صرف کرنا۔

اَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه	:	"اللہ کی راہ میں مال خرچ کرو"۔
وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ نَّفَقَةٍ	:	"اور تم اللہ کی راہ میں جو کچھ خرچ کرو"۔
يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ	:	"جس طرح چاہتا ہے' خرچ کرتا ہے"۔
وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُوْنَ	:	"اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے' اس میں سے خرچ کرتے ہیں"۔

اَلنِّفَاقُ : منافقت

اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ	:	"کچھ شک نہیں کہ منافق لوگ دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے"۔
مَرَدُوْا عَلَي النِّفَاقِ	:	"نفاق پر اڑے ہوئے ہیں"۔

اَلْمُنَافِقُوْنَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ : "منافق مرد اور منافق عورتیں ایک دوسرے کے ہم جنس، یعنی ایک ہی طرح کے ہیں"۔

اَنْزَلَ : اس نے نازل کیا (آیت نمبر: ۴) (ن ز ل)

اَلنُّزُوْلُ : بلند جگہ سے نیچے اترنا۔

وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ : "اور ہم نے لوہا اتارا"۔

نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ : "اس کو امانت دار فرشتہ لے کر اترا"۔

نَزَّلْنَاهُ تَنْزِيْلًا : "ہم نے اس کو آہستہ آہستہ اتارا"۔

يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ : "ان میں اللہ کے حکم اترتے رہتے ہیں"۔

نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ : "یہ اللہ کے ہاں سے ان کی مہمانی ہے"۔

وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ : "اور ہم نے اس قرآن کو سچائی کے ساتھ نازل کیا ہے اور یہ سچائی کے ساتھ نازل ہوا"۔

يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ

يُؤْمِنُوْنَ	بِ	مَا	اُنْزِلَ	اِلٰى	كَ	وَ	مَا	اُنْزِلَ	مِنْ	قَبْلِ	كَ
یقین رکھتے ہیں	پر	جو	نازل کیا گیا	طرف	آپ	اور	جو	نازل کیا گیا	سے	پہلے	آپ

اس پر ایمان رکھتے ہیں جو آپ کی طرف نازل کیا گیا اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ④ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى

وَ	بِ	اٰخِرَةِ	هُمْ	يُوْقِنُوْنَ	اُولٰٓئِكَ	عَلٰى	هُدًى
اور	پر	آخرت	وہ	یقین رکھتے ہیں	وہی لوگ	پر	ہدایت

اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ وہی لوگ ہدایت پر ہیں

مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ⑤ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

مِنْ	رَبِّ	هِمْ	وَ	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ	اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
سے	رب	اپنے	اور	وہی لوگ	وہ	کامیاب (جمع)	بے شک	جن لوگوں نے	کفر کیا

اپنے رب کی طرف سے اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ⑥

سَوَآءٌ	عَلٰى	هِمْ	ءَ	اَنْذَرْتَ	هُمْ	اَمْ	لَمْ	تُنْذِرْ	هُمْ	لَا	يُؤْمِنُوْنَ
برابر	پر	ان	خواہ	تو ڈرائے	انہیں	یا	نہیں	تو ڈرائے	وہ	نہیں	ایمان لائیں گے

ان پر برابر ہے خواہ آپ انہیں ڈرائیں یا نہ ڈرائیں۔ وہ ایمان نہیں لائیں گے

مشتق افعال اُنْزِلَ ماضی مجہول واحد غائب اَنْزَلَ۔ یُنْزِلُ۔ اِنْزَالًا (اَنْزَلَ یُنْزِلُ مُنْزَلًا) یُوْقِنُوْنَ مضارع جمع مذکر غائب یَقِنَ۔ یُوْقِنُ۔ یقنت (یَقِنَ یَیْقَنُ یقنًا) كَفَرُوْا ماضی جمع مذکر غائب كَفَرَ۔ يَكْفُرُ۔ كُفْرًا اَنْذَرْتَ ماضی مذکر حاضر اَنْذَرَ۔ يُنْذِرُ۔ اِنْذَارًا

وَ الَّذِيْنَ يُوْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ : "اور جو کتاب تم پر نازل ہوئی اور جو کتابیں تم سے پہلے نازل ہوئیں، سب پر ایمان لاتے ہیں"۔

قَبْلِكَ : تم سے پہلے (آیت نمبر: ۴) (ق ب ل)

قَبْلُ : پہلے

قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ : "قبل اسکے کہ آپ اپنی جگہ سے اٹھیں"۔

اُوْتُوْا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ : "ان سے پہلے کتابیں دی گئی تھیں"۔

اِقْبَالٌ کے معنی کسی کے روبرو اور اس کی طرف متوجہ ہونے کے ہیں۔

وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ : "اور وہ ان کی طرف متوجہ ہوئے"۔

فَاَقْبَلَتِ امْرَءَتُهُ فِيْ صَرَّةٍ : "ابراہیم کی بیوی چلاتی ہوئی آئیں"۔

قَبُوْل : کسی چیز کو قبول کرنا۔

وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ : اور نہ اس سے بدلہ قبول کیا جائے گا"۔

وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ : "اور وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے"۔

اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ : "کہ اللہ پرہیز گاروں ہی (کے اعمال) قبول فرماتا ہے"۔

فَتَقَبَّلْ مِنِّي : "تو اسے میری طرف سے قبول فرما"۔

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ : "پروردگار نے اسے پسندیدگی کے ساتھ قبول فرمایا"۔

قُبُلٌ : سامنے۔

أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا : "یا ان پر عذاب سامنے سے آ موجود ہو"۔

مُتَّكِئِينَ عَلَيْهَا مُتَقَابِلِينَ : "آمنے سامنے تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہونگے"۔

الْقَبِيلُ : یہ قبیلہ کی جمع ہے یعنی وہ جماعت جو ایک دوسرے پر متوجہ ہو۔

وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَّقَبَائِلَ : "تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے"۔

قِبْلَةٌ :جس کی طرف متوجہ ہوکر نماز پڑھی جاتی ہے۔

فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا : "سو ہم تم کو ایسے قبلے کی طرف جس کو تم پسند کرتے ہو، متوجہ ہونے کا حکم دیں گے"۔

الآخِرَةُ : **قیامت** (آیت نمبر: ۴) (اَ خَ رَ)

آخِرْ : اول کے مقابلے میں استعمال ہوتا ہے اور اُخَر (دوسرا) واحد کے مقابلے میں آتا ہے۔

وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ : "ہمیشہ کی زندگی کا مقام تو آخرت کا گھر ہے"۔

اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ	:	وہ ان کو اس دن تک مہلت دے رہا ہے جب کہ (دہشت کے سبب) آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی"۔
رَبَّنَا اَخِّرْنَا اِلٰي اَجَلٍ قَرِيْبٍ	:	"اے ہمارے پروردگار! ہمیں تھوڑی سی مہلت عطا کر"۔
وَ آخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ	:	"اور کچھ دوسرے لوگ ہیں کہ اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں"۔
وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰي	:	"اور ہم نے تم پر ایک بار اور بھی احسان کیا تھا"۔
وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ	:	"اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں"۔

يُوْقِنُوْنَ : وہ یقین رکھتے ہیں (آیت نمبر : ۴) (يَ قَ نَ)

لِقَوْمٍ يُوْقِنُوْنَ	:	"یقین کرنے والوں کے لئے"
وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا	:	"اور انھوں نے (عیسیٰؑ) کو یقیناً قتل نہیں کیا"۔
اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ	:	"ہم اس کو محض ظن ہی خیال کرتے ہیں اور ہمیں یقین نہیں آتا"۔

وَفِي الْاَرْضِ آيَاتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ : اور یقین کرنے والوں کے لئے زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں"۔

اَلْمُفْلِحُوْنَ : فلاح پانے والے (آیت نمبر: ۵) (ف لَ ح)

اَلْفَلْحُ : کے معنی پھاڑنے کے ہیں۔

اَلْحَدِيْدُ بِالْحَدِيْدِ يُفْلَحُ : لوہا لوہے سے کاٹا جاتا ہے۔ فلاح کسان کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ زمین کو پھاڑتا ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰي : "بے شک وہ مراد کو پہنچ گیا جو پاک ہوا"۔

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ : "تاکہ تم فلاح پاؤ"۔

فَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ : "وہ تو نجات پانے والے ہیں"۔

حَيَّ عَلَي الْفَلَاحِ : "کامیابی کی طرف آؤ"۔

كَفَرُوْا : انہوں نے کفر اختیار کیا (آیت نمبر: ٦) (ك فَ رَ)

كَفَرَ يَكْفُرُ كُفْرًا : حق کو چھپانا، اس سے انکار کرنا۔

فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ : "اس کی کوشش رائیگاں نہ جائے گی"۔

فَاَبَي الظَّالِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا : "ظالموں نے انکار کرنے کے سوا اسے قبول نہ کیا"۔

وَاشْكُرُوْالِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ : "اور میرا احسان مانتے رہنا اور ناشکری نہ کرنا"۔

وَلَا تَكُوْنُوْا اَوَّلَ كَافِرٍبِهٖ : "اور اس کے منکر اول نہ بنو"۔

مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ : "جس نے کفر کیا' اس کے کفر کا ضرر اسی پر ہے"۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ : "اور انسان تو بہت ناشکرا ہے"۔

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَا اَكْفَرَهٗ : "انسان ہلاک ہو جائے 'کیسا ناشکرا ہے"۔

كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ : "ہر سرکش ناشکرے کو"۔

ءَاَنْذَرْتَهُمْ : کیا تم نے ان کو ڈرایا (آیت نمبر : ٦) (ن ذ ر)

الاِنْذَارُ : کے معنی کسی خوفناک چیز سے آگاہ کرنے کے ہیں۔

فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰي : "سو میں نے تم کو بھڑکتی آگ سے متنبہ کر دیا"۔

وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ : "اور تمھارے پاس ڈرانے والا آیا"۔

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ : "قوم ثمود نے ہدایت کرنے والوں کو جھٹلایا"۔

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ : "انہیں تم نصیحت کرو یا نہ کرو' ان کے لئے برابر ہے"۔

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ

خَتَمَ	اللّٰهُ	عَلٰى	قُلُوْب	هِمْ	وَ	عَلٰى	سَمْعِ	هِمْ	وَ	عَلٰى	اَبْصَارِ	هِمْ
مہر لگا دی	اللہ	پر	دل (جمع)	ان کے	اور	پر	کان	ان کے	اور	پر	آنکھیں	ان کی

اللہ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی اور ان کی آنکھوں پر

غِشَاوَةٌ ز وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٧﴾ ع

غِشَاوَةٌ	وَ	لَ	هُمْ	عَذَابٌ	عَظِيْمٌ
پردہ	اور	لیے	ان کے	عذاب	بڑا

پردہ ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

وَ	مِنَ	النَّاسِ	مَنْ	يَقُوْلُ	اٰمَنَّا	بِ	اللّٰهِ	وَ	بِ	يَوْمِ	الْاٰخِرِ
اور	سے	لوگ	جو	کہتے ہیں	ہم ایمان لائے	پر	اللہ	اور	پر	دن	آخرت

اور کچھ لوگ ہیں جو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اللہ پر اور آخرت کے دن پر

وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨﴾ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

وَ	مَا	هُمْ	بِمُؤْمِنِيْنَ	يُخٰدِعُوْنَ	اللّٰهَ	وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
اور (حالانکہ)	نہیں	وہ	ایمان لانے والے	وہ دھوکہ دیتے ہیں	اللہ	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے

حالانکہ وہ ایمان لانے والے نہیں۔ وہ اللہ کو اور مومنوں کو دھوکہ دیتے ہیں

مشق افعال

خَتَمَ : ماضی واحد مذکر غائب، خَتَمَ يَخْتِمُ خَتْمًا — يَقُوْلُ : مضارع واحد مذکر غائب، قَالَ يَقُوْلُ قَوْلًا

اٰمَنَّا : ماضی جمع متکلم (س) اٰمَنَ يُؤْمِنُ اِيْمَانًا

يُخٰدِعُوْنَ : مضارع جمع مذکر غائب، خَدَعَ يَخْدَعُ خَدْعًا، خَادَعَ يُخَادِعُ مُخَادَعَةً

منزل ۱

النُّذُرُ : منت

نَذَرْتُ لِلّٰه نَذْرًا : "میں نے اللہ کے لئے منت مانی"۔

اِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا : "میں نے اللہ کے لئے روزے کی نذر مانی"۔

وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِنْ نَذْرٍ : "اور تم اللہ کی راہ میں جس طرح کا خرچ کرو یا کوئی منت مانو"۔

قُلُوْبِهِمْ : ان کے دل (آیت نمبر : ۷) (قَ لْ بٌ)

قَلْبُ الشَّيْءِ کے معنی کسی چیز کو پھیرنے اور ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف پلٹنے کے ہیں۔

وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ : "اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے"۔

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ : "جس دن ان کے چہرے آگ میں الٹائے جائیں"۔

وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ : "اور بہت سی باتوں میں تمہارے لئے الٹ پھیر کرتے رہے ہیں"۔

فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ : "تو (حسرت سے) ہاتھ ملنے لگا"۔

وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ : "اور نمازیوں میں تمہارے پھرنے کو بھی"۔

اَلْانقلَاب کے معنی پھر جانے کے ہیں۔

انقَلَبتمْ علٰي اَعْقَابِكُمْ : ''تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے''۔

اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبوْ نَ : ''کہ کونسی جگہ لوٹ جاتے ہیں''۔

قَلْبٌ : دل

وَبَلَغَتِ الْقُلُوْ بُ الْحَنَاجِرَ : ''اور دل (مارے دہشت کے) حلق تک پہنچ گئے''۔

سَمْعِهِمْ : ان کی سماعت (آیت نمبر: ۷) (س مِ عَ)

اَلسَّمْعُ : قوت سامعہ

اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُ وْلُوْ ن : ''(آسمانی باتوں کے) سننے سے معزول کر دیئے گئے ہیں''۔

لَا تَكُوْنُوْ ا كَالَّذِيْنَ قَالُوْ ا سَمِعْنَا وَهُمْ لَايَسْمَعُوْ ن : ''اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جو کہتے ہیں کہ ہم نے (حکم اللہ) سن لیا مگر (حقیقت میں) نہیں سنتے''۔

اَبْصِرْبِهٖ وَاَسْمِعْ : ''وہ کیا خوب دیکھنے والا اور کیا خوب سننے والا ہے''۔

سَمّٰعُوْ نَ لِلْكَذِ بِ : ''جھوٹی باتیں بنانے کے لئے جاسوسی کرنے والے''۔

اَبْصَارِهِمْ : ان کی آنکھیں (آیت نمبر: ۷) (ب َ ص َ ر َ)

بَصَرَ یَبْصُرُ بَصَارَةً : دیکھنا

كَلَمْحِ الْبَصَرِ	: "آنکھ کے جھپکنے کی طرح"۔
لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ	: "(وہ ایسا ہے کہ) نگاہیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں اور وہ نگاہوں کا ادراک کر لیتا ہے"۔
فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ آيَاتُنَا مُبْصِرَةً	: "جب ان کے پاس ہماری روشن نشانیاں آپہنچیں"۔
وَاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ	: "انتظار کرو حتیٰ کہ وہ سب اپنی آنکھوں سے نتائج ملاحظہ کریں"۔
وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ	: "اور جو کام یہ کرتے ہیں' اللہ ان کو دیکھ رہا ہے"۔
وَفِيْ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ	: "اور خود تمہارے نفوس میں (کھلی کھلی نشانیاں ہیں) تو کیا تم دیکھتے نہیں؟"۔
قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ	: "تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے دلیلیں پہنچ چکی ہیں۔ تو جس نے ان کو آنکھ کھول کر دیکھا' اس نے اپنا بھلا کیا"۔

عَذَابٌ (آیت نمبر: ۷) (ع ذ ب)

اَلْعَذَابَ : سخت تکلیف۔

لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا : میں اسے سخت سزا دوں گا"۔

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ : "اور ہم عذاب نہیں دیا کرتے"۔

وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ : "اور ہم پر کوئی عذاب نہیں آئے گا"۔

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ : "ان کو دکھ دینے والا عذاب ہوگا"۔

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ : "اگر تو ان کو عذاب دے، تو یہ تیرے بندے ہی تو ہیں"۔

عَظِيْمٍ : عظمت والا، بڑا (آیت نمبر: ۷) (ع ظ م)

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ : "بڑے (سخت) دن کا عذاب"۔

قُلْ هُوَ نَبَاٌ عَظِيْمٌ : "کہہ دو کہ وہ ایک بڑی خبر ہے"۔

اَلْعَظْمُ : ہڈی

فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا : "پھر ہڈیوں پر گوشت (پوست) چڑھایا"۔

سورة البقرة

يَقُوْلُ : وہ کہتا ہے (آیت نمبر : ۸) (ق و ل)

اَلْقَوْلُ ، اَلْقِيْل : بات کرنا۔

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا : ''اور اللہ سے زیادہ بات کا سچا کون ہو سکتا ہے''۔

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰي اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَايُؤمِنُوْنَ : ''ان میں اکثر پر اللہ کی بات پوری ہو چکی سو وہ ایمان نہیں لائیں گے''۔

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ : ''اور جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا''۔

اِذْ قَالَتِ امْرَاَةُ عِمْرَانَ : ''جب عمران کی بیوی نے کہا''۔

قَالُوْا آمَنَّا : ''انہوں نے کہا کہ ہم ایمان لے آئے ہیں''۔

اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ : ''جب تم مومنوں سے یہ کہہ رہے تھے''۔

لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوْا انْظُرْنَا : ''''راعنا'' نہ کہا کرو۔ ''انظرنا'' کہا کرو''۔

يَقُوْلُوْنَ آمَنَّا بِهِ : ''وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم ان پر ایمان لائے''۔

وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ (٩)

وَ	مَا	يَخْدَعُوْنَ	اِلَّا	اَنْفُسَ	هُمْ	وَ	مَا	يَشْعُرُوْنَ
حالانکہ	نہیں	وہ دھوکہ دیتے ہیں	مگر	جانوں	اپنی	اور	نہیں	شعور رکھتے ہیں

حالانکہ وہ دھوکہ نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور وہ شعور نہیں رکھتے ہیں

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا

فِيْ	قُلُوْبِ	هِمْ	مَرَضٌ	فَزَادَ	هُمْ	اللّٰهُ	مَرَضًا
میں	دل (جمع)	ان کے	بیماری	پس بڑھا دی	ان کی	اللہ	بیماری

ان کے دلوں میں بیماری ہے سو اللہ نے ان کی بیماری بڑھا دی

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ (١٠)

وَ	لَ	هُمْ	عَذَابٌ	اَلِيْمٌ	بِمَا	كَانُوْا	يَكْذِبُوْنَ
اور	لیے	ان	عذاب	دردناک	کیونکہ	وہ تھے	جھوٹ بولتے

اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے کیونکہ وہ جھوٹ بولتے تھے

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ قَالُوْٓا

وَ	اِذَا	قِيْلَ	لَهُمْ	لَا	تُفْسِدُوْا	فِيْ	الْاَرْضِ	قَالُوْا
اور	جب	کہا جاتا ہے	انہیں	نہ	فساد پھیلاؤ	میں	زمین	وہ کہتے ہیں

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ پھیلاؤ تو کہتے ہیں

مشق افعال

يَشْعُرُوْنَ (مضارع جمع مذکر غائب) شَعَرَ۔ يَشْعُرُ۔ شُعُوْرًا — زَادَ (ماضی واحد مذکر غائب)

زَادَ۔ يَزِيْدُ۔ زِيَادَةً — كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ (ماضی استمراری جمع مذکر غائب) كَذَبَ۔ يَكْذِبُ

سبق ۱ — لَا تُفْسِدُوْا (نہی جمع مذکر حاضر) فَسَدَ۔ يَفْسُدُ۔ فَسَادًا۔ قِيْلَ (واحد مذکر غائب ماضی مجہول) (۳)

قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ — "اے پیغمبران سے کہہ دو: اگر سچے ہو تو دلیل پیش کرو"۔

اَنْفُسَهُمْ : ان کی جانیں (آیت نمبر: ۹) (نَ فْ سٌ)

النَّفْسُ : جان۔

اَخْرِجُوْا اَنْفُسَكُمْ : "نکال لو اپنی جانیں"۔

تَعْلَمُ مَافِيْ نَفْسِيْ وَلَا اَعْلَمُ مَافِيْ نَفْسِكَ : "جو بات میرے دل میں ہے تو اسے جانتا ہے۔ اور جو تیرے دل میں ہے، میں اسے نہیں جانتا"۔

لَاتُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا : "کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دی جاتی"۔

فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ : "اس نے اپنی جان پہ ظلم کیا ہے"۔

وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّا اَنْفُسَهُمْ : مگر اپنے سوا کسی کو چکمہ نہیں دیتے"۔

الْمُنَافَسَةُ : مقابلہ کرنا۔

وَفِيْ ذَالِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ : "اس بات میں مقابلہ کرنے والوں کو ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا چاہیے"۔

النَّفَسَ : سانس۔

وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ : "اور صبح کی قسم جب سانس لینے لگتی ہے (نمودار ہوتی ہے)"۔

اَلِیْمٌ : دردناک (آیت نمبر : ۱۰) (ا ل م)

الاَلَمْ کے معنی سخت درد کے ہیں۔

فَاِنَّھُمْ یَاْلَمُوْنَ کَمَا تَاْلَمُوْنَ : تو جس طرح تم شدید درد پاتے ہو' اسی طرح وہ بھی شدید درد پاتے ہیں"۔

وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ : "اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے"۔ (الیم بمعنی مؤلم ہے۔ یعنی درناک' دکھ دینے والا)۔۔

کَانُوْا وہ تھے (آیت نمبر : ۱۰) (ک و ن)

کَانَ : وہ تھا (فعل ماضی)۔

وَکَانَ الْاِنْسَانُ کَفُوْرًا : "اور انسان ہے ہی ناشکرا"۔

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ : "تم سب سے بہتر امت ہو"۔

کَانَتْ مِنَ الْغَابِرِیْنَ : "وہ پیچھے رہنے والوں میں تھی"۔

وَمَا کَانُوْا مُھْتَدِیْنَ : "وہ ہدایت یاب نہ ہوئے"۔

وَمَا کُنْتَ لَدَیْھِمْ : "تم ان کے پاس نہیں تھے"۔

وَمَا کُنَّا مُشْرِکِیْنَ : "ہم شریک نہیں بناتے تھے"۔

حَتّٰي لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ : ''کہ فساد نابود ہو جائے''۔

كُنْ فَيَكُوْنُ : ''(حکمِ الٰہی ہوتا ہے) کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے''۔

يَكْذِبُوْنَ : وہ جھوٹ بولتے ہیں (آیت نمبر: ۱۰) (كَ ذَ بَ)

اَلْكَذِبُ : جھوٹ۔

لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ : ''اس کے واقع ہونے میں کچھ جھوٹ نہیں''۔

وَكَذَّبُوْا بِآيَاتِنَا : ''اور انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا''۔

فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ : ''یہ تمہاری تکذیب نہیں کرتے''۔

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذَّابًا : ''وہاں نہ وہ بیہودہ بات سنیں گے نہ جھوٹ اور خرافات''۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰي عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا اَوْكَذَّبَ بِآيَاتِه : ''اور اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہے جس نے اللہ پر جھوٹ افترا کیا یا اس کی آیتوں کو جھٹلایا؟''۔

فَبِاَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ : ''تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے''۔

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ : ''پھر اگر یہ لوگ تم کو سچا نہ سمجھیں تو تم سے پہلے بہت سے پیغمبر آچکے ہیں اور لوگوں نے ان کو بھی سچا نہیں سمجھا''۔

وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ : ''اگر وہ جھوٹا ہوگا تو اس کے جھوٹ کا ضرر اسی کو ہوگا''۔

إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ﴿١١﴾ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ

إِنَّمَا	نَحْنُ	مُصْلِحُونَ	أَلَا	إِنَّ	هُمْ	هُمُ	الْمُفْسِدُونَ
بلاشبہ	ہم	اصلاح کرنے والے ہیں	سن رکھو	بے شک	یہی لوگ	وہی	فساد کرنے والے

بلاشبہ ہم اصلاح کرنے والے ہیں۔ سن رکھو بلاشبہ یہی لوگ فساد کرنے والے ہیں

وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُونَ ﴿١٢﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا

وَ	لٰكِنْ	لَا	يَشْعُرُونَ	وَ	إِذَا	قِيلَ	لَهُمْ	آمِنُوا
اور	لیکن	نہیں	سمجھتے	اور	جب	کہا جاتا ہے	ان سے	تم ایمان لاؤ

اور لیکن وہ نہیں سمجھتے۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم ایمان لاؤ

كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ

كَمَا	آمَنَ	النَّاسُ	قَالُوا	أَ	نُؤْمِنُ	كَمَا	آمَنَ	السُّفَهَاءُ
جیسے	ایمان لائے	لوگ	وہ کہتے ہیں	کیا	ہم ایمان لائیں	جیسے	ایمان لائے	بے وقوف

جیسے لوگ ایمان لائے ہیں تو وہ کہتے ہیں کیا ہم ایمان لائیں؟ جیسے بیوقوف ایمان لائے ہیں

أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُونَ ﴿١٣﴾

أَلَا	إِنَّهُمْ	هُمُ	السُّفَهَاءُ	وَ	لٰكِنْ	لَا	يَعْلَمُونَ
سن رکھو	خود وہ	وہی	بے وقوف	اور	لیکن	نہیں	جانتے

سن رکھو خود وہی لوگ بیوقوف ہیں لیکن وہ نہیں جانتے

مشتق افعال

قِيلَ: واحد مذکر غائب۔ ماضی مجہول۔ قَالُوا: جمع مذکر غائب۔ ماضی معروف۔ قَالَ۔ يَقُولُ۔ قَوْلًا

آمِنُوا: جمع مذکر حاضر امر۔ آمَنَ: واحد مذکر غائب۔ ماضی۔ نُؤْمِنُ: جمع متکلم مضارع۔ آمَنَ۔ يُؤْمِنُ۔ إِيمَانًا (۱۳)

يَعْلَمُونَ: جمع مذکر غائب مضارع۔ عَلِمَ۔ يَعْلَمُ۔ عِلْمًا۔ لَا يَشْعُرُونَ: جمع مذکر غائب مضارع (۱۹)

تُفْسِدُوْا : تم فساد پھیلاؤ (ف َ س َ د َ)

اَلْفَسَادُ : بگاڑ۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ : ''خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے سبب فساد پھیل گیا''۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ : ''اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ ڈالو''۔

أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ : ''دیکھو یہ بلاشبہ خود فساد ڈالنے والے ہیں''۔

لِيُفْسِدَ فِيهَا : ''کہ اس زمین میں فتنہ انگیزی کرے''۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ : ''بے شک اللہ شریروں کے کام سنوارا نہیں کرتا''۔

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ : ''اور اللہ خوب جانتا ہے کہ خرابی کرنے والا کون ہے اور اصلاح کرنے والا کون''۔

اَلْأَرْضُ : زمین (آیت نمبر: ١١) (اَ رْ ضٌ)

أَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ : ''اللہ کی زمین فراخ ہے''۔

وَ اِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَ اِذَا

وَ	اِذَا	لَقُوا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	قَالُوْٓا	اٰمَنَّا	وَ	اِذَا
اور	جب	ملتے ہیں	ان سے جو	ایمان لائے	کہتے ہیں	ہم ایمان لائے	اور	جب

اور وہ جب ان لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لائے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور جب

خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ

خَلَوْا	اِلٰى	شَيٰطِيْنِ	هِمْ	قَالُوْٓا	اِنَّا	مَعَ	كُمْ	اِنَّمَا	نَحْنُ
اکیلے ہوتے ہیں	پاس	شیطان	ان کے	کہتے ہیں	ہم	ساتھ	تمہارے	محض	ہم

اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تو تمہارے ساتھ ہیں ۔ ہم تو محض

مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ

مُسْتَهْزِءُوْنَ	اَللّٰهُ	يَسْتَهْزِئُ	بِهِمْ	وَ	يَمُدُّ	هُمْ
مذاق کرتے ہیں	اللہ	مذاق کرتا ہے	ان سے	اور	ڈھیل دیتا ہے	انہیں

مذاق کرتے ہیں۔ اللہ ان سے مذاق کرتا ہے اور انہیں ڈھیل دیتا ہے

فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ

فِيْ	طُغْيَانِ	هِمْ	يَعْمَهُوْنَ	اُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ	اشْتَرَوُا	الضَّلٰلَةَ
میں	سرکشی	ان کی	اندھے ہو رہے ہیں	یہی لوگ	جنہوں نے	مول لی	گمراہی

وہ اپنی سرکشی میں اندھے ہو رہے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے گمراہی مول لی

مشتق افعال

لَقُوْا (جمع مذکر غائب۔ ماضی) لَقِیَ ۔ یَلْقٰی ۔ لِقَاءً ‌ ‌ ‌ خَلَوْا (جمع مذکر غائب۔ ماضی) خَلَا ۔ یَخْلُوْا ۔ خَلْوَۃً

یَسْتَهْزِئُ (واحد مذکر غائب مضارع) اِسْتَهْزَئَ ۔ یَسْتَهْزِئُ ۔ اِسْتِهْزَاءً (هَزَءَ ۔ یَهْزَءُ ۔ هُزُوًا) ‌ ‌ یَمُدُّ (واحد مذکر غائب۔ مضارع) مَدَّ ۔ یَمُدُّ ۔ مَدًّا

اِشْتَرَوْا (جمع مذکر غائب ماضی) اِشْتَرٰی ۔ یَشْتَرِیْ ۔ اِشْتِرَاءً (شَرٰی یَشْرِیْ شِرَاءً)

یَعْمَهُوْنَ (جمع مذکر غائب مضارع) عَمِهَ یَعْمَهُ عَمْهًا

وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ		اور ان کی زمین اور ان کے گھروں اور ان کے مال کا اور اس زمین کا جس میں
وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوهَا	:	تم نے پاؤں بھی نہیں رکھا تم کو وارث بنا دیا"
اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ	:	"(اے میرے بندو!) میری زمین فراخ ہے"۔

مُصْلِحُوْنَ : اصلاح کرنے والے (آیت نمبر: ۱۱) (ص ل ح)

اَلصَّلَاحْ : درست ہونا، باترتیب ہونا۔

خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّآخَرَ سَيِّئًا	:	"انہوں نے اچھے اور برے اعمال کو ملا دیا تھا"۔
اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَّالصُّلْحُ خَيْرٌ	:	"کہ آپس میں کسی قرار پر صلح کر لیں اور صلح ہی بہتر ہے"۔
وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا	:	"اور یہ کہ موافقت پیدا کرو اور تقوی اختیار کرو"۔
فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا	:	"تو ان دونوں میں صلح کرا دو"۔
وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ	:	"اور ان کی حالت سنوار دی"۔
وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ	:	"اور میرے لئے میری اولاد میں صلاح اور (تقوی) پیدا کر"۔
يُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ	:	"وہ تمہارے اعمال درست کر دے گا"۔

لَقُوْا : انہوں نے ملاقات کی (آیت نمبر : ۱۴) (ل َ ق ِ ي َ)

لَقِيَهُ ،يَلْقَاهُ لِقَاءً : کے معنی کسی کے سامنے آنے اور اسے پالینے کے ہیں۔

وَاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ مُلَاقُوْهُ : ”اورجان رکھو کہ ایک دن تمھیں اس کے روبرو حاضر ہونا ہے“۔

اَلَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُلَاقُوْا اللهِ : ”جو لوگ یقین رکھتے ہیں کہ ان کو اللہ کے روبرو حاضر ہونا ہے“۔

اَلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاءَنَا : ”جو لوگ ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے“۔

وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلَامًا : ”اور وہاں ان کا استقبال دعا اور سلام کے ساتھ کیا جائے گا“۔

وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا : ”اور تازگی اور شادمانی سے ہمکنار فرمائے گا“۔

وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ : ”اور فرشتے ان کو لینے آئیں گے“۔

قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰي فَاَلْقٰهَا : ”فرمایا کہ موسیٰ اسے ڈال دو تو انہوں نے اس کو ڈال دیا“۔

مَعَكُمْ : تمھارے ساتھ (آیت نمبر : ۱۴) (م ع)

لَا تحزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا : ''غم نہ کر' اللہ ہمارے ساتھ ہے''۔

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ : ''بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے''۔

مُسْتَھْزِئُوْنَ : تمسخر کرنے والے (آیت نمبر : ۱۴) (ہ ز ء)

اَتَتَّخِذُنَا ھُزُوًا : ''کیا تم ہم سے ہنسی کرتے ہو''۔

وَحَاقَ بِھِمْ مَّا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَھْزِئُوْنَ : ''اور جس چیز کے ساتھ یہ استہزاء کیا کرتے تھے اس نے ان کو گھیر لیا''۔

وَلَقَدِ اسْتُھْزِیَٔ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ : ''اور تم سے پہلے بھی پیغمبروں کے ساتھ تمسخر ہوتے رہے''۔

اَللّٰہُ یَسْتَھْزِیُٔ بِھِمْ : ''اللہ ان کا مذاق اڑاتا ہے''۔

یَمُدُّھُمْ : وہ ان کو ڈھیل دیتا ہے (آیت نمبر : ۱۵) (م د د)

اَلْمَدّ کے اصل معنی لمبائی میں کھینچنے اور بڑھانے کے ہیں۔ اسی سے عرصۂ دراز کو مدۃ کہتے ہیں۔

اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ : "تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارا رب سائے کو کس طرح دراز کر کے پھیلا دیتا ہے"۔

وَيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ : "اور مال بیٹوں سے تمہاری مدد فرمائے گا"۔

وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا : "اور ہم اس کے لیے آہستہ آہستہ عذاب بڑھاتے جاتے ہیں"۔

وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا : "اگرچہ ہم ایسا ہی اور سمندر اس کی مدد کو لے آئیں"۔

طُغْيَانِهِمْ : ان کی سرکشی (آیت نمبر : ۱۵) (ط غ ي)

طَغَوْتَ وَطَغَيْتَ طَغْوَانًا وَّطُغْيَانًا کے معنی طغیان اور سرکشی کرنے کے ہیں۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰي : "بے شک انسان سرکش ہو جاتا ہے"۔

فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ : "کہ بے حد سرکشی میں پڑے بھٹک رہے ہیں"۔

وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ : "اور سرکشوں کے لئے برا ٹھکانہ ہے"۔

قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَا اَطْغَيْتُهٗ : "اس کا ساتھی (شیطان) کہے گا: اے ہمارے پروردگار! میں نے اسے گمراہ نہیں کیا تھا"۔

هُمْ اَظْلَمَ وَ اَطْغيٰ : ''وہ لوگ بڑے ہی ظالم اور بڑے ہی سرکش تھے''۔

اَلطَّاغُوْتُ : سے مراد ہر وہ شخص ہے جو حدود شکن ہو اور ہر وہ چیز جس کی اللہ کے سوا پرستش کی جائے، اسے طاغوت کہا جاتا ہے۔

اَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوْتُ : ''ان کے دوست شیطان ہیں''۔

بِالْهُدٰى فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿١٦﴾

بِالْهُدٰى	فَمَا	رَبِحَتْ	تِّجَارَتُ	هُمْ	وَمَا	كَانُوْا	مُهْتَدِيْنَ
ہدایت کے بدلے	سو نہ	فائدہ دیا	تجارت	ان کی	اور نہ	وہ ہوئے	ہدایت پانے والے

ہدایت کے بدلے۔ سو ان کی تجارت نے فائدہ نہ دیا۔ اور وہ ہدایت پانے والے نہ ہوئے

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ

مَثَلُهُمْ	كَ	مَثَلِ	الَّذِيْ	اسْتَوْقَدَ	نَارًا	فَلَمَّآ	اَضَآءَتْ
ان کی مثال	جیسے	مثال	وہ جس نے	آگ جلائی	آگ	پھر جب	روشن کردیا

ان کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے آگ جلائی۔ پھر جب آگ نے روشن کردیا

مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ

مَا حَوْلَهٗ	ذَهَبَ	اللّٰهُ	بِنُوْرِهِمْ	وَتَرَكَ	هُمْ	فِيْ	ظُلُمٰتٍ
اس کا اردگرد	چھین لی	اللہ	ان کی روشنی	اور چھوڑ دیا	انہیں	میں	اندھیرے

اس کا اردگرد۔ اللہ نے ان کی روشنی چھین لی اور انہیں اندھیروں میں چھوڑ دیا

لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧﴾ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿١٨﴾

لَا	يُبْصِرُوْنَ	صُمٌّ	بُكْمٌ	عُمْيٌ	فَ	هُمْ	لَا	يَرْجِعُوْنَ
نہیں	دیکھ پاتے	بہرے	گونگے	اندھے	سو	وہ	نہیں	لوٹیں گے

وہ نہیں دیکھ پاتے۔ وہ بہرے گونگے اور اندھے ہیں وہ نہیں لوٹیں گے

مشتق افعال

رَبِحَتْ (واحد مؤنث غائب۔ ماضی) رَبِحَ۔ يَرْبَحُ۔ رِبْحًا اِسْتَوْقَدَ (واحد مذکر غائب ماضی) اِسْتَوْقَدَ۔ يَسْتَوْقِدُ۔ اِسْتِيْقَادًا (وَقَدَ يَقِدُ وُقُوْدًا) اَضَاءَتْ (واحد مؤنث غائب۔ ماضی) اَضَاءَ۔ يُضِيْءُ۔ اِضَاءَةً (ضَاءَ يَضُوْءُ ضَوْءًا) يُبْصِرُوْنَ (جمع مذکر غائب مضارع) اَبْصَرَ۔ يُبْصِرُ۔ اِبْصَارًا (بَصُرَ يَبْصُرُ بَصَارَةً) ذَهَبَ (واحد مذکر غائب ماضی) ذَهَبَ يَذْهَبُ ذَهَبًا يَرْجِعُوْنَ (۲۸) تَرَكَ (واحد مذکر غائب ماضی) تَرَكَ يَتْرُكُ تَرْكًا

مَثَلُھُمْ : ان کی مثال (آیت نمبر: ۱۷) (م ث ل)

المُمَثَّلُ :وہ چیز جو کسی نمونہ کے مطابق بنائی گئی"۔

التِّمْثَا لُ :تصویر یا کسی چیز کا مجسمہ"۔

فَتَمَثَّلَ لَھَا بَشَرًا سَوِیًّا : "تو وہ ان کے سامنے ٹھیک آدمی (کی شکل) بن گیا"۔

وَتِلْكَ الْاَمْثَا لُ نَضْرِبُھَا لِلنَّا سِ : "اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں"۔

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْ نَ : "جس جنت کا متقی لوگوں سے وعدہ کیا گیا ہے' اس کے اوصاف یہ ہیں"۔

لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ : "اس جیسی کوئی چیز نہیں ہے"۔

مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوْا التَّوْ رَا ةَ : "جن لوگوں پر تورات لدوائی گئی' ان کی مثال یوں ہے"۔

مَثَلُھُمْ كَمَثَلِ الَّذِيْ اسْتَوْقَدَ نَا رًا : "ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے (شب تاریک میں) آگ جلائی"۔

ذَھَبَ : وہ گیا (آیت نمبر: ۱۷) (ذ ہ ب)

اِنِّيْ ذَاھِبٌ اِلَي رَبِّيْ : "میں اپنے پروردگار کی طرف جانے والا ہوں"۔

اِنْ یَّشَاْ یُذْھِبْكُمْ : "اگر وہ چاہے تو تمہیں نابود کر دے"۔

وَتَذْھَبَ رِیْحُكُمْ : "اور تمہاری ہوا جاتی رہے گی (اکھڑ جائے گی)"۔

ذَھَبَ اللّٰهُ بِنُوْ رِھِمْ : "خدا نے ان لوگوں کی روشنی زائل کر دی"۔

اذْهَبْ اِلَي فِرْعَوْنَ اِنَّهُ طَغَي : ”تم فرعون کے پاس جاؤ کہ وہ سرکش ہو رہا ہے“۔

ظُلُمَاتٍ : اندھیرے (آیت نمبر: ١٧) (ظ ل م)

الظُّلْمَةُ کے معنی ہیں روشنی کا معدوم ہونا۔ اس کی جمع ظلمات ہے۔

ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ : ”اندھیرے ہی اندھیرے ہوں' ایک پر ایک چھایا ہوا“۔

فَاِذَا هُمْ مُظْلِمُوْنَ : ”پھر اچانک وہ تاریکی میں رہ جاتے ہیں“۔

وَاِذَا اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا : اور جب اندھیرا ہو جاتا ہے تو کھڑے کے کھڑے رہ جاتے ہیں“۔

وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمَاتٍ لَّايُبْصِرُوْنَ : اور ان کو اندھیروں میں چھوڑ دیا کہ کچھ نہیں دیکھ سکتے“۔

الظُّلْمُ: زیادتی اور حد سے تجاوز کرنا۔

اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ : ”شرک تو بڑا بھاری ظلم ہے“۔

اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَي الظّٰلِمِيْنَ : سن رکھو کہ ظالموں پر خدا کی لعنت ہے“۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَي اللّٰه : تو اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو خدا پر جھوٹ بولے؟“۔

وَمَا اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ : اور میں بندوں پر ظلم نہیں کیا کرتا“۔

عُمْيٌ : اندھے ' نابینا (آیت نمبر: ۱۸) (ع م ي)

العَمَي : یہ بصارت اور بصیرت دونوں قسم کے اندھے پن کے لئے بولا جاتا ہے۔

اَنْ جَائَهُ الْاَعْمَي : ''کہ ان کے پاس ایک نابینا آیا''۔

فَعَمُوْا وَصَمُّوْا : ''تو وہ اندھے اور بہرے ہوگئے''۔

اَنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِين : ''کچھ شک نہیں کہ وہ اندھے لوگ تھے''۔

فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الاَنْبَاءُ يَوْمَئِذٍ : ''تو وہ اس روز خبروں سے اندھے ہو جائیں گے''۔

يَرْجِعُوْنَ : وہ لوٹتے ہیں (آیت نمبر: ۱۸) (ر ج ع)

الرُّجُوْعُ : اس کے اصل معنی کسی چیز کے اپنے مبدا حقیقی یا تقدیری کی طرف لوٹنے کے ہیں۔

وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسَي اِلَي قَوْمِهِ : ''اور جب موسیٰ ؑ اپنی قوم کی طرف لوٹے۔''

اِلَي اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ : ''تم (سب) کو اللہ کے پاس لوٹ کر جانا ہے''۔

اِنَّ اِلَي رَبِّكَ الرُّجْعَي : ''بے شک (ان سب کو) تمھارے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے''۔

ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ : ''پھر اس کی طرف لوٹ کر جائیں گے''۔

"وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَي اللّٰهِ : ''اور دیکھو اس دن (کی پرسش) سے ڈرو جب کہ تم اللہ کے حضور میں لوٹائے جاؤ گے''۔

اِرْجِعُوْا اِلَي اَبِيْكُمْ : ''تم سب والد صاحب کے پاس لوٹ جاؤ''۔

أَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ

بَرْقٌ	وَ	رَعْدٌ	وَ	ظُلُمٰتٌ	فِيْهِ	السَّمَآءِ	مِن	صَيِّب	كَ	أَوْ
(بجلی) چمک	اور	گرج	اور	اندھیرے	اس میں	آسمان	سے	موسلا دھار بارش	مانند	یا

یا جیسے آسمان سے موسلا دھار بارش ہو اس میں اندھیرے ہوں اور گرج اور بجلی

يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ

الصَّوَاعِقِ	مِن	هِمْ	اٰذَانِ	فِيْ	هُمْ	اَصَابِع	يَجْعَلُوْنَ
کڑک (بجلی)	سے	اپنے	کانوں	میں	اپنی	انگلیاں	وہ ڈالتے ہیں

وہ اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیتے ہیں کڑک کے مارے۔

حَذَرَ الْمَوْتِ ۭ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ⑲ يَكَادُ

يَكَادُ	بِالْكَافِرِيْنَ	مُحِيْط	اللّٰهُ	وَ	الْمَوْتِ	حَذَرَ
قریب ہے کہ	کافروں کو	گھیرے ہوئے	اللہ	اور	موت	ڈر

موت کے ڈر سے اور اللہ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے۔ قریب ہے کہ

الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ۭ كُلَّمَآ اَضَاۗءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ڎ

فِيْهِ	مَشَوْا	لَهُمْ	اَضَاۗءَ	كُلَّمَا	هُمْ	اَبْصَارَ	يَخْطَفُ	الْبَرْقُ
اس میں	وہ چلتے ہیں	ان پر	چمکتی ہے	جب بھی	ان کی	آنکھیں	اُچک لے	بجلی

بجلی اُن کی آنکھیں اُچک لے۔ جب وہ ان پر چمکتی ہے تو وہ اس میں چلتے ہیں

مشتق افعال

يَجْعَلُوْنَ (جمع مذکر غائب مضارع) جَعَلَ۔ يَجْعَلُ۔ جَعْلًا — يَكَادُ (واحد مذکر مضارع)

كَادَ۔ يَكَادُ۔ كَوْدًا — يَخْطَفُ (واحد مذکر غائب مضارع) خَطِفَ۔ يَخْطَفُ

خَطْفًا — مَشَوْا (جمع مذکر غائب ماضی) مَشٰى۔ يَمْشِيْ۔ مَشْيًا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ : ”ہم خدا ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں“۔

یَجْعَلُوْنَ : وہ رکھتے یا بناتے ہیں (آیت نمبر ۱۹) (ج ع ل)

جَعَلَ : یہ لفظ ہر کام کرنے کے لئے بولا جاسکتا ہے۔

وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّوْرَ : ”اور اس نے اندھیرے اور روشنی بنائی“۔

اِنَّا رَادُّوْہُ اِلَیْكِ وَجَاعِلُوْہُ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ : ”ہم اس کو تمہارے پاس واپس پہنچا دیں گے اور (پھر) اسے پیغمبر بنا دیں گے“۔

وَلَوْ جَعَلْنَاہُ مَلَكًا : ”اگر ہم اسے فرشتہ بنا کر بھیجتے“۔

اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِیْنَ كَالْفُجَّارِ : ”یا ہم پرہیز گاروں کو بدکاروں کی طرح کر دیں؟“

وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا : ”اس میں کسی طرح کی کجی نہ رکھی“۔

رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا : ”اے میرے پروردگار! اس جگہ کو امن کا شہر بنا“۔

اَلْمَوْتُ : مرگ (آیت نمبر ۱۹) (م و ت)

اَلْمَوْتُ : یہ حیات کی ضد ہے۔

يَالَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هٰذَا	"اے کاش میں اس سے پہلے مر چکتی"۔
اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى	"کچھ شک نہیں کہ تم مردوں کو (بات) نہیں سنا سکتے"۔
اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ	"(اے پیغمبر!) تم بھی مرجاؤ گے اور یہ بھی مرجائیں گے"۔
وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ	"تو ہی جاندار کو بے جان سے پیدا کرتا ہے"۔
حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ	"تم پر مرا ہوا جانور حرام ہے"۔
وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ	"اور وہ جو مجھے مارے گا، پھر زندہ کرے گا"۔

يَكَادُ : عنقریب (آیت نمبر ۲۰) (ك و د)

كَادَ : یہ فعل مقارب ہے۔ یعنی کسی فعل کے قریب الوقوع ہونے کا بیان کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے مثلاً : كَادَ يَفْعَلُ : "قریب تھا کہ وہ اس کام کو کر گزرتا یعنی کرنے والا تھا"۔

لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْئًا قَلِيْلًا	"تو تم کسی قدر ان کی طرف مائل ہونے ہی لگے تھے۔
وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ	"قریب تھا کہ یہ (کافر) لوگ تم کو اس (وحی سے) پھیر دیں"۔

تَكَادُ السَّمٰوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ : "قریب ہے کہ (اس فتنہ) سے آسمان پھٹ پڑیں"۔
مِنْهُ

يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ : "قریب ہے کہ (ان پر) حملہ کر دیں"۔

اِنْ كِدْتَ لَتُرْدِيْنِ : تو تو مجھے ہلاک ہی کر چکا تھا"۔

وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ : "اور وہ ایسا کرنے والے لگتے نہیں تھے"۔

لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا : "کہ بات بھی نہیں سمجھ پاتے"۔

كُلَّمَا : جب بھی (آیت نمبر: ۲۰) (ك ل ل)

كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا : "جب بھی ان کو اس میں سے رزق دیا جاتا"۔

كُلٌّ : ہر چیز، ہر ایک۔

وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ : "اور نہ بالکل کھول ہی دو (کہ سبھی کچھ دے ڈالو)"۔

فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ : "تو فرشتے سب کے سب سجدے میں گر پڑے"۔

كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ : "اور سب اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں"۔

وَكُلًّا جَعَلْنَا صَالِحِيْنَ : "اور ہم نے سب کو نیکوکار بنایا"۔

كَلَّا : ہرگز نہیں۔

وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ

وَ	اِذَآ	اَظْلَمَ	عَلَيْهِمْ	قَامُوْا	وَلَوْ	شَاۗءَ	اللّٰهُ
اور	جب	اندھیرا ہو	ان پر	وہ کھڑے ہو جاتے ہیں	اور اگر	چاہے	اللہ

اور جب ان پر اندھیرا ہو جاتا ہے تو وہ کھڑے ہو جاتے ہیں اور اگر اللہ چاہے

لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ

لَذَهَبَ	بِسَمْعِ	هِمْ	وَ	اَبْصَارِ	هِمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰي	كُلِّ شَيْءٍ
لے جائے	شنوائی	ان کی	اور	آنکھیں	ان کی	بے شک	اللہ	پر	ہر چیز

تو ان کی شنوائی اور آنکھیں لے جائے۔ بے شک اللہ ہر چیز پر

قَدِيْرٌ ؁ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ

قَدِيْرٌ	يٰٓاَيُّهَا	النَّاسُ	اعْبُدُوْا	رَبَّكُمُ	الَّذِيْ
قدرت رکھنے والا ہے	اے	لوگو	تم عبادت کرو	اپنا رب	جس نے

قدرت رکھنے والا ہے - اے لوگو! تم اپنے رب کی عبادت کرو - جس نے

خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ؀

خَلَقَ	كُمْ	وَ	الَّذِيْنَ	مِنْ	قَبْلِكُمْ	لَعَلَّ	كُمْ	تَتَّقُوْنَ
پیدا کیا	تمھیں	اور	ان لوگوں کو جو	سے	تم سے پہلے	تاکہ	تم	پرہیزگار ہو جاؤ

تمھیں پیدا کیا اور ان لوگوں کو جو تم سے پہلے تھے - تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ

مشتق افعال

اَظْلَمَ (واحد مذکر غائب ماضی) اَظْلَمَ - يُظْلِمُ - اِظْلَامًا (ظَلَمَ يَظْلِمُ ظُلْمًا) قَامُوْا (جمع مذکر غائب ماضی) قَامَ - يَقُوْمُ - قِيَامًا (مزید آیت ۲) اُعْبُدُوْا (جمع مذکر حاضر امر) عَبَدَ - يَعْبُدُ - عَبْدًا وَّعِبَادَةً تَتَّقُوْنَ (جمع مذکر حاضر مضارع) اِتَّقٰى - يَتَّقِيْ - اِتِّقَاءً (وَقٰى يَقِيْ وِقَايَةً) خَلَقَ (واحد مذکر غائب ماضی) خَلَقَ يَخْلُقُ خَلْقًا

كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَا اَمَرَهُ : "کچھ شک نہیں کہ خدا نے اسے جو حکم دیا' اس نے ابھی تک اس پر عمل نہیں کیا"۔

لَعَلِّي اَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ كَلَّا : "تاکہ میں اس میں جسے چھوڑ آیا ہوں' نیک کام کروں۔ ہرگز نہیں!"

مَشَوْا : وہ چلے (آیت نمبر: ۲۰) (م ش ي)

كُلَّمَا اَضَاءَ لَهُمْ مَشَوْا فِيهِ : "جب بجلی چمکتی اور ان پر روشنی ڈالتی ہے تو اس میں چل پڑتے ہیں"۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَى بَطْنِهِ : "ان میں سے بعض ایسے ہیں جو پیٹ کے بل چلتے ہیں"۔

فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا : "اس کی راہوں میں چلو پھرو"۔

هَمَّازٍ مَشَّاءٍ بِنَمِيمٍ : "طعن آمیز اشارتیں کرنے والا' چغلیاں لئے پھرنے والا"۔

وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ : "اپنی چال میں اعتدال کئے رہنا"۔

شَاءَ : اس نے چاہا (آیت نمبر: ۲۰) (ش ي ء)

الشَّيْءُ : (چیز)۔ موجودات اور معدومات سب کو شئے کہتے ہیں"۔

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ : "خدا ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے"۔

المَشِيئَةُ : اکثر متکلمین کے نزدیک مشیت اور ارادہ ایک ہی صفت کے دو نام ہیں۔

مَاشَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَالَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ	: "جو اللہ تعالیٰ چاہے وہی ہوتا ہے اور جو نہ چاہے نہیں ہوتا"۔
وَمَا تَشَاءُوْنَ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ	: "تم کچھ بھی نہیں چاہتے مگر وہی جو خدائے رب العالمین چاہے"۔
اُدْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ	"مصر میں داخل ہو جاؤ خدا نے چاہا تو"۔
قُلْ لَّا اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ	: "کہہ دو کہ میں اپنے فائدے اور نقصان کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا، مگر جو خدا چاہے"۔

قَدِيْرٌ: قدرت رکھنے والا (آیت نمبر: ۲۰) (ق د ر)

اَلْقُدْرَةُ: قدرت۔

وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا مَا يَشَاءُ قَدِيْرٌ	: "اور وہ جب چاہے ان کے جمع کر لینے پر قادر ہے"۔
عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ	: "ہر طرح کی قدرت رکھنے والے بادشاہ کی بارگاہ میں"۔
فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقَادِرُوْنَ	: "پھر اندازہ مقرر کیا اور ہم کیا ہی خوب اندازہ مقرر کرنے والے ہیں"۔
نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ	: "ہم نے تم میں مرنا ٹھہرا دیا"۔
اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ	: "ہم نے ہر چیز اندازہ مقرر کے ساتھ پیدا کی"۔

وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا : "اور خدا کا حکم ٹھہر چکا ہے"۔

وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ : "اور جس کے رزق میں تنگی ہو"۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ : "ان لوگوں نے خدا کی قدر شناسی جیسی کرنی چاہیے تھی، نہیں کی"۔

خَلَقَكُمْ : اس نے تمھیں پیدا کیا (آیت نمبر: ۲۱) (خ لَ قَ)

الْخَلْقُ: کسی چیز کو بغیر مادہ کے اور بغیر کسی تقلید کے پیدا کرنا۔

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ : "اور ہم ہی نے تم کو ابتداء میں مٹی سے پیدا کیا"۔

فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ : "تو خدا جو سب سے بہتر بنانے والا ہے، بڑا بابرکت ہے"۔

خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ : "انہوں نے خدا کی سی مخلوق پیدا کی ہے، جس کے سبب ان پر مخلوقات مشتبہ ہو گئی ہیں"۔

لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ : "خدا کی بنائی ہوئی (فطرت) میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا"۔

خُلُقٌ: اخلاق۔

الْخَلَاقُ: وہ فضیلت جو انسان اپنے اخلاق سے حاصل کرتا ہے۔

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ : "اور اخلاق تمھارے بہت (عالی) ہیں"۔

الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً

بِنَآءً	السَّمَآءَ	وَّ	فِرَاشًا	الْاَرْضَ	کُمُ	لَ	جَعَلَ	الَّذِیْ
چھت	آسمان	اور	فرش	زمین	تمہارے	لیے	بنایا	جس نے

جس نے تمہارے لیے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت بنایا

وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ

الثَّمَرٰتِ	مِنَ	بِهٖ	فَاَخْرَجَ	مَآءً	السَّمَآءِ	مِنَ	اَنْزَلَ	وَ
پھل	سے	اس کے ذریعہ	پھر نکالا	پانی	آسمان	سے	اتارا	اور

اور آسمان سے پانی اتارا۔ پھر اس کے ذریعہ پھلوں سے نکالا

رِزْقًا لَّکُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾

تَعْلَمُوْنَ	وَاَنْتُمْ	اَنْدَادًا	لِلّٰهِ	لَا تَجْعَلُوْا	فَ	لَّکُمْ	رِزْقًا
جانتے ہو	اور تم	شریک	اللہ کے لیے	نہ بناؤ	سو	تمہارے لیے	روزی

تمہارے لیے رزق۔ سو اللہ کے لیے شریک نہ بناؤ اور تم جانتے ہو

وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا

عَبْدِنَا	عَلٰی	نَزَّلْنَا	مَا	مِنْ	رَیْبٍ	فِیْ	کُنْتُمْ	اِنْ	وَ
اپنے بندے	پر	ہم نے اتارا	جو	سے	شک	میں	تم ہو	اگر	اور

اور اگر تمہیں اس (کلام) میں شک ہو جو ہم نے اپنے بندہ پر اتارا

مشق افعال

اَنْزَلَ (واحد مذکر غائب۔ ماضی) اَنْزَلَ۔ یُنْزِلُ۔ اِنْزَالًا (از مزید آیت ۴) نَزَّلْنَا جمع متکلم ماضی۔ نَزَّلَ۔ یُنَزِّلُ۔ تَنْزِیْلًا

اَخْرَجَ (واحد مذکر غائب۔ ماضی) اَخْرَجَ۔ یُخْرِجُ۔ اِخْرَاجًا۔ اَخْرِجْ۔ مُخْرِجٌ۔ مُخْرَجًا

جَعَلَ۔ لَا تَجْعَلُوْا (۱۹) تَعْلَمُوْنَ (جمع مذکر حاضر مضارع) (۱۳)

وَمَالَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ : "ایسے لوگوں کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں"۔

لَعَلَّكُمْ : شاید تم، تاکہ تم (آیت نمبر: ۲۱) (ل ع ل)

لَعَلَّ: (حرف) یہ طمع اور اشفاق (ڈرتے ہوئے چاہنا) کے معنی ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے۔

لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ : "تاکہ ہم ان جادوگروں کے پیرو ہو جائیں"۔

لَعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰي : "شاید وہ غور کرے یا ڈر جائے"۔

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَفْسَكَ : "تو شاید تم اپنے تئیں ہلاک کر دو گے"۔

فَاذْكُرُوْا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ : "اللہ کا کثرت سے ذکر کرو، کہ اس سے فلاح و کامرانی حاصل ہوگی"۔

مَاءٌ : پانی (آیت نمبر: ۲۲) (م ي ہ)

مَاءً طَهُوْرًا : "پاک (اور ستھرا کیا ہوا) پانی"۔

فَاَخْرَجَ : پھر اس نے نکالا (آیت نمبر: ۲۲) (خ ر ج)

خَرَجَ، خُرُوْجًا کے معنی کسی کا اپنی قرار گاہ یا حالت سے ظاہر ہونے کے ہیں۔

فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَّتَرَقَّبُ : "(موسیٰ علیہ السلام) وہاں سے ڈرتے ڈرتے نکل کھڑے ہوئے کہ دیکھیں کیا ہوتا ہے"۔

فَهَلْ اِلٰي خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ : "تو کیا نکلنے کی کوئی سبیل ہے"۔

فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُم

فَأْتُوا	بِسُورَةٍ	مِّن	مِّثْلِهِ	وَ	ادْعُوا	شُهَدَاءَ	كُم
تو لے آؤ	ایک سورت	سے	اس جیسی	اور	بلا لو	مددگار	اپنے

تو اس جیسی ایک سورت بنا لاؤ اور اپنے مددگار بلا لو

مِن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٣﴾ فَإِن

مِن	دُونِ	اللَّهِ	إِن	كُنتُمْ	صَادِقِينَ	فَ	إِن
سے	سوا	اللہ	اگر	تم ہو	سچے	پھر	اگر

اللہ کے سوا - اگر تم سچے ہو - پھر اگر

لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَن تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي

لَمْ	تَفْعَلُوا	وَ	لَن	تَفْعَلُوا	فَ	اتَّقُوا	النَّارَ	الَّتِي
نہ	تم کرسکو	اور	ہرگز نہ	کرسکوگے	تو	تم ڈرو	آگ	جس کا

تم نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو جس کا

وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ﴿٢٤﴾

وَقُودُهَا	النَّاسُ	وَ	الْحِجَارَةُ	أُعِدَّتْ	لِ	الْكَافِرِينَ
اس کا ایندھن	آدمی	اور	پتھر	تیار کی گئی	لیے	منکروں

ایندھن آدمی اور پتھر ہیں - وہ کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے

مشق افعال

اِئْتُوا (جمع مذکر حاضر-امر) اَتٰی - یَاْتِیْ - اِتْیَانًا ‏‏ اُدْعُوا (جمع مذکر حاضر - امر) دَعٰی

یَدْعُوْا - دُعَاءً و دَعْوَةً ‏‏ لَمْ تَفْعَلُوْا (جمع مذکر حاضر-مضارع) فَعَلَ - یَفْعَلُ

فِعْلًا ‏‏ اِتَّقُوْا (جمع مذکر حاضر-امر) اِتَّقٰی - یَتَّقِیْ - اِتِّقَاءً (مزید آیت ۲۱) اُعِدَّتْ (واحد مؤنث غائب)

اَعَدَّ یُعِدُّ اِعْدَادًا (عَدَّ یَعُدُّ عَدًّا)

اِنَّكُمْ مُخْرَجُوْنَ : ”تو پھر تم زندہ کئے جاؤ گے“۔

اَلتَّخْرِيْجُ: ایجاد یا زمین کی پیداوار۔

اَمْ تَسْئَلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ : ”کیا تم ان سے (تبلیغ کے سلسلے میں) کچھ مال مانگتے ہو؟ تو تمہارے پروردگار کا مال بہت اچھا ہے“۔

فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا : ”کیا ہم آپ کے لئے خرچ (کا انتظام) کر دیں“؟

محاورہ ہے: اَلْعَبْدُ يُؤَدِّيْ خَرْجَهُ: غلام اپنی آمدنی سے مقررہ حصہ ادا کرتا ہے۔

فَاْتُوْا: پس تم لے آؤ (آیت نمبر: ۲۳) (اَ تَ يَ)

اِتْيَانٌ کے معنی ”آنا“ ہیں خواہ کوئی بذاتہ آئے یا اس کا حکم پہنچے یا اس کا نظم ونسق وہاں جاری ہو۔

اِنْ اَتَاكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ : ”اگر تم پر خدا کا عذاب آجائے یا قیامت آموجود ہو“۔

اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ : ”خدا کا حکم (یعنی عذاب گویا) آہی پہنچا“۔

وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا : ”اور ان کو ایک دوسرے کے ہم شکل (میوے) دیئے جائیں گے“۔

فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا : ”ہم ان پر ایسے لشکر سے حملہ کریں گے جس سے مقابلہ کی ان میں سکت نہیں ہوگی“۔

وَ اٰتَيْنَاهُم مُّلْكًا عَظِيْمًا : ”اور ہم نے ان کو عظیم سلطنت بخشی تھی“۔

آتُوْنِي زُبَرَ الْحَدِيْدِ : ”تم لوہے کے بڑے بڑے ٹکڑے لاؤ“۔

الاِيْتَاءُ: دینا اور بخشنا۔

وَ اَقَامُوْا الصَّلَاةَ وَ اٰتَوُا الزَّكَاةَ : ”اور انہوں نے نماز قائم کی اور زکوۃ ادا کی“۔

وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّا آتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا : ”اور یہ جائز نہیں ہے کہ جو مہر تم ان کو دے چکو، اس میں سے کچھ واپس لے لو“۔

وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ : ”اور اسے مال کی فراخی نہیں دی گئی“۔

وَ ادْعُوْا اور پکارو (آیت نمبر: ۲۳) (دَ عَ وْ)

قَالُوْا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ : ”انہوں نے کہا اپنے پروردگار سے درخواست کیجئے“۔

وَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا : ”اور خدا سے خوف کرتے ہوئے اور امید رکھ کر دعائیں مانگو“۔

وَ اللّٰهُ يَدْعُوْا اِلٰي دَارِ السَّلَامِ : ”اور خدا سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے“۔

لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ : ”سچ تو یہ ہے کہ جس چیز کی طرف تم مجھے بلاتے ہو اس کو دنیا اور آخرت میں بلانے (یعنی دعا قبول کرنے) کا مقدور نہیں ہے“۔

وَ آخِرُ دَعْوَاهُمْ اَنِ الْحَمْدُ

رَبِّ الْعَالَمِيْنَ : ''اور ان کا آخری قول یہ (ہو گا) کہ خدائے رب العالمین کی حمد (اور اس کا شکر) ہے''۔

فَدَعَا رَبَّهٗ : ''تب اس نے اپنے پروردگار سے دعا کی''۔

أُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ : ''جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں''۔

اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ : تم مجھ سے دعا کرو، میں تمھاری دعا قبول کروں گا''۔

شُهَدَاءَكُمْ : تمھارے گواہ (آیت نمبر: ۲۳) (ش ہ د)

الشُّهُوْدُ وَالشَّهَادَةُ کے معنی کسی چیز کا مشاہدہ کرنے کے ہیں خواہ بصر سے ہو یا بصیرت سے اور صرف حاضر ہونے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ : ''پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا''۔

لِيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ : ''تاکہ وہ اپنے فائدے کے لئے حاضر ہوں''۔

وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا : ''اور ان (دونوں) کی سزا کے وقت موجود ہو''۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ : ''اور وہ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے''۔

اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ : ''کیا یہ ان کی پیدائش کے وقت حاضر تھے''۔

وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ : ''اور تم (اس بات کے) گواہ ہو''۔

مَا اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰاتِ : "میں نے نہ تو ان کو آسمان کے پیدا کرنے کے وقت بلایا تھا"۔

وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَاءُ : "تو گواہ انکار نہ کریں"۔

وَ اسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ : "اور دو مردوں کو گواہ کر لیا کرو"۔

وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا : "اس کے گھر والوں میں سے ایک شاہد نے گواہی دی"۔

دُوْنَ : سوا (آیت نمبر: ۲۳) (دُ وْ نَ)

الدُّوْن : جو کسی چیز سے قاصر اور کوتاہ ہو وہ دون کہلاتا ہے۔

وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذَالِكَ : "اور اس کے سوا باقی گناہ معاف کر دے گا"۔

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کے معنی غیر اللہ کے ہیں۔

لَيْسَ لَهُمْ مِنْ دُوْنِهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ : "اس کے سوا نہ تو ان کا کوئی دوست ہو گا اور نہ سفارش کرنے والا"۔

صَادِقِيْنَ : سچے (آیت نمبر: ۲۳) (ص دَ قَ)

الصِّدْق کے معنی ہیں دل و زبان کی ہم آہنگی۔

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا : "خدا سے زیادہ بات کا سچا کون ہو سکتا ہے؟"۔

اِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ : "بے شک وہ وعدے کا سچا تھا"۔

وَاُمُّهُ صِدِّيْقَه : "اور ان کی والدہ (مریم ﷺ) سچی تھیں"۔

لِيَسْئَلَ الصّادِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ : "تاکہ زبان سے سچ بولنے والوں سے ان کی عملی سچائی کے متعلق دریافت کرے"۔

وَالَّذِيْ جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِه : "اور وہ شخص جو لوگوں کے پاس سچائی کر لے آئے اور پھر اسے اپنے عمل سے بھی سچ کر دکھائے"۔

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ : "اور خدا نے اپنا وعدہ سچا کر دیا ہے"۔

الصَّدَقَةُ: خیرات۔

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً : "ان کے مال میں سے زکوۃ قبول کر لو"۔

اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ : "صدقات (یعنی ز ة وخیرات) تو مفلسوں کا حق ہے"۔

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰي : "تو اس نے نہ تو زکوۃ دی اور نہ نماز پڑھی"۔

اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقَاتِ : "جو لوگ خیرات کرنے والے ہیں مرد بھی اور عورتیں بھی"۔

فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّالِحِيْنَ : "تاکہ میں خیرات کر لیتا اور نیک لوگوں میں داخل ہو جاتا"۔

تَفْعَلُوْا : تم کرو (آیت نمبر: ۲۴) (ف ع ل)

اَلْفِعْلُ: (کام) کے معنی کسی اثر اندازی کی طرف سے اثر اندازی کے ہیں۔

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ

وَ	بَشِّرِ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	اَنَّ	لَهُمْ
اور	خوشخبری سنا دے	جو لوگ	ایمان لائے	اور	انہوں نے کیں	نیکیاں	کہ	ان کے لیے

اور ان لوگوں کو خوشخبری سنا دے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیکیاں کیں کہ ان کے لیے

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا

جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ	مِنْ	تَحْتِ	هَا	الْاَنْهٰرُ	كُلَّمَا
باغات	بہتی ہیں	سے	نیچے	ان کے	نہریں	جب کبھی

باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں - جب کبھی

رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ

رُزِقُوْا	مِنْهَا	مِنْ	ثَمَرَةٍ	رِّزْقًا	قَالُوْا	هٰذَا	الَّذِيْ
کھانے کو دیا جائیگا	اس سے	سے	کوئی پھل	رزق	وہ کہیں گے	یہ	جو کہ

انھیں اس سے کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا تو وہ کہیں گے یہ وہ ہے جو کہ

رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ

رُزِقْنَا	مِنْ قَبْلُ	وَ	اُتُوْا	بِهٖ	مُتَشَابِهًا	وَ	لَهُمْ
ہمیں کھانے کو دیا گیا	اس سے پہلے	حالانکہ	انہیں دیا جائیگا	اس سے	ملتا جلتا	اور	ان کے لیے

ہمیں اس سے پہلے کھانے کو دیا گیا حالانکہ انہیں اس سے ملتا جلتا دیا جائے گا اور ان کے لیے

مشتق افعال

بَشِّرْ (واحد مذکر حاضر امر) بَشَرَ يَبْشُرُ تَبْشِيْرًا (بَشَّرَ يُبَشِّرُ بِشَارَةً) عَمِلُوْا (جمع مذکر غائب ماضی)
عَمِلَ يَعْمَلُ عَمَلًا تَجْرِيْ (واحد مؤنث غائب مضارع) جَرٰى يَجْرِيْ جَرَيَانًا
رُزِقُوْا (جمع مذکر غائب ماضی مجہول) رُزِقْنَا (جمع متکلم ماضی مجہول) رَزَقَ يَرْزُقُ رِزْقًا

وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ : ”اور جو نیک کام تم کرو گے، وہ خدا کو معلوم ہو جائے گا“۔

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذَالِكَ : ”اور جو ایسا کرے گا“۔

وَفَعَلْتَ فَعَلْتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ : ”اور تم نے جو وہ کام کیا سو کیا اور تم ناشکرے ہو“۔

يَا اَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ : ”ابا! جو آپ کو حکم ہوا ہے، وہی کیجئے“۔

وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا : ”اور خدا نے جو حکم فرمایا، سو ہو چکا“۔

اِنِّيْ فَاعِلٌ ذَالِكَ غَدًا : ”میں اسے کل کر دوں گا“۔

اُعِدَّتْ : تیار کی گئی (آیت نمبر: ۲۴) (ع د د)

لَهُ عُدَّةٌ : اس کے پاس مال و دولت اور اسلحے کا بہت ساز و سامان تیار رکھا ہے۔

لَاَعَدُّوْا لَهُ عُدَّةً : ”تو اس کے لئے سامان تیار کرتے“۔

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ : ”جہاں تک ہو سکے، (فوج کی جمعیت سے) زیادہ سے زیادہ قوت حاصل کرکے ان کے مقابلے کی تیاری کرو“۔

اَلْعَدَدُ : گنتی۔

عَدَدَ السِّنِيْنَ وَ الْحِسَابَ : "برسوں کا شمار اور (کاموں) کا حساب"۔

لَقَدْ اَحْصٰهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا : "اس نے ان سب کا اپنے علم سے احاطہ اور ایک ایک کا شمار کر رکھا ہے"۔

فَاسْئَلِ الْعَادِّيْنَ : "حساب دانوں سے پوچھ دیکھو"۔

وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ : "اور ہم نے ان کا شمار مقرر نہیں کیا"۔

اِلَّا اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً : "چند روز کے سوا"۔

بَشِّرْ: خوشخبری سنا (آیت نمبر: ۲۵) (ب ش ر)

بَشَّرْتُهُ فَاَبْشَرَ : یعنی وہ خوش ہوا۔

اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ : "کہ خدا تم کو اپنی طرف سے بشارت دیتا ہے"۔

فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ : "سو اس کو مغفرت کی بشارت سنا دو"۔

يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ : "اور خدا کے انعامات اور فضل سے خوش ہو رہے ہیں"۔

يٰبُشْرٰي هٰذَا غُلَامٌ : "زہے قسمت یہ تو لڑکا ہے"۔

بَشَرٌ : آدمی۔

اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ : "کہ میں تو تمہاری طرح کا ایک بشر ہوں"۔

نُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا : "کیا ہم اپنے جیسے دو آدمیوں پر ایمان لے آئیں؟"۔

عَمِلُوْا انہوں نے عمل کیا (آیت نمبر: ۲۵) (ع م ل)

العَمَلُ: ہر اس فعل کو کہتے ہیں جو کسی جاندار سے ارادۃً صادر ہو۔

وَمَن يَّعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ : "اور جو نیک کام کرے گا"۔

وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ : "اور مجھے فرعون اور اس کے اعمال سے نجات بخشیں"۔

وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا : "اور کارکنان صدقات"۔

وَعَمَلَ صَالِحًا : "اور عمل نیک کرے گا"۔

اَنْتُمْ بَرِيْئُوْنَ مِمَّا اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ : "تم میرے اعمال کے جواب دہ نہیں ہو اور میں تمہارے اعمال کا جواب دہ نہیں ہوں"۔

اِنِّي لَا اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ : "میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں کرتا"۔

لِيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ : "مجھے میرے اعمال کا بدلہ ملے گا اور تمہارے اعمال کا"۔

لَنَا اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ : "ہمیں ہمارے اعمال کا بدلہ ملے گا اور تمہارے اعمال کا"۔

جَنَّاتٍ: **باغات** (آیت نمبر: ۲۵) (ج ن ن)

الجنّةُ: باغ بہشت۔

وَلَوْلَا اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ : "اور ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تم اپنے باغ میں داخل ہوئے"۔

فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾

خٰلِدُوْنَ	فِيْهَا	وَهُمْ	مُّطَهَّرَةٌ	اَزْوَاجٌ	فِيْهَا
ہمیشہ رہیں گے	اس میں	اور وہ	پاکیزہ	بیویاں	اس میں

اس میں پاکیزہ بیویاں ہیں۔ اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا

مَّا	مَثَلًا	يَّضْرِبَ	اَنْ	يَسْتَحْيٖ	لَا	اللّٰهَ	اِنَّ
خواہ	مثال	وہ بیان کرے	کہ	شرماتا	نہیں	اللہ	بے شک

بے شک اللہ نہیں شرماتا کہ وہ مثال بیان کرے۔ خواہ

بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ

فَيَعْلَمُوْنَ	اٰمَنُوْا	فَاَمَّا الَّذِيْنَ	فَوْقَهَا	مَا	فَ	بَعُوْضَةً
وہ جانتے ہیں	ایمان لائے	سو جو لوگ	اوپر یا بڑھ کر اس سے	جو	خواہ	مچھر

مچھر کی خواہ اس کی جو اس سے بڑھ کر ہو۔ سو جو لوگ ایمان لائے وہ جانتے ہیں

اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

كَفَرُوْا	وَاَمَّا الَّذِيْنَ	هُمْ	رَبِّ	مِنْ	الْحَقُّ	هُ	اَنَّ
کفر کیا	اور جن لوگوں نے	ان	رب	سے	حق	وہ	کہ

کہ وہ حق ہے ان کے رب کی طرف سے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا

مشق افعال

لَا يَسْتَحْيٖ (واحد مذکر غائب مضارع) اِسْتَحْيٰى۔ يَسْتَحْيِيْ۔ اِسْتِحْيَاءً (حیی یحیی حیاءً)۔ يَضْرِبُ (واحد مذکر غائب۔ مضارع) ضَرَبَ۔ يَضْرِبُ۔ ضَرْبًا۔

يَعْلَمُوْنَ (جمع مذکر غائب۔ مضارع) عَلِمَ۔ يَعْلَمُ۔ عِلْمًا۔ كَفَرُوْا (جمع مذکر غائب ماضی) (۶)

وَاللّٰهُ يَدْعُوْا اِلَي الْجَنَّةِ : "اور اللہ بہشت کی طرف بلاتا ہے"۔

الجِنُّ کے اصل معنی کسی چیز کو حواس سے پوشیدہ کرنے کے ہیں۔

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰي كَوْكَبًا : "جب رات نے ان کو (پردہ تاریکی سے) چھپا دیا تو انہوں نے ایک ستارہ دیکھا"۔

جُنَّةٌ ڈھال۔

الصَّوْمُ جُنَّةٌ : "روزہ ڈھال ہے"۔

الجَنِيْنُ: بچہ جب تک ماں کے پیٹ میں رہے' اسے جنین کہا جاتا ہے۔

وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ : "اور جب تم اپنی ماں کے پیٹ میں بچے تھے"۔

الجِنَّة :جنوں کی جماعت۔

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ : "(خواہ) جنات سے (ہو) یا انسانوں میں سے"۔

الجِنَّة :جنون' دیوانگی۔

مَابِصَاحِبِكُمْ مِنْ جِنَّةٍ : "کہ ان کے رفیق (محمد صلي اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو (کسی طرح کا بھی) جنون نہیں ہے"۔

تَجرِيْ: وہ چلتی ہے' بہتی ہے (آیت نمبر: ۲۵) (ج ر ي)

جَرَي ،يَجْرِيْ جِرْيَةً چلنا۔

فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ : "اس میں چشمے بہہ رہے ہوں گے"۔

اَلْجَوَارِ الْمُنْشَآتِ : "اور جہاز جو اونچے کھڑے ہوتے ہیں"۔

وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكَ : "اور تاکہ کشتیاں چلیں"۔

تَحْتَهَا: اس کے نیچے (آیت نمبر: ۲۵) (ت حْ تَ)

تَحْتَ: (اسم ظرف) یہ فوق کی ضد ہے۔

لَأَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ : "تو (ان پر رزق مینہ کی طرح برستا کہ) اپنے اوپر سے اور پاؤں کے نیچے سے کھاتے"۔

جَنَّاتَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ : "باغات جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں"۔

اَزْوَاجٌ: جوڑے (آیت نمبر: ۲۵) (زَ وْ جٌ)

الزَّوْجُ: ہروہ چیز جو دوسری کی مماثل یا مقابل ہونے کی حیثیت سے اس سے مقترن ہو وہ اس کا زوج کہلاتی ہے۔

سُبْحَانَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا : "پاک ہے وہ ذات جس نے (ہر قسم کی) چیزیں پیدا کیں"۔

وَمِنْ كُلِّ شَيْئٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ : "ہم نے تمام چیزوں کا جوڑا جوڑا بنایا"۔

وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ : "اور جب لوگ باہم ملا دیئے جائیں گے"۔

زَوَّجْنَاهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ : "اور ہم انہیں حور عین کا ساتھی بنا دیں گے"۔

مُطَهَّرَةٌ : پاکیزہ (آیت نمبر ۲۵) (ط ہ ر)

وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ : ”اور وہ پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے“۔

وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا : ”اور وہ تمھیں بالکل پاک صاف کر دے گا“۔

ذَالِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ : ”یہ تمھارے دلوں کے لئے بہت پاکیزگی کی بات ہے“۔

وَلَهُمْ فِيهَا اَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ : ”اور وہاں ان کے لئے پاک بیبیاں ہوں گی“۔

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ : ”اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو“۔

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا : ”اور ہم آسمان سے پاک اور ستھرا ہوا پانی برساتے ہیں“۔

خَالِدُوْنَ : ہمیشہ رہنے والے (آیت نمبر ۲۵) (خ ل د)

اَلْخُلُوْدُ کے معنی کسی چیز کے فساد کے عارضہ سے پاک ہونے اور اپنی اصلی حالت پر قائم رہنے کے ہیں۔

خَلَدَ يَخْلُدُ خُلُوْدًا : عرصہ دراز تک رہنا۔

اُولٰئِكَ اَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِيْنَ فِيهَا : ”یہی صاحب جنت ہیں، ہمیشہ اس میں رہیں گے“۔

وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا : ”اور جو شخص مسلمان کو قصداً مار ڈالے گا۔ تو اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا“۔

وَلَكِنَّهُ اَخْلَدَ اِلَي الْاَرْضِ : "لیکن وہ زمین کی طرف مائل ہو گیا' یہ خیال کر کے کہ وہ اس پر ہمیشہ رہے گا"۔

يَضْرِبَ : وہ مارتا ہے ' پیٹتا ہے (آیت نمبر: ۲۶) (ض رَ بَ)

الضَّرْبُ کے معنی کسی چیز کو دوسری چیز پر واقع کرنے یعنی مارنے کے ہیں۔

فَضَرْبَ الرِّقَابِ : "تو ان کی گردنیں اڑا دو"۔

اِضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ : "اپنی لاٹھی پتھر پر مارو"۔

يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ : "ان کے منہ پر مارتے ہیں"۔

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ : "اور جب تم سفر کو جاؤ"۔

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ : نا داری ان پر مسلط کر دی گئی"۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا : "خدا ایک مثال بیان فرماتا ہے"۔

فَوْقَهَا : اس کے اوپر (آیت نمبر: ۲۶) (ف وْ ق)

فَوْقَ : (اسم ظرف) یہ مکان' زمان' جسم' عدد اور مرتبہ کے متعلق استعمال ہوتا ہے اور کئی معنوں میں بولا جاتا ہے۔

وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ : ”اور ہم نے کوہ طور کو تم پر اٹھا کھڑا کیا“۔

مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً : ”مچھر یا اس سے بڑھ کر کسی چیز (مثلاً مکھی، مکڑی) کی مثال بیان فرمائے“۔

فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا : ”ان لوگوں پر جنہوں نے کفر کیا“۔

الحَقُّ: (آیت نمبر: ۲۶) (ح ق ق)

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ : ”(یہ بات) تمھارے پروردگار کی طرف سے حق ہے“۔

ثُمَّ رُدُّوْا اِلَي اللّٰهِ مَوْلٰهُمُ الْحَقِّ : ”پھر (قیامت کے دن تمام) لوگ اپنے مالک برحق خدا تعالیٰ کے پاس واپس بلائے جائیں گے“۔

كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ : ”اسی طرح تیرے رب کا ارشاد ثابت ہو کر رہا“۔

اَلْحَآقَّةُ مَا الْحَآقَّةُ : ”سچ مچ ہونے والی، وہ سچ مچ ہونے والی کیا ہے؟“۔

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ : ”اور مومنوں کی مدد ہم پر لازم تھی“۔

حَقِيْقٌ عَلَي اَلَّا اَقُوْلَ عَلَي اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ : ”مجھ پر واجب ہے کہ خدا کی طرف سے جو کچھ کہوں سچ ہی کہوں“۔

وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ : ”اور ان کے خاوند اس (مدت) میں ان کو اپنی زوجیت میں لے لینے کے زیادہ حقدار ہیں“۔

فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ

مَثَلًا	بِهٰذَا	اللّٰهُ	اَرَادَ	مَاذَا	يَقُوْلُوْنَ	فَ
مثال	اس سے	اللہ	چاہا	کیا	وہ کہتے ہیں	سو

سو وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے اس مثال سے کیا چاہا

يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ؕ

كَثِيْرًا	بِهٖ	يَهْدِيْ	وَ	كَثِيْرًا	بِهٖ	يُضِلُّ
بہت لوگ	اس سے	ہدایت دیتا ہے	اور	بہت لوگ	اس سے	وہ گمراہ کرتا ہے

وہ اس سے بہتوں کو گمراہ کرتا ہے اور اس سے بہتوں کو ہدایت دیتا ہے

وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ

يَنْقُضُوْنَ	الَّذِيْنَ	الْفٰسِقِيْنَ	اِلَّا	بِهٖ	يُضِلُّ	مَا	وَ
توڑتے ہیں	جو لوگ	بدکار	مگر	اس سے	گمراہ کرتا	نہیں	اور

اور وہ بدکاروں کے سوا کسی کو گمراہ نہیں کرتا۔ جو لوگ توڑتے ہیں

عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۪ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ

مَا	يَقْطَعُوْنَ	وَ	ہٖ	مِيْثَاقِ	بَعْدِ	مِنْ	اللّٰهِ	عَهْدَ
جسے	کاٹتے ہیں	اور	اس	پختہ	بعد	سے	اللہ	اقرار

اللہ سے (کیا ہوا) اقرار پختہ کرنے کے بعد اور اس کو کاٹتے ہیں۔ جسے

مشتق افعال

اَرَادَ (واحد مذکر غائب۔ ماضی) اَرَادَ۔ يُرِيْدُ۔ اِرَادَةً (رادَ يرودُ رَادةً) يُضِلُّ (واحد مذکر غائب مضارع) اَضَلَّ۔ يُضِلُّ۔ اِضلالاً (اِضلّ يضِلّ ضلالةً) يَنْقُضُوْنَ (جمع مذکر غائب مضارع) نَقَضَ۔ يَنْقُضُ۔ نَقْضًا

يَقْطَعُوْنَ (جمع مذکر غائب مضارع) قَطَعَ۔ يَقْطَعُ۔ قَطْعًا۔

اَرَادَ : اس نے ارادہ کیا (آیت نمبر26) (ر و د)

اَلرَّوْدُ : اس کے اصل معنی نرمی کے ساتھ کسی چیز کی طلب میں بار بار آمد و رفت کے ہیں۔

اَلْاِرَادَۃُ : یہ رَادَیَرُوْدُ سے ہے جس کے معنی کسی چیز کی طلب میں کوشش کرنے کے ہیں۔

اِنْ اَرَادَ بِکُمْ سُوْءً اَوْ اَرَادَ بِکُمْ رَحْمَۃً : " اگر اللہ تمھاری برائی کا فیصلہ کرے یا تم پر اپنا فضل و کرم کرنا چاہے"۔

یُرِیْدُ اللّٰهُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُبِکُمُ الْعُسْرَ : " اللہ تمھارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے اور تمھارے ساتھ سختی نہیں کرنا چاہتا"۔

هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ : " اس عورت نے مجھے میرے نفس سے پھسلانا چاہا"۔

تُرَاوِدُفَتَاهَا عَنْ نَفْسِهٖ : "وہ اپنے غلام سے (ناجائز) مطلب حاصل کرنے کے درپے ہے"۔

سَنُرَاوِدُعَنْهُ اَبَاهُ : "ہم اس کے باپ کو اس سے پھیرنے کی کوشش کریں گے"۔

کَثِیْرًا : (زیادہ) (آیت نمبر26) (ک ث ر)

وَاَکْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ کَارِهُوْنَ : " اور ان میں سے اکثر حق کو ناپسند کرتے ہیں"۔

وَدَّ کَثِیْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْکِتَابِ : "بہت سے اہل کتاب یہ چاہتے ہیں"۔

وَفَاکِهَۃٍ کَثِیْرَۃٍ : " اور کثرت سے پھل (جنت میں ملیں گے)"۔

اَلْهَاکُمُ التَّکَاثُرُ : " (لوگو!) تم کو (مال کی) بہت سی طلب نے غافل کر دیا"۔

اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ : ”(اے محمد ﷺ!) ہم نے تم کو کوثر عطا فرمائی“۔

اَلْفَاسِقِيْنَ: گناہ گار لوگ (آیت نمبر 26 :) (ف سَ ق)

اَلْفِسْقُ : کسی شخص کا دائرہ شریعت سے نکل جانا۔

فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ : ”تو وہ اپنے پرودگار کے حکم سے باہر ہوگیا“۔

فَفَسَقُوْا فِيْهَا : ”تو وہ نافرمانیاں کرتے ہیں“۔

وَاَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُوْنَ : ”ان میں سے اکثر نافرمان ہیں“۔

اَفَمَنْ كَانَ مُوْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا : ”بھلا جو مومن ہے، اس شخص کی طرح ہوسکتا ہے جو نافرمان ہے“۔

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ : ”اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا، ان کی نافرمانیوں کے سبب انہیں عذاب ہوگا“۔

وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ عَلَي الَّذِيْنَ فَسَقُوْا : ”اسی طرح تیرے رب کا ارشاد نافرمانوں کے حق میں ثابت ہو کر رہا“۔

عَهَدٌ: پختہ وعدہ، عہدو ل (آیت نمبر 27) (ع ہ دَ)

اَلْعَهْدُ: کسی چیز کی پیہم نگہداشت اور خبرگیری کرنا۔ اس بنا پر اس پختہ وعدہ کو بھی عھد کہا جاتا ہے، جس کی نگہداشت ضروری ہو۔

وَ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا	:	"اور عہد کو پورا کرو کہ عہد کے بارے میں ضرور پرسش ہوگی"۔
وَمَنْ اَوْفٰي بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ	:	"اور اللہ سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والا کون ہے؟"۔
وَلَقَدْ عَهِدْنَا اِلٰي آدَمَ	:	"اور ہم نے آدم ؑ سے عہد لیا تھا"۔
اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ	:	"کیا ہم نے تم سے کہہ نہیں دیا تھا؟"۔
اَلَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَا	:	"جو لوگ کہتے ہیں کہ اللہ نے ہم سے عہد لے رکھا ہے"۔
اَوَ كُلَّمَا عَاهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ	:	"کیا لوگوں نے (جب خدا سے) عہد واثق کیا تو ان میں سے ایک فریق نے اس کو پھینک دیا"

بَعْدُ: (بعد میں) (آیت نمبر:27) (ب ع دُ)

اَلْبُعْدُ: دور ہونا، یہ قرب کی ضد ہے۔ نیز یہ ہلاک ہونے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

ضَلُّوْا ضَلٰلًا بَعِيْدًا	:	"وہ راہ ہدایت سے بھٹک کر دور جا پڑے"۔
كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ	:	"جیسے ثمود تباہ ہو گئے"۔

مِيْثَاقِهٖ: (معاہدہ کرنا) (آیت نمبر:27) (وَ ث قَ)

وَثِقْتُ بِهٖ اَثِقُ ثِقَةً: کسی پر اعتماد کرنا اور مطمئن ہونا

اَوْثَقَهٗ: (افعال) زنجیر میں جکڑنا، رسی سے کس کر باندھنا

اَلْمِيْثَاقُ پختہ عہد وپیمان"۔

اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ

اَمَرَ	اللّٰهُ	بِهٖ	اَنْ	يُّوْصَلَ	وَ	يُفْسِدُوْنَ	فِي الْاَرْضِ
حکم دیا	اللہ	اس کا	کہ	جوڑے رکھیں	اور	وہ فساد پھیلاتے ہیں	زمین میں

اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا تھا۔ اور وہ زمین میں فساد پھیلاتے ہیں

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٢٧﴾ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ

اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ	كَيْفَ	تَكْفُرُوْنَ	بِاللّٰهِ
یہی لوگ	وہ	نقصان اٹھانے والے	کس طرح	تم کفر کرتے ہو	اللہ کا

یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔ تم اللہ کا کس طرح کفر کرتے ہو

وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ

وَ	كُنْتُمْ	اَمْوَاتًا	فَ	اَحْيَا كُمْ	ثُمَّ	يُمِيْتُ كُمْ	ثُمَّ	يُحْيِيْ	كُمْ
حالانکہ	تم تھے	بے جان	سو	زندگی بخشی تمہیں	پھر	مارے گا تمہیں	پھر	جلائے گا	تمہیں

حالانکہ تم بے جان تھے اس نے تمہیں زندگی بخشی۔ پھر وہ تمہیں مارے گا پھر تمہیں جلائے گا

ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٨﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا

ثُمَّ	اِلَيْهِ	تُرْجَعُوْنَ	هُوَ	الَّذِيْ	خَلَقَ	لَ	كُمْ	مَا
پھر	اس کی طرف	لوٹائے جاؤ گے	وہی ہے	جس نے	پیدا کیا	لیے	تمہارے	جو کچھ

پھر تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ وہی ہے جس نے تمہارے لیے پیدا کیا جو کچھ

مشتق افعال

يُوْصَلُ (واحد مذکر غائب مضارع) اَوْصَلَ - يُوْصِلُ - اِيْصَالًا (وَصَلَ يَصِلُ وَصْلًا)۔ يُفْسِدُوْنَ (جمع مذکر غائب مضارع) اَفْسَدَ - يُفْسِدُ - اِفْسَادًا (فَسَدَ يَفْسُدُ فَسَادًا)۔ يُمِيْتُ (واحد مذکر غائب مضارع) اَمَاتَ يُمِيْتُ اِمَاتَةً (مَاتَ يَمُوْتُ مَوْتًا)۔ يُحْيِيْ (واحد مذکر غائب مضارع) اَحْيٰى - يُحْيِيْ - اِحْيَاءً۔ تُرْجَعُوْنَ (جمع مذکر حاضر مضارع مجہول) (رَجَعَ يَرْجِعُ رُجُوْعًا)

وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ اَحَدٌ : ''اور نہ کوئی ایسا جکڑنا جکڑے گا''۔

وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا : ''اور ہم نے عہد بھی ان سے پکا لیا''۔

حَتّٰي تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ : ''جب تک تم مجھے خدا کا عہد نہ دو''۔

فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰي : ''اس نے (مضبوط رسی) ہاتھ میں پکڑ لی''۔

يَقْطَعُوْنَ : (علیحدہ کرنا) (آیت نمبر: 27) (ق ط ع)

اَلْقَطْعُ: کسی چیز کو علیحدہ کر دینا۔

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا : ''اور چوری کرنا والا مرد ہو یا عورت' ان کے ہاتھ کاٹ ڈالو''۔

وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ : ''اور (جب تم اے منافقو) اپنے رشتوں کو توڑ ڈالو''۔

مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا : ''میں کسی کام کو فیصل کرنے والی نہیں''۔

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا : ''غرض ظالم لوگوں کی جڑ کاٹ دی گئی''۔

اِلَّا اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ : ''مگر یہ کہ ان کے دل پاش پاش ہو جائیں''۔

اَمَرَ : حکم (آیت نمبر: 27) (اَ مَ رَ)

اَلْاَمْرُ: شان یعنی حالت۔ اس کی جمع امور ہے اور اَمَرَ تُهُ (ن) کا مصدر بھی امر آتا ہے جس کے معنی حکم دینا کے ہیں۔ امر کا لفظ جملہ اقوال و افعال کے لئے عام ہے۔

وَ اِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهُ	:	"اور اسی ہی کی طرف تمام امور کا رجوع ہے"۔
قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ	:	"انہوں نے کہا اباجان! جو آپ کو حکم ہوا ہے، وہی کیجئے"۔
اَتٰٓي اَمْرُ اللّٰهِ	:	"خدا کا حکم (یعنی عذاب گویا) آہی پہنچا"۔
اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ	:	"(شہر کے رئیس) تمہارے بارے میں صلاح مشورے کرتے ہیں"۔

اَلْخَاسِرُوْنَ: (آیت نمبر:27) (خ سِ ر)

اَلْخُسْرُ وَ الْخُسْرَانُ: راس المال میں کمی آجانا، خسارہ"۔

تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ	:	"یہ لوٹنا تو (موجب) زیاں ہے"۔
قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ	:	"کہہ دیجئے جنہوں نے اپنے آپ اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن نقصان میں ڈالا، دیکھو یہی صریح نقصان ہے"۔
وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ	:	"یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں"۔
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ	:	"اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو اور تول کم مت کرو"۔

كَيْفَ: (آیت نمبر:28) (كَ يْ فَ)

كَيْفَ : اسم استفہام۔بمعنی کیسے،کس طرح

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ : ”تم خدا سے کیونکر منکر ہو سکتے ہو“۔

يُحْيِيْكُمْ (آیت نمبر: 28) (ح ي ي)

اَلْحَيَاةُ تَحِيَّةً: زندگی رکھنا۔

فَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا : ”اور اس (پانی) سے ہم نے شہر مردہ (زمین افتادہ) کو زندہ کیا“۔

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ : ”اور تمام جاندار چیزیں ہم نے پانی سے بنائیں“۔

وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَاءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ : ”اور نہ زندہ اور مردے برابر ہو سکتے ہیں“۔

يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي : ”کاش! میں نے اپنی زندگی (کی جاودانی کے لئے) کچھ آگے بھیجا ہوتا“۔

فَاَمَّا مَنْ طَغٰى وَاٰثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا : ”تو جس نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو مقدم سمجھا“۔

وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ : ”اور (ہمیشہ کی) زندگی (کا مقام) آخرت کا گھر ہے“۔

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا : ”اور جب تمہیں سلام کیا جائے تم اسے اچھا جواب دو یا انہی الفاظ کو لوٹا کر دو“۔

وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَاءَكُمْ : ”اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے“۔

فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ۚ ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ

فِي	الْأَرْضِ	جَمِيعًا	ثُمَّ	اسْتَوٰى	إِلَى	السَّمَاءِ
میں	زمین	سب	پھر	قصد کیا	طرف	آسمان

زمین میں ہے سب کا سب۔ پھر آسمان کی طرف قصد کیا

فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ

فَ	سَوّٰى	هُنَّ	سَبْعَ	سَمٰوٰتٍ	وَهُوَ	بِكُلِّ	شَيْءٍ
پھر	ٹھیک کردیا	انہیں	سات	آسمان (جمع)	اور وہ	ہر	چیز

پھر ان کو ٹھیک سات آسمان کردیا۔ اور وہ ہر چیز کو

عَلِيمٌ ﴿٢٩﴾ وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّي

عَلِيمٌ	وَ	إِذْ	قَالَ	رَبُّكَ	لِلْمَلٰٓئِكَةِ	إِنَّ	ی
جاننے والا	اور	جب	کہا	تیرا رب	فرشتوں کو	کہ	میں

جاننے والا ہے۔ اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں

جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۖ قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا

جَاعِلٌ	فِي	الْأَرْضِ	خَلِيفَةً	قَالُوْا	اَ	تَجْعَلُ	فِيْهَا
بنانے والا ہوں	میں	زمین	ایک نائب	انہوں نے کہا	کیا	تو بناتا ہے	اس میں

زمین میں ایک نائب بنانے والا ہوں۔ انہوں نے کہا کیا تو اس میں بناتا ہے؟

مشق افعال

اِسْتَوٰى (واحد مذکر غائب۔ ماضی) یَسْتَوِیْ مضارع۔ اِسْتِوَاءٌ (مادہ)

سَوّٰى (واحد مذکر غائب ماضی) سَوّٰى۔ یُسَوِّیْ۔ تَسْوِیَۃً (سَوِیَ یَسْوٰی سواءً) قَدَّسَ یُقَدِّسُ (قَدُسَ یَقْدُسُ) تَقْدِیْسًا

تَجْعَلُ (واحد مذکر حاضر مضارع) ماضی جَعَلَ ——— جَاعِلٌ (اسم فاعل)

جَمِيْعًا : (آیت نمبر: 29) (جَ مَ عَ)

اَلْجَمْعُ کے معنی ہیں متفرق چیزوں کو ایک دوسرے کے قریب لاکر ملا دینا۔

جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَہٗ : "وہ مال جمع کرتا ہے اور اس کو گن گن کر رکھتا ہے"۔

فَجَمَعْنَاھُمْ جَمْعًا : "تو ہم سب کو جمع کر لیں گے"۔

اِنَّ اللّٰہَ جَامِعُ الْمُنَافِقِیْنَ : "کچھ شک نہیں کہ اللہ منافقوں کو جمع کرنے والا ہے"۔

یَوْمَ یَجْمَعُکُمْ لِیَوْمِ الْجَمْعِ : "جس دن وہ تم کو اکٹھا ہونے (یعنی قیامت) کے دن اکٹھا کرے گا"۔

فَکِیْدُوْنِیْ جَمِیْعًا : "تم سب مل کر میرے خلاف چالیں چل لو"۔

اِسْتَوٰی : (آیت نمبر: 29) (سَ وِ یَ)

اَلْمُسَاوَاۃُ : ماپ تول یا فاصلے کے لحاظ سے دو چیزوں کا ایک دوسرے کے برابر ہونا"۔

لَایَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰہِ : "یہ لوگ خدا کے نزدیک برابر نہیں ہیں"۔

اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی : "(خدائے) رحمٰن جس نے عرش پر قرار پکڑا ہے"۔

ثُمَّ اسْتَوٰی اِلَی السَّمَاءِ : "پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا تو ان کو ٹھیک بنا دیا"۔
فَسَوّٰھُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ

مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَۚ وَنَحْنُ

مَنْ	يُّفْسِدُ	فِيْهَا	وَيَسْفِكُ	الدِّمَآءَ	وَنَحْنُ
جو	فساد کرے	اس میں	اور بہائے	خون (جمع)	اور ہم

جو اس میں فساد کرے گا اور خون بہائے گا اور ہم

نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّيْٓ

نُسَبِّحُ	بِحَمْدِ	كَ	وَنُقَدِّسُ	لَكَ	قَالَ	اِنِّيْ
بے عیب کہتے ہیں	تعریف کے ساتھ	تیری	اور پاکیزگی بیان کرتے ہیں	تیری	فرمایا	بے شک میں

تیری تعریف کے ساتھ تجھ کو بے عیب کہتے ہیں اور تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔ اس نے فرمایا بے شک میں

اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا

اَعْلَمُ	مَا	لَا	تَعْلَمُوْنَ	وَ	عَلَّمَ	اٰدَمَ	الْاَسْمَآءَ	كُلَّهَا
جانتا ہوں	جو	نہیں	تم جانتے	اور	اس نے سکھائے	آدم	نام	سب

جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ اور اس نے آدم کو سب چیزوں کے نام سکھائے

ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِئُوْنِيْ

ثُمَّ	عَرَضَ	هُمْ	عَلَى	الْمَلٰٓئِكَةِ	فَ	قَالَ	اَنْۢبِئُوْ	نِيْ
پھر	سامنے کیا	انہیں	پر	فرشتے	پھر	فرمایا	بتلاؤ	مجھ کو

پھر انہیں فرشتوں کے سامنے کیا۔ پھر فرمایا مجھ کو بتلاؤ

مشتق افعال

يَسْفِكُ (واحد مذکر غائب۔ مضارع) سَفَكَ۔ يَسْفِكُ۔ سَفْكًا — نُسَبِّحُ (جمع متکلم۔ مضارع)

سَبَّحَ۔ يُسَبِّحُ۔ تَسْبِيْحًا — عَرَضَ (واحد مذکر غائب۔ ماضی) عَرَضَ۔ يَعْرِضُ۔

عَرْضًا — اَنْۢبِئُوْا (جمع مذکر حاضر۔ امر) اَنْبَاَ ماضی يُنْبِئُ مضارع۔ اِنْبَاءً (نبی ینبی نبأً)

اَلَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰكَ : (وہی تو ہے) جس نے تجھے بنایا اور تیرے اعضاء کو ٹھیک کیا"۔

فَرَاٰهُ فِيْ سَوَاءِ الْجَحِيْمِ : "تو اس کو وسط دوزخ میں دیکھے گا"۔

سَوَاءِ السَّبِيْلِ : "سیدھا راستہ"۔

فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰي سَوَاءٍ : "تو (ان کا عہد) انہیں کی طرف پھینک دو (برابر کا جواب دو)"۔

حَتّٰي اِذَا سَاوٰي بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ : "جب اس نے دونوں پہاڑوں کے درمیان (کا حصہ) برابر کر دیا"۔

خَلِيْفَةً : (آیت نمبر: 30) (خ ل ف)

خَلْفٌ : پیچھے (یہ قُدّام کی ضد ہے)۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ : "جو کچھ ان کے روبرو ہو رہا ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہو چکا ہے، اسے سب معلوم ہے"۔

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ : "پھر ان کے بعد چند ناخلف ان کے جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کو ضائع کر دیا"۔

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْاَرْضِ : "اور وہی تو ہے جس نے تمہیں زمین میں (پہلوں کا) جانشین بنایا"۔

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ : "پھر یہ فرقے اختلاف کرنے لگے"۔

بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ

بِاَسْمَآءِ	هٰٓؤُلَآءِ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ	قَالُوْا	سُبْحَانَ	كَ
نام	ان کے	اگر	تم ہو	سچے	وہ بولے	پاک ہے	تو

ان کے نام - اگر تم سچے ہو - وہ بولے تو پاک ہے

لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ

لَا	عِلْمَ	لَنَا	اِلَّا	مَا	عَلَّمْتَنَا	اِنَّ	كَ	اَنْتَ	الْعَلِيْمُ
نہیں	علم	ہمارے لیے	مگر	جو	تو نے ہمیں سکھایا	بے شک	تو ہی	تو	جاننے والا

ہمارے لیے علم نہیں مگر (صرف وہ) جو تو نے ہمیں سکھایا۔ بے شک تو جاننے والا

الْحَكِيْمُ ﴿۳۲﴾ قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ فَلَمَّا

الْحَكِيْمُ	قَالَ	يَا	اٰدَمُ	اَنْۢبِئْ	هُمْ	بِاَسْمَآءِ	هِمْ	فَ	لَمَّا
حکمت والا	اس نے کہا	اے	آدم	تو بتا دے	انہیں	نام	ان کے	پھر	جب

حکمت والا ہے۔ اس (اللہ) نے کہا اے آدم تو انہیں ان کے نام بتا دے۔ تو جب

اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ

اَنْۢبَاَ	هُمْ	بِاَسْمَآءِ	هِمْ	قَالَ	اَ	لَمْ	اَقُلْ	لَكُمْ
اس نے بتا دیئے	انہیں	نام	ان کے	اس نے کہا	کیا	نہ	میں نے کہا تھا	تمہیں

اس نے انہیں ان کے نام بتا دیئے۔ تو اس (اللہ) نے کہا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا؟

مشتق افعال

عَلَّمْتَ (واحد مذکر حاضر۔ ماضی) عَلَّمَ۔ يُعَلِّمُ۔ تَعْلِيْمًا (مزید آیت ۱۳)

لَمْ اَقُلْ (واحد متکلم۔ مضارع نفی) قَالَ۔ يَقُوْلُ۔ قَوْلًا ۔ قَالَ قَالُوْا (۸) ۔ اَنْۢبِئْ اَنْۢبَاَ (۳۱)

كُنْتُمْ (جمع مذکر حاضر۔ ماضی) كَانَ۔ يَكُوْنُ۔ كَوْنًا۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ : ''بیشک اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا''۔

فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخَالِفِیْنَ : ''تم پیچھے رہنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو''۔

عَرَضَھُمْ : (آیت نمبر: 31) (ع ر ض)

اَلْعَرْضُ : کسی چیز کی چوڑائی، یہ الطّول کی ضد ہے۔

اَلْعَارِضُ : وہ چیز جو تمھارے سامنے آئے، خاص طور پر بادل جو افق پر پھیلا ہوا ہو۔

ھٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا : ''یہ تو بادل ہے جو ہم پر برس کر رہے گا''۔

ثُمَّ عَرَضَھُمْ عَلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ : ''پھر ان کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا''۔

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ : ''ہم نے (بار) امانت پیش کیا''

وَلَا تَجْعَلُوْا اللّٰہَ عُرْضَۃً : ''اور اللہ کے نام کو اپنی قسموں کے لئے آڑ نہ بناؤ''۔

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ : ''اور جو میری نصیحت سے منہ پھیرے گا''۔

وَھُمْ عَنْ اٰیٰتِھَا مُعْرِضُوْنَ : ''(اس پر بھی) وہ قدرت کی نشانیوں سے منہ پھیر رہے ہیں''۔

اَنْبِئُوْنِیْ : مجھے بتلاؤ (آیت نمبر: 31) (ن ب ء)

اَلنَّبأ کے معنی خبر مفید کے ہیں۔

نَبَّاتُہٗ وَ اَنْبَاتُہٗ کے معنی خبر دینے کے ہیں۔

عَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْم : "یہ لوگ کس چیز کی نسبت پوچھتے ہیں؟ کیا بڑی خبر کی نسبت؟"

تِلْكَ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَا اِلَيْكَ : "یہ حالات منجملہ غیب کی خبروں کے ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں"۔

اَنْبِئْهُمْ بِاَسْمَائِهِمْ فَلَمَّا اَنْبَاَهُمْ بِاَسْمَائِهِم : "تم ان کو ان چیزوں کے نام بتاؤ۔ جب انہوں نے اِن کے نام بتائے۔

نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهِ : "کہ میں تم کو اس کی تعبیر بتا دوں گا"۔

نَبِّئْ عِبَادِيْ : "(اے پیغمبر!) میرے بندوں کو بتا دو"۔

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ : "(اے پیغمبر! ان سے) کہو کہ بھلا میں تم کو ایسی بات بتاؤں"۔

سُبْحَانَكَ: آپ کی ذات ہر عیب سے مبرا ہے (آیت نمبر: 32) (س ب ح)

اَلسَّبْحُ کے اصل معنی پانی یا ہوا میں تیز رفتاری سے گزر جانے کے ہیں۔

اَلتَّسْبِيْحُ کے معنی تنزیہ الٰہی بیان کرنے کے ہیں۔ اصل میں اس کے معنی عبادت الٰہی میں تیزی کرنے کے ہیں۔

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا : "تو پاک (ذات) ہے ہم کو کچھ معلوم نہیں"۔

كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ : "سب (اپنے اپنے) مدار میں تیر رہے ہیں"۔

وَالسَّابِحَاتِ سَبْحًا : "اور فرشتوں کی قسم (جو آسمان و زمین کے درمیان) تیرتے پھرتے ہیں"۔

اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا	:	”دن کے وقت تو تم بہت مشغول کار رہتے ہو“۔
وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ	:	”اور ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرتے ہیں“۔

اِنِّیْٓ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ

اِنَّ	یْ	اَعْلَمُ	غَیْبَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	وَ	اَعْلَمُ
کہ	میں	جانتا ہوں	چھپی ہوئی باتیں	آسمان	اور	زمین	اور	میں جانتا ہوں

کہ میں جانتا ہوں زمین اور آسمانوں کی چھپی ہوئی باتیں۔ اور میں جانتا ہوں

مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ

مَا	تُبْدُوْنَ	وَ	مَا	كُنْتُمْ	تَكْتُمُوْنَ	وَ اِذْ	قُلْنَا	لِلْمَلٰٓئِكَةِ
جو	تم ظاہر کرتے ہو	اور	جو	تم ہو	چھپاتے	اور جب	ہم نے کہا	فرشتوں سے

جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔ اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا

اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى

اسْجُدُوْا	لِاٰدَمَ	فَ	سَجَدُوْا	اِلَّآ	اِبْلِيْسَ	اَبٰى
تم سجدہ کرو	آدم کو	تو	انہوں نے سجدہ کیا	سوائے	ابلیس	اس نے انکار کیا

تم آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔ اس نے انکار کیا

وَاسْتَكْبَرَ ڭ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۴﴾ وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ

وَ	اسْتَكْبَرَ	وَ	كَانَ	مِنَ	الْكٰفِرِيْنَ	وَ قُلْنَا	يَا	اٰدَمُ
اور	اس نے تکبر کیا	اور	ہو گیا	سے	کافر (جمع)	اور ہم نے کہا	اے	آدم

اور اس نے تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا۔ اور ہم نے کہا اے آدم

مشتق افعال

تُبْدُوْنَ (جمع مذکر حاضر مضارع) اَبْدٰی۔ یُبْدِیْ۔ اِبْدَاءً بدء یبدی بدأۃ۔ تَکْتُمُوْنَ (جمع مذکر حاضر مضارع)

کَتَمَ۔ یَکْتُمُ۔ کِتْمَانًا۔ اُسْجُدُوْا (جمع مذکر حاضر امر) سَجَدَ۔ یَسْجُدُ۔ سَجْدَۃً۔

اَبٰی (واحد مذکر غائب ماضی) اَبٰی۔ یَاْبٰی۔ اِبَا۔ اِسْتَکْبَرَ (واحد مذکر غائب ماضی) اِسْتَکْبَرَ۔ یَسْتَکْبِرُ۔ اِسْتِکْبَارًا (کبر۔ یکبر۔ کبرًا)

لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ : "تم اللہ کی پاکیزگی کیوں نہیں بیان کرتے؟"۔

فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ : "سو جس وقت تم لوگوں کو شام ہو، اللہ کی تسبیح بیان کرو"۔

حَكِيْمٌ: (آیت نمبر: 32) (ح ك م)

حُكْمٌ کے اصل معنی کسی چیز کی اصلاح کے لئے اسے روک دینے کے ہیں۔ اسی بنا پر لگام کو حَكْمَةُ الدَّابَّة کہا جاتا ہے کیونکہ وہ اسے قابو میں رکھتا ہے، کہا جاتا ہے احکمت الدابة: میں نے جانور کو لگام دی۔

وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْل : "اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کیا کرو"۔

اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ : "کیا یہ زمانہ جاہلیت کے حکم کے خواہاں ہیں اور جو یقین رکھتے ہیں ان کے لئے خدا سے اچھا حکم کس کا ہے؟"

حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ : "جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں"۔

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ : "کیا اللہ سب سے بڑا حاکم نہیں ہے؟"

اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ : "جس کی آیتیں مستحکم ہیں"۔

وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا : "اور ہم نے ان کو لڑکپن میں ہی دانائی عطا فرمائی تھی"۔

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ : "اور ان (لوگوں) کو کتاب اور دانائی سکھایا کرے"۔

تَکْتُمُوْنَ : (آیت نمبر: 33) (ک ت م)

کَتَمَہٗ کَتْمًا وَکِتْمَانًا کے معنی کوئی بات چھپانے کے ہیں"۔

وَلَاتَکْتُمُوا الشَّھَادَۃَ : "اور شہادت کو مت چھپانا"۔

وَیَکْتُمُوْنَ مَا اٰتَاھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہ : اور جو (مال)" اللہ نے ان کو اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے اسے چھپا چھپا کے رکھیں"۔

وَلَایَکْتُمُوْنَ اللّٰہَ حَدِیْثًا : "اور اللہ سے کوئی بات نہیں چھپائیں گے"۔

اُسْجُدُوْا : (آیت نمبر: 34) (س ج د)

اَلسُّجُوْدُ (ن) کے اصل معنی فروتنی اور عاجزی کرنے کے ہیں۔

فَاسْجُدُوْا لِلّٰہِ وَاعْبُدُوْا : "سو اللہ کے لئے سجدہ کرو اور (اسی کی) عبادت کرو"۔

اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ : "آدم (علیہ السلام) کو سجدہ کرو"۔

وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا : "اور دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا"۔

وَاَدْبَارَالسُّجُوْدِ : "اور سجدوں کے پیچھے بھی"۔

وَاَنَّ الْمَسَاجِدَلِلّٰہِ : "اور مسجدیں تو اللہ ہی کے لئے ہیں"۔

اَلَّایَسْجُدُوْا لِلّٰہِ : "(اور نہیں سمجھتے) کہ اللہ کو سجدہ کیوں نہ کریں"۔

وَخَرُّوْا لَہٗ سُجَّدًا : "اور اس کے سامنے سجدہ ریز ہوگئے"۔

اِسْتَکْبَرَ : (آیت نمبر: 34) (ك ب ر)

قُلْ فِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ	:	"کہدو کہ ان دونوں میں گناہ بڑا ہے"۔
وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ	:	"اور اسے بڑھاپا آپکڑے"۔
وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ	:	"اور اگر ان کی روگردانی تم پر شاق گزرتی ہے"۔
كَبُرَتْ كَلِمَةً	:	"(یہ) بڑی بات ہے"۔
اَبٰي وَاسْتَكْبَرَ	:	"مگر (شیطان نے) انکار کیا اور غرور میں آگیا"۔
وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوْا اسْتِكْبَارًا	:	"اور اڑ گئے اور اکڑ بیٹھے"۔
وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	:	"اور آسمانوں اور زمینوں میں اس کے لئے بڑائی ہے"۔
فَلَمَّا رَاَيْنَهٗ اَكْبَرْنَهٗ	:	"جب عورتوں نے ان کو دیکھا تو ان کا رعب ان پر چھا گیا"۔
وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰي مَاهَدٰكُمْ	:	"اور اس احسان کے بدلے کہ خدا نے تم کو ہدایت بخشی ہے تم اس کو بزرگی سے یاد کرو"۔

اُسْكُنْ: (آیت نمبر: 35) (س ك ن)

اَلسُّكُوْنُ حرکت کے بعد ٹھہر جانے اور کسی جگہ رہائش اختیار کر لینے کو سکون کہتے ہیں۔ رہائش کی جگہ کو مسکن کہا جاتا ہے۔ اس کی جمع مساکن ہے۔

اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا

اسْكُنْ	اَنْتَ	وَ	زَوْجُ كَ	الْجَنَّةَ	وَ	كُلَا	مِنْهَا	رَغَدًا
رہو	تو	اور	بیوی تیری	جنت ۔	اور	تم دونوں کھاؤ	اس سے	اطمینان سے

تو اور تیری بیوی جنت میں رہو ۔ اور تم دونوں اس میں سے کھاؤ اطمینان سے

حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا

حَيْثُ	شِئْتُمَا	وَ	لَا	تَقْرَبَا	هٰذِهِ	الشَّجَرَةَ	فَ	تَكُوْنَا
جہاں	تم چاہو	اور	نہ	قریب جانا	اس	درخت	پھر	ہو جاؤ گے

جہاں سے تم چاہو ۔ اور تم اس درخت کے قریب نہ جانا (ورنہ) تم ہو جاؤ گے

مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا

مِنَ	الظّٰلِمِيْنَ	فَ	اَزَلَّ	هُمَا	الشَّيْطٰنُ	عَنْهَا	فَ	اَخْرَجَهُمَا
سے	ظالم (جمع)	پھر	پھسلایا	ان کو	شیطان	وہاں سے	پھر	انہیں نکال دیا

ظالموں میں سے ۔ پھر شیطان نے ان کو وہاں سے پھسلایا ۔ پھر انہیں نکال دیا

مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۖ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ

مِنْ	مَا	كَانَا	فِيْهِ	وَ	قُلْنَا	اهْبِطُوْا	بَعْضُكُمْ	لِبَعْضٍ
سے	جو	وہ تھے	اس میں	اور	ہم نے کہا	تم اتر جاؤ	تمہارے بعض	بعض کے

اس جگہ سے جہاں وہ تھے اور ہم نے کہا تم اتر جاؤ ۔ تمہارے بعض بعض کے

مشتق افعال

اسْكُنْ (واحد مذکر امر) سَكَنَ ۔ يَسْكُنُ ۔ سُكُوْنَةً ۔ كُلَا (تثنیہ حاضر امر) اَكَلَ ماضی يَاْكُلُ مضارع ۔ اَكْلَةً ۔ لَا تَقْرَبَا (تثنیہ مذکر حاضر نہی) ماضی قَرُبَ ۔ مضارع يَقْرُبُ ۔ مصدر قُرْبًا ۔

اِهْبِطُوْا (جمع مذکر حاضر امر) هَبَطَ ماضی ۔ يَهْبِطُ مضارع ۔ هُبُوْطًا مصدر

اَزَلَّ (واحد مذکر غائب ماضی) اَزَلَّ ۔ يُزِلُّ ۔ اِزْلَالًا (زَلَّ يَزِلُّ زَلَّةً)

لَا يُرٰي اِلَّا مَسَاكِنُهُمْ : ”ان کے گھروں کے سوا کچھ نظر ہی نہیں آتا تھا“۔

وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَ النَّهَارِ : ”اور جو مخلوق رات اور دن میں بستی ہے، سب اسی کی ہے“۔

وَلِتَسْكُنُوْا فِيْهِ : ”تاکہ تم اس میں آرام کرو“۔

رَبَّنَا اِنِّيْ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ : ”اے پروردگار! میں نے اپنی کچھ اولاد لا بسائی ہے“۔

وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا : ”اور اللہ ہی نے تمھارے لئے گھروں کو رہائش کی جگہ بنایا“

هُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ : ”(وہی تو ہے) جس نے مؤمنوں کے دلوں پر تسلی نازل فرمائی“۔

وَ اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِيْنَ : ”اور کشتی غریب لوگوں کی تھیں“۔

وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَ الْمَسْكَنَةُ : ”ذلت اور محتاجی ان پر مسلط کر دی گئی“۔

وَ كُلَا : (آیت نمبر: 35) (اَ كَ لَ)

اَلْاَكْلُ کے معنی کھانا تناول کرنے کے ہیں۔

اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا : ”کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟“۔

وَلَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ : "ایک دوسرے کا مال ناحق طریقے پر مت کھاؤ"۔

اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ : "وہ (رشوت کا) حرام مال بہت زیادہ کھانے والے ہیں"۔

تَقْرَبَا : (آیت نمبر 35) (ق ر ب)

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰي : "اور زنا کے پاس بھی نہ جانا"۔

وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ : "اور تم ان عورتوں کے قریب نہ جانا"۔

فَقَرَّبَهُ اِلَيْهِمْ : "اور اسے (کھانے کے لئے) ان کے قریب کر دیا"۔

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ : "لوگوں کا حساب (اعمال) کا وقت نزدیک آپہنچا"۔

الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ : "ماں باپ اور رشتے دار"۔

وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰي : "گو وہ تمہارا رشتہ دار ہی ہو"۔

وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰي : "اور رشتے دار ہمسایہ"۔

يَتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ : "یتیم رشتے دار کو"۔

وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ : "اور نہ مقرب فرشتے"۔

وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا : "اور ہم نے انہیں باتیں کرنے کے لئے نزدیک بلایا"۔

قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ : "اللہ کی قربت کا ذریعہ"۔

اَلَا اِنَّھَا قُرْبَۃٌ لَّھُمْ : "دیکھو، وہ بلاشبہ ان کے لئے (موجب) قربت ہے"۔

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْکُمْ : "اور ہم اس (مرنے والے سے) تم سے بھی زیادہ نزدیک ہوتے ہیں"۔

اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا : "جب ان دونوں نے اللہ کی جناب میں کچھ نیازیں چڑھائیں"۔

بَعْضُکُمْ : (آیت نمبر: 36) (ب ع ض)

بَعْضُ الشَّیْءِ : ہر چیز کے کچھ حصہ کو کہتے ہیں اور یہ کل کے اعتبار سے بولا جاتا ہے"۔

بَعْضُکُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ : "تم ایک دوسرے کے دشمن ہو"۔

عَدُوٌّ : (آیت نمبر: 36) (ع د و)

اَلْعَدْوُ کے معنی حد سے بڑھنے اور باہم ہم آہنگی نہ ہونا ہیں۔ اگر اس کا تعلق دل کی کیفیت سے ہو تو یہ عداوۃ اور معاداۃ کہلاتی ہے اور اگر رفتار سے ہو تو اسے عدو کہا جاتا ہے اور اگر عدل و انصاف میں خلل اندازی کی صورت میں ہو تو اسے عدوان اور عدو کہا جاتا ہے"۔

فَیَسُبُّوا اللّٰہَ عَدْوًا بِغَیْرِ عِلْمٍ : "کہ یہ بھی کہیں اللہ کو بے سمجھے برا نہ کہہ بیٹھیں"۔

یَوْمَ یُحْشَرُ اَعْدَاءُ اللّٰہِ اِلَی النَّارِ : "جس روز اللہ کے دشمن دوزخ کی طرف اکھٹے کئے جائیں گے"۔

وَلَا تُمْسِکُوْھُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا : "اور اس نیت سے ان کو نکاح میں نہ رہنے دینا چاہئے کہ انہیں تکلیف دو اور ان پر زیادتی کرو"۔

فَاُولٰئِکَ ھُمُ الْعَادُوْنَ : "یہ لوگ (اللہ کی مقرر کی ہوئی) حد سے نکل جانے والے ہیں"۔

عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ﴿٣٦﴾

حِيْنٍ	اِلٰى	وَمَتَاعٌ	مُسْتَقَرٌّ	الْاَرْضِ	فِي	لَكُمْ	وَ	عَدُوٌّ
وقت	تک	اور سامان زیست	ٹھکانا	زمین	میں	تمہارے لیے	اور	دشمن

دشمن ہیں۔ اور تمہارے لیے زمین میں ٹھکانا ہے۔ اور ایک وقت تک سامانِ (زیست) ہے

فَتَلَقّٰى آدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّهٗ

اِنَّهٗ	عَلَيْهِ	فَتَابَ	كَلِمٰتٍ	رَّبِّهٖ	مِنْ	اٰدَمُ	تَلَقّٰى	فَ
بیشک وہ	اس کی	توبہ قبول کی	کچھ کلمے	اپنا رب	سے	آدم	حاصل کر لیے	پھر

پھر آدمؑ نے اپنے رب سے کچھ کلمے حاصل کر لیے۔ پھر اس نے اس کی توبہ قبول کی۔ بیشک وہ

هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿٣٧﴾ قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا ۖ

جَمِيْعًا	مِنْهَا	اهْبِطُوْا	قُلْنَا	الرَّحِيْمُ	التَّوَّابُ	هُوَ
سب	اس سے	تم اتر جاؤ	ہم نے کہا	بڑا مہربان	توبہ قبول کرنے والا	وہ

توبہ قبول کرنے والا بڑا مہربان ہے۔ ہم نے کہا تم سب یہاں سے اتر جاؤ

فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ

هُدَايَ	تَبِعَ	فَمَنْ	هُدًى	مِنِّيْ	كُمْ	يَاْتِيَنَّ	فَاِمَّا
میری ہدایت	چلا	پس جو کوئی	ہدایت	میری طرف سے	تمہیں	پہنچے	پس جب

پس جب تمہیں میری طرف سے کوئی ہدایت پہنچے۔ سو جو میری ہدایت پر چلا

مشتق افعال

تَلَقّٰى (واحد مذکر غائب ماضی) تَلَقّٰى۔ يَتَلَقّٰى۔ تَلَقِّيًا (المزید آیت ۱۱۴) يَاْتِيَنَّ (جمع مذکر غائب۔ مضارع) اَتٰى۔ يَاْتِيْ۔ اِتْيَانًا

تَابَ (واحد مذکر غائب۔ ماضی) تَابَ۔ يَتُوْبُ۔ تَوْبَةً

تَبِعَ (واحد مذکر غائب۔ ماضی) تَبِعَ۔ يَتْبَعُ۔ تَبْعًا اَخْرَجَ (واحد مذکر غائب ماضی) خَرَجَ يَخْرُجُ خُرُوْجًا

لَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَي الظَّالِمِينَ : ”تو ظالموں کے سوا کسی پر زیادتی نہیں کرنی چاہئے“۔

مَتَاعٌ : (آیت نمبر: 36) (مَ تَ عَ)

اَلْمُتُوْعُ کے معنی کسی چیز کا بڑھنا اور بلند ہونا کے ہیں۔جیسے مَتَعَ النَّهَارُ : دن بلند ہوگیا“۔

مَتَّعَهُ اللّٰهُ بِكَذَا وَ اَمْتَعَهُ : اللہ اسے دیر تک فائدہ اٹھانے کا موقع دے“۔

تَمَتَّعَ بِهِ : ”اس نے اس سے فائدہ اٹھایا“۔

نُمَتِّعُهُمْ قَلِيلًا : ”ہم ان کو تھوڑا سا فائدہ پہنچائیں گے“۔

رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ : ”ہمارے پروردگار! ہم ایک دوسرے سے فائدہ اٹھاتے رہے“۔

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ : ”کہہ دو کہ دنیا کا فائدہ بہت تھوڑا ہے“۔

حِينٌ : (آیت نمبر: 36) (حِ يْ نٌ)

اَلْحِينُ : اس وقت کو کہتے ہیں جس میں کوئی چیز پہنچے اور حاصل ہو۔

وَمَتَّعْنَاهُمْ اِلَي حِينٍ : ”اور ہم نے ایک مدت تک (فوائد دینوی سے) ان کو بہرہ مند رکھا“۔

حِينَ تُمْسُوْنَ وَحِينَ تُصْبِحُوْنَ : ”تو جس وقت تم کو شام ہو اور جس وقت صبح ہو“۔

كَلِمَاتٍ :باتیں ،بول (آیت نمبر 37) (ك لِ مَ)

كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ : "یہ بڑی سخت بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے"۔

فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَّبِّهِ كَلِمٰتٍ : "پھر آدم نے اپنے پروردگار سے کچھ کلمات سیکھے"۔

وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا : "اور تمہارے پروردگار کی بات سچائی اور انصاف میں پوری ہے"۔

لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ : "اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں"۔

يُرِيدُونَ أَنْ يُّبَدِّلُوا كَلَامَ اللّٰهِ : "یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے کلام کو بدل دیں"۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ إِلَّا وَحْيًا : "اور کسی آدمی کے لئے ممکن نہیں ہے کہ اللہ اس سے بات کرے مگر الہام کے ذریعہ سے"۔

فَتَابَ :(آیت نمبر 37) (ت وَ بَ)

اَلتَّوْبُ کے معنی گناہ کو باحسن وجوہ ترک کرنے کے ہیں"۔

وَتُوبُوا إِلَى اللّٰهِ جَمِيعًا : "سب اللہ کے آگے توبہ کرو"۔

تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ : "اللہ نے اس کی توبہ قبول کی"۔

ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا : "پھر خدا نے ان پر مہربانی کی تاکہ وہ توبہ کریں"۔

اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ	:	”بیشک وہ بار بار توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے“۔
وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ یَتُوْبُ اِلَی اللّٰهِ مَتَابًا	:	”جو شخص توبہ کرے اور نیک عمل کرے وہ تو حقیقتاً اللہ کی طرف سچا رجوع کرتا ہے“۔

تَبِعَ :(آیت نمبر 38) (ت بِ عَ)

تَبِعَهٗ وَ اتَّبَعَهٗ کے معنی کسی کے نقش قدم پر چلنا ہیں۔

وَ اتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ	:	”اور تمہارے پیرو تو ذلیل لوگ ہوتے ہیں“۔
وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّیْطٰنِ	:	”اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو“۔
ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا	:	پھر وہ سفر کے سامان میں لگا“۔

خَوْفٌ :(آیت نمبر 38) (خَ وَ فَ)

اَلْخَوْفُ کے معنی ہیں قرائن و شواہد سے کسی آنے والے خطرہ کا اندیشہ کرنا۔

وَکَیْفَ اَخَافُ مَا اَشْرَکْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّکُمْ اَشْرَکْتُمْ بِاللّٰهِ	:	”بھلا میں ان چیزوں سے جن کو تم (اللہ کا) شریک بناتے ہو کیونکر ڈروں جب کہ تم اس سے نہیں ڈرتے کہ اللہ کے ساتھ شریک بناتے ہو“۔

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا

فَ	لَا	خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَلَا	هُمْ	يَحْزَنُونَ	وَالَّذِينَ	كَفَرُوا
سو	نہ	خوف	اُن پر	اور نہ	وہ	غمگین ہوں گے	اور جن لوگوں نے	کفر کیا

سو نہ ان پر کوئی خوف ہوگا ۔ نہ وہ غمگین ہوں گے ۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا

وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۳۹﴾

وَ	كَذَّبُوا	بِآيَاتِنَا	أُولَٰئِكَ	أَصْحٰبُ	النَّارِ	هُمْ	فِيهَا	خٰلِدُونَ
اور	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	وہی	ساتھی	آگ	وہ	اس میں	ہمیشہ رہیں گے

اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا ۔ وہی آگ کے ساتھی (جہنمی) ہیں ۔ وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے

يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ

يَا	بَنِي	إِسْرَآءِيلَ	اذْكُرُوا	نِعْمَتِيَ	الَّتِي	أَنْعَمْتُ	عَلَى	كُمْ
اے	اولاد	یعقوب	تم یاد کرو	میری منت	وہ جو کہ	میں نے بخشی	پر	تم

اے بنی اسرائیل (اولادِ یعقوب) میری نعمت کو یاد کرو جو میں نے تمھیں بخشی

وَأَوْفُوا بِعَهْدِي أُوفِ بِعَهْدِكُمْ وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ ﴿۴۰﴾

وَ	أَوْفُوا	بِعَهْدِي	أُوفِ	بِعَهْدِ	كُمْ	وَ	إِيَّايَ	فَارْهَبُونِ
اور	پورا کرو	میرا وعدہ	میں پورا کرونگا	وعدہ	تمہارا	اور	مجھ ہی سے	تم ڈرو

اور میرا وعدہ پورا کرو ۔ میں تمہارا وعدہ پورا کروں گا ۔ اور مجھ ہی سے ڈرو

مشقِ افعال

يَحْزَنُونَ (جمع مذکر غائب۔ مضارع) حَزِنَ ۔ يَحْزَنُ ۔ حُزْنًا   اُذْكُرُوا (جمع مذکر حاضر۔ امر) ذَكَرَ
ماضی يَذْكُرُ مضارع۔ ذِكْرًا (مصدر)   اَوْفُوا (جمع مذکر حاضر۔ امر) اُوْفِ (واحد متکلم۔ مضارع)
اَوْفٰى ۔ يُوْفِي ۔ اِيْفَاءً (وَفٰى يَفِي وَفَاءً) مزید الفاتحہ آیت، اِرْهَبُوا (جمع مذکر حاضر۔ امر) رَهِبَ ماضی۔ يَرْهَبُ رَهْبَةً

تَتَجَافٰي جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا : "ان کے پہلو بچھونوں سے الگ رہتے ہیں (اور) وہ اپنے پروردگار کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں"۔

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا : "اور اگر تم کو اس بات کا خوف ہو کہ انصاف نہ کر سکو گے"۔

ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ : "(یہ عذاب ہیں) جن سے اللہ اپنے بندوں کو ڈرا رہا ہے"۔

وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآئِيْ : "اور میں اپنے بعد اپنے بھائی بندوں سے ڈرتا ہوں"۔

تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ : "(اور کیا) تم ان سے اس طرح ڈرتے ہو جس طرح اپنوں سے ڈرتے ہو؟"۔

يَحْزَنُوْنَ : (آیت نمبر: 38) (ح زِ نَ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ : "اللہ کا شکر ہے جس نے ہم سے غم دور کیا"۔

وَلَا تَحْزَنُوْا : "اور تم کسی طرح کا غم نہ کرو"۔

لَا تَحْزَنْ : "تو غم نہ کر"۔

بِاٰيَاتِنَا : (آیت نمبر: 39) (ا ي ة)

اَلْاٰيَةُ : اس کی جمع آیات ہے۔ اس کے معنی علامت ظاہرہ یعنی واضح علامت کے ہیں۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ آيَتٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ : "اور آسمان و زمین میں کتنی ہی نشانیاں موجود ہیں"۔

تِلْكَ آيَاتُ اللّٰهِ : "یہ اللہ کی آیتیں ہیں"۔

اَصْحَابٌ : (آیت نمبر: 39) (ص ح ب)

اَلصَّاحِبُ کے معنی ہیں ہمیشہ ساتھ رہنے والا۔

اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ : "جس وقت پیغمبر اپنے رفیق کو (تسلی دیتے ہوئے) کہہ رہے تھے کہ غم نہ کرو"۔

قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗ : "تو اس کا دوست جو اس سے گفتگو کر رہا تھا، اس سے کہنے لگا"۔

وَاَصْحَابِ مَدْيَنَ : "اور مدین کے رہنے والے بھی"۔

وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ : "اور مچھلی کا لقمہ ہونے والے (یونس علیہ السلام) کی طرح نہ ہونا"۔

مَا بِصَاحِبِكُمْ مِنْ جِنَّةٍ : "تمہارے رفیق کو کوئی دیوانگی نہیں"۔

وَلَا هُمْ مِنَّا يُصْحَبُوْنَ : "اور نہ ہماری طرف سے انہیں رفاقت مہیا کی جائے گی"۔

اُذْكُرُوْا: (آیت نمبر: 40) (ذ ك ر)

اَلذِّكْرُ : یہ کبھی تو اس ہیئت نفسانیہ پر بولا جاتا ہے جس کے ذریعہ سے انسان اپنے علم کو محفوظ رکھتا ہے۔ اور کبھی "ذکر" کا لفظ دل یا زبان پر کسی چیز کے حاضر ہونے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

اَلذِّكْرٰي : کثرت سے ذکر الہٰی کرنا۔ اس میں "اَلذِّكْر" سے زیادہ مبالغہ ہے۔

اَلذَّكَرُ : انثیٰ (مادہ) کی ضد ہے۔

وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰي : "نر مادہ کی طرح نہیں ہوتا"۔

وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبَارَكٌ اَنْزَلْنٰهُ : "اور یہ مبارک نصیحت ہے جسے ہم نے نازل فرمایا ہے"۔

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآئَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا : "تو (منیٰ میں) اللہ کو یاد کرو، جس طرح اپنے باپ دادا کو یاد کیا کرتے تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ"۔

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ : "اور اللہ کا ذکر بڑا (اچھا کام) ہے"۔

وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰي تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ : "اور نصیحت کرتے رہو کہ نصیحت مومنوں کو نفع دیتی ہے"۔

كَلَّا اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ : "دیکھو یہ (قرآن) نصیحت ہے"۔

فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ : "سو تم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد کروں گا"۔

اَوْفُوْا: (آیت نمبر: 40) (وَ فَ يَ)

اَلْوَفِيُّ: مکمل اور پوری چیز کو کہتے ہیں۔

اَوْفَيْتُ الْكَيْلَ وَالْوَزْنَ میں نے ناپ تول کر پورا پورا دیا۔

وَفِي بِعَهْدِهِ (ص) وَفَاءً : اس نے عہد وپیمان پورا کر دیا

وَاَوْفِي

وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ : "اور جب کوئی چیز ناپ کر دینے لگو تو پیمانہ پورا بھرا کرو"۔

اَوْفُوْا بِعَهْدِيْ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ : "اور اس اقرار کو پورا کرو جو تم نے مجھ سے کیا تھا میں وہ پورا کروں گا جو میں نے تم سے کیا تھا"

وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عَاهَدُوْا : "اور جب عہد کر لیتے ہیں تو اسے پورا کرتے ہیں"۔

يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ : "یہ لوگ نذریں پوری کرتے ہیں"۔

وَاِبْرَاهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰي : "اور ابراہیم جنہوں نے (حق طاعت ورسالت) پورا کیا"۔

وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ : "اور ہر شخص اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ پائے گا"۔

ثُمَّ تُوَفّٰي كُلُّ نَفْسٍ : "اور ہر شخص اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ پائے گا"۔

فَوَفّٰاهُ حِسَابَهُ : "تو اس سے اس کا حساب پورا پورا چکا دے"۔

اَللّٰهُ يَتَوَفَّي الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا	: "اللہ لوگوں کے مرنے کے وقت ان کی روحیں قبض کر لیتا ہے"۔
وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ	: "اور ہم کو دنیا سے نیک بندوں کے ساتھ اٹھا"۔
يٰعِيْسٰي اِنِّي مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ	: "عیسیٰ! میں تمہاری دنیا میں رہنے کی مدت پوری کر کے تم کو اپنی طرف اٹھا لوں گا"۔

وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ

مَعَكُمْ	لِمَا	مُصَدِّقًا	اَنْزَلْتُ	بِمَا	اٰمِنُوْا	وَ
تمہارے پاس	اُس کی	تصدیق کرنے والا	میں نے نازل کیا	اس پر جو	تم ایمان لے آؤ	اور

اور تم اس (کلام) پر ایمان لے آؤ جو میں نے نازل کیا۔ تصدیق کرنے والا اس کی جو تمہارے پاس ہے

وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ ۠ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِىْ

اٰيٰتِىْ	بِ	لَا تَشْتَرُوْا	وَ	بِهٖ	كَافِر	اَوَّلَ	تَكُوْنُوْا	وَلَا
میری آیتیں	عوض	نہ خریدو	اور	اس کے	منکر	پہلے	ہوجاؤ	اور نہ

اور تم سب سے پہلے اس کے منکر نہ ہوجاؤ اور میری آیتوں کے عوض نہ لو

ثَمَنًا قَلِيْلًا ۡ وَّاِيَّاىَ فَاتَّقُوْنِ ﴿۴۱﴾ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ

ثَمَنًا	قَلِيْلًا	وَاِيَّاىَ	فَاتَّقُوْنِ	وَلَا	تَلْبِسُوْا	الْحَقَّ
دام	تھوڑا	اور مجھ ہی سے	ڈرتے رہو	اور نہ	ملاؤ	حق

تھوڑے دام اور مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔ اور تم حق کو نہ ملاؤ

بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

الصَّلٰوةَ	وَاَقِيْمُوْا	تَعْلَمُوْنَ	وَاَنْتُمْ	الْحَقَّ	وَتَكْتُمُوْا	الْبَاطِلِ	بِ
نماز	اور تم قائم کرو	جانتے ہو	حالانکہ تم	حق	اور (نہ) چھپاؤ	باطل	سے

باطل سے۔ اور تم حق کو نہ چھپاؤ۔ حالانکہ تم جانتے ہو۔ اور تم نماز قائم کرو

مشتق افعال

اَنْزَلْتُ (واحد متکلم ماضی) اَنْزَلَ۔ يُنْزِلُ۔ اِنْزَالًا — لَا تَكُوْنُوْا (جمع مذکر حاضر نہی) کَانَ ماضی

يَكُوْنُ مضارع (۳۳) — لَا تَشْتَرُوْا (جمع مذکر حاضر نہی) اِشْتَرٰى۔ يَشْتَرِىْ۔ اِشْتِرَاءً (۱۶)

لَا تَلْبِسُوْا (جمع مذکر حاضر نہی) لَبَسَ۔ يَلْبِسُ۔ لَبْسًا — اِتَّقُوْا (واحد مذکر امر) اِتَّقٰى۔ يَتَّقِىْ۔ اِتِّقَاءً (۲۱)

قَلِيْلًا (آیت نمبر 41) (ق ل ل)

نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا : ”ہم ان کو تھوڑا سا فائدہ پہنچائیں گے“۔

قَلِيْلًا : مصدر محذوف کی صفت ہے۔

وَيُقَلِّلُكُمْ فِيْ اَعْيُنِهِمْ : ”اور تمہیں کافروں کی نظریں میں تھوڑا کر کے دکھاتا ہے“۔

وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ : ”اور میرے بندوں میں شکر گزار تھوڑے ہیں“۔

اَلزَّكٰوةُ : (آیت نمبر:43) (ز ک و)

اَلزَّكٰوةُ : اس نمو (افزونی) کو کہتے ہیں جو برکت الہیہ سے حاصل ہو۔

اَيُّهَا اَزْكٰي طَعَامًا : ”کونسا کھانا زیادہ صاف ستھرا ہے“۔

اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ : ”نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرتے ہو“۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا : ”جس نے اپنی روح کو پاک کیا، وہ ضرور اپنی مراد کو پہنچا“۔

بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَاءُ : ”بلکہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے“۔

لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا : ”تاکہ میں تجھے ایک پاکیزہ لڑکا بخشوں“۔

لَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ : ”اپنے آپ کو پاک نہ ٹھہراؤ“۔

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ

وَ	اٰتُوا	الزَّكٰوةَ	وَ ارْكَعُوْا	مَعَ	الرّٰكِعِيْنَ	اَ	تَاْمُرُوْنَ	النَّاسَ
اور	ادا کرو	زکوٰۃ	اور جھکو	ساتھ	جھکنے والے	کیا	تم حکم دیتے ہو	لوگ

اور زکوٰۃ ادا کرو۔ اور جھکو جھکنے والوں کے ساتھ۔ کیا تم لوگوں کو حکم دیتے ہو

بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ

بِالْبِرِّ	وَتَنْسَوْنَ	اَنْفُسَكُمْ	وَاَنْتُمْ	تَتْلُوْنَ	الْكِتٰبَ
نیکی کا	اور تم بھول جاتے ہو	اپنے نفسوں کو	اور تم	پڑھتے ہو	کتاب

نیکی کا؟ اور اپنے نفسوں کو بھول جاتے ہو اور تم کتاب پڑھتے ہو

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ

اَ	فَ	لَا	تَعْقِلُوْنَ	وَ	اسْتَعِيْنُوْا	بِالصَّبْرِ	وَ	الصَّلٰوةِ
کیا	پھر	نہیں	تم سمجھتے	اور	تم مدد حاصل کرو	صبر سے	اور	نماز

پھر کیا تم نہیں سمجھتے؟ اور تم صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو

وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ﴿۴۵﴾ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ

وَ	اِنَّهَا	لَكَبِيْرَةٌ	اِلَّا	عَلَى	الْخٰشِعِيْنَ	الَّذِيْنَ	يَظُنُّوْنَ
اور	وہ ہے	بڑی (دشوار)	مگر	پر	عاجزی کرنے والے	وہ جو	خیال کرتے ہیں

اور وہ بڑی دشوار ہے۔ مگر عاجزی کرنے والوں پر (نہیں) جو خیال کرتے ہیں

مشتق افعال

تَاْمُرُوْنَ (جمع مذکر حاضر مضارع) اَمَرَ۔ یَاْمُرُ۔ اَمْرًا

اِرْکَعُوْا (جمع مذکر حاضر امر) رَکَعَ۔ یَرْکَعُ۔ رُکُوْعًا

یَظُنُّوْنَ (جمع مذکر غائب مضارع) ظَنَّ۔ یَظُنُّ۔ ظَنًّا

تَتْلُوْنَ (جمع مذکر حاضر) تَلَا ماضی۔ یَتْلُوْا مضارع۔ تِلَاوَۃً

تَنْسَوْنَ (جمع مذکر حاضر مضارع) نَسِیَ۔ یَنْسٰی۔ نِسْیَانًا

تَنْسَوْنَ : (آیت نمبر: ۴۴) (نَ سِ يَ)

اَلنِّسْيَانُ : یہ نَسِيَ يَنْسَى کا مصدر ہے اور اس کے معنی کسی چیز کو ضبط میں نہ رکھنے کے ہیں"۔

فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ : "سو اب (آگ کے مزے) چکھواس لئے کہ تم نے اس دن کی ملاقات کو بھلا رکھا تھا"۔

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰي : "ہم تمہیں پڑھائیں گے کہ تم فراموش نہ کرو گے"۔

نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ : "انہوں نے خدا کو بھلایا تو خدا نے بھی ان کو بھلا دیا"۔

وَلَاتَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوْا اللّٰهَ فَاَنْسَاهُمْ اَنْفُسَهُمْ : "اوران لوگوں کی طرح نہ ہوناجنہوں نے خداکوبھلا دیا توخدانے انہیں ایساکر دیا کہ خود اپنے آپ کوبھول گئے"۔

وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا : "اور میں بھولی بسری ہوگئی ہوتی"۔

مَانَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْنُنْسِهَا : "ہم جس آیت کو منسوخ کر دیتے ہیں یا فراموش کر دیتے ہیں"۔

تَتْلُوْنَ : تم تلاوت کرتے ہو (آیت نمبر:44) (ت لَ وَ)

اَلتِّلَاوَۃُ :کسی کے پیچھے چلنا۔ کہیں تو یہ جسمانی طور پر ہوتا ہے کہیں کسی کتاب کی قرات (پڑھنے) اور اس کے معانی سمجھنے کے لئے غور و فکر کرنے کی صورت میں اور کہیں اس کے اوامر و نواہی (احکام)' ترغیب و ترہیب اورجو کچھ ان سے سمجھا جا سکتا ہے' کی اِتباع اورپیروی کی صورت میں ہوتا ہے۔

یَتْلُوْنَ آیَاتِ اللّٰہِ	:	" وہ آیات الٰہی کی تلاوت کرتے ہیں"۔
وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ آیَاتُہُ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا	:	"اور جب انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کے ایمان میں اضافہ کرتی ہیں"۔
وَاتْلُ مَا اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنْ کِتَابِ رَبِّکَ	:	"اور اپنے پروردگار کی کتاب کو جو تمھارے پاس وحی کی جاتی ہے' پڑھتے رہا کرو"۔
یَتْلُوْنَہُ حَقَّ تِلَاوَتِہِ	:	"وہ اس کو (ایسا) پڑھتے ہیں جیسا کہ اس کے پڑھنے کا حق ہے"۔ (کہ وہ اسے پڑھ کر سمجھتے اور اس پر عمل کرتے ہیں)۔

تَعْقِلُوْنَ : تم عقل رکھتے ہو (آیت نمبر: 44) (عَ قَ لَ)

اَلْعَقْلُ : اس قوت کو کہتے ہیں جو قبول علم کے لئے تیار رہتی ہے۔

اَلْعَقْلُ : کے معنی روکنا اور منع کرنا ہیں۔

وَمَایَعْقِلُھَا اِلَّا الْعَالِمُوْنَ	"اور اسے تو اہل دانش ہی سمجھتے ہیں"۔

بِالصَّبْرِ (آیت نمبر: 45) (ص ب ر)

اَلصَّبْرُ : کے معنی ہیں کسی کو تنگی کی حالت میں روک رکھنا۔

وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصَّابِرَاتِ : ''صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں''۔

فَمَا اَصْبَرَهُمْ عَلَي النَّارِ : ''یہ آتش جہنم کو کیسے برداشت کرنے والے ہیں''۔

اِصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا : ''ثابت قدم رہو اور ایک دوسرے کو تھامے رکھو''۔

وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِه : ''اور اس کی عبادت پر ثابت قدم رہ''۔

فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ : ''اچھا صبر (کہ وہی) خوب ہے''۔

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ : ''تم اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں صبر کئے رہو''۔

يَظُنُّوْنَ : (آیت نمبر: 46) (ظ ن ن)

يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلَاقُوا اللّٰهِ : ''جو لوگ یقین رکھتے ہیں کہ انکو خدا کے روبرو حاضر ہونا ہے''۔

وَظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ : ''اور اس (جان بلب) نے سمجھا کہ اب سب سے جدائی ہے''۔

ذَالِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ : ''اور اسی خیال نے جو تم رکھتے تھے''۔

الظَّانِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ : ''جو خدا کے حق میں برے برے خیال رکھتے ہیں''۔

فَضَّلْتُكُمْ : (آیت نمبر: 47) (ف ض ل)

اَلْفَضْلُ : کے معنی کسی چیز کا درمیانی اور متوسط درجہ سے زیادہ ہونا اور اسکی دو قسمیں ہیں۔

أَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿٤٦﴾

أَنَّ	هُمْ	مُلٰقُوْا	رَبِّهِمْ	وَأَنَّ	هُمْ	إِلَيْهِ	رٰجِعُوْنَ
کہ	وہ	روبرو ہونے والے	اپنا رب	اور یہ کہ	وہ	اس کی طرف	لوٹنے والے

کہ وہ اپنے رب کے روبرو ہونے والے ہیں - اور یہ کہ وہ اس کی طرف لوٹنے والے ہیں

يٰبَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ

يَآ	بَنِيْ	إِسْرَاءِيْلَ	اذْكُرُوْا	نِعْمَتِيَ	الَّتِيْ	أَنْعَمْتُ	عَلَيْكُمْ
اے	اولاد	یعقوب	تم یاد کرو	میری نعمت	جو کہ	میں نے بخشی	تم پر

اے بنی اسرائیل (اولادِ یعقوب) میری نعمت یاد کرو جو میں نے تمہیں بخشی

وَأَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٧﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا

وَ	أَنِّيْ	فَضَّلْتُ	كُمْ	عَلَى	الْعٰلَمِيْنَ	وَ اتَّقُوْا	يَوْمًا
اور	یہ کہ میں نے	فضیلت دی	تمہیں	پر	تمام عالم	اور تم ڈرو	وہ دن

اور یہ کہ میں نے تمہیں تمام عالم پر فضیلت دی - اور اس دن سے ڈرو

لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا

لَا	تَجْزِيْ	نَفْسٌ	عَنْ	نَفْسٍ	شَيْئًا	وَ لَا يُقْبَلُ	مِنْهَا
نہ	بدلہ بنے گا	کوئی شخص	سے	کسی شخص	کچھ	اور نہ قبول کی جائے گی	اس سے

(جس دن) کوئی شخص کسی شخص کا کچھ بدلہ نہ بنے گا اور نہ اس سے قبول کی جائے گی

مشق افعال

فَضَّلْتُ (واحد متکلم ماضی) فَضَّلَ - يُفَضِّلُ

تَفْضِيْلًا (فَضَلَ يَفْضُلُ فَضْلًا) لَا تَجْزِيْ (واحد مونث نہی) جَزَى - يَجْزِيْ جَزَاءً

لَا يُقْبَلُ (واحد مذکر غائب - مضارع مجہول) قَبِلَ - يَقْبَلُ - إِقْبَالًا (قَبِلَ يَقْبَلُ قَبُوْلًا)

(۱) محمود: جیسے علم وحلم وغیرہ کی زیادتی (۲) مذموم: جیسے غصہ کا حدت بڑھ جانا لیکن عام طور پر الفضل اچھی باتوں پر بولا جاتا ہے اور الفضول بری باتوں میں استعمال ہوتا ہے۔

فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَي الْقَاعِدِيْنَ : ”خدا نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر کہیں زیادہ فضیلت بخشی ہے“۔

وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِه : ”اور خدا سے اس کا فضل (وکرم) مانگتے رہو“۔

تَجْزِي : (آیت نمبر: 47)(جَ زَ يَ)

لَايَجْزِيْ وَالِدٌعَنْ وَّلَدِه وَلَامَوْلُوْدٌ هُوَجَازٍ عَنْ وَّالِدِه شَيْئًا : ”نہ تو باپ اپنے بیٹے کے کچھ کام آئے گا اور نہ بیٹا اپنے باپ کے کچھ کام آسکے گا“۔

وَذٰلِكَ جَزَاءُ مَنْ تَزَكّٰي : ”اور یہ اس شخص کا بدلہ ہے جو پاک ہوا“۔

وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍبِمِثْلِهَا : ”اور برائی کا بدلہ تو اسی طرح کی برائی ہے“۔

قَبْلُ :(آیت نمبر: 48) (قَ بَ لَ)

قَبْلُ : پہلے

اِقْبَالٌ : کے معنی بھی کسی کے روبرو اور اس کی طرف متوجہ ہونے کے ہیں۔

قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ : ”اس سے پہلے کہ آپ اپنی جگہ سے اٹھیں“۔

اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ : ”ان کو پہلے سے کتاب دی گئی تھی“۔

وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ : ”اور وہ ان کی طرف متوجہ ہوئے“۔

شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾

شَفَاعَةٌ	وَ	لَا	يُؤْخَذُ	مِنْهَا	عَدْلٌ	وَلَا	هُمْ	يُنْصَرُوْنَ
کوئی سفارش	اور	نہ	لیا جائے گا	اس سے	کوئی معاوضہ	اور نہ	ان	مدد کی جائے گی

کوئی سفارش۔ اور نہ اس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ ان کی مدد کی جائے گی

وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ

وَ	اِذْ	نَجَّيْنٰكُمْ	مِنْ	اٰلِ فِرْعَوْنَ	يَسُوْمُوْنَكُمْ	سُوْٓءَ	الْعَذَابِ
اور	جب	ہمنے تمہیں رہائی دی	سے	آل فرعون	تمہیں دکھ دیتے تھے	سخت	عذاب

اور (یاد کرو) جب ہم نے تمہیں آل فرعون سے رہائی دی وہ تمہیں سخت عذاب سے دکھ دیتے تھے

يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ وَفِيْ ذٰلِكُمْ

يُذَبِّحُوْنَ	اَبْنَآءَ	كُمْ	وَ	يَسْتَحْيُوْنَ	نِسَآءَكُمْ	وَ فِيْ	ذٰلِكُمْ
ذبح کرتے تھے	بیٹے	تمہارے	اور	زندہ چھوڑ دیتے تھے	تمہاری عورتیں	اور میں	اس

تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے اور اس میں

بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۴۹﴾ وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ

بَلَآءٌ	مِنْ	رَبِّكُمْ	عَظِيْمٌ	وَ	اِذْ	فَرَقْنَا	بِكُمْ	الْبَحْرَ
آزمائش	سے	رب تمہارا	بڑی	اور	جب	ہم نے پھاڑ دیا	تمہارے لیے	دریا

تمہارے رب کی طرف سے بڑی آزمائش تھی۔ اور جب ہم نے تمہارے لیے دریا کو پھاڑ دیا

مشتق افعال

يُؤْخَذُ (واحد مذکر غائب مضارع مجہول) اَخَذَ۔ يَاْخُذُ۔ اَخْذًا
يُنْصَرُوْنَ (جمع مذکر غائب مضارع مجہول) نَصَرَ۔ يَنْصُرُ۔ نَصْرًا
نَجَّيْنَا (جمع متکلم مضارع) نَجّٰى۔ يُنَجِّيْ۔ تَنْجِيَةً (نجی ینجو نجاۃً)
يُذَبِّحُوْنَ (جمع مذکر غائب مضارع) ذَبَّحَ۔ يُذَبِّحُ۔ تَذْبِيْحًا
فَرَقْنَا (جمع متکلم ماضی) فَرَقَ۔ يَفْرُقُ۔ فَرْقًا

يَسُوْمُوْنَ (جمع مذکر غائب مضارع) سَامَ يَسُوْمُ سَوْمًا

فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ	: "ابراہیم ﷤ کی بیوی چلاتی ہوئی آئیں"۔
وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ	: "اور نہ اس سے بدلہ قبول کیا جائے گا"۔
وَقَابِلِ التَّوْبِ	: "اور توبہ قبول کرنے والا"۔
وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ	: "اور وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے"۔
اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ	: "اللہ پرہیز گاروں ہی سے (نیاز) قبول فرمایا کرتا ہے"۔

يُؤْخَذُ (آیت نمبر: 48) (اَ خَ ذَ)

اَلْاَخْذُ : کے معنی ہیں کسی چیز کو حاصل کرلینا' جمع کرلینا اور احاطہ میں لے لینا اور یہ حصول کبھی کسی چیز کو پکڑ لینے کی صورت میں ہوتا ہے۔

لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ	: "نہ اس پر اونگھ غالب آسکتی اور نہ ہی نیند"۔
وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ	: "اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا ان کو چنگھاڑ (کی صورت میں عذاب نے) آپکڑا"۔
وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰي وَهِيَ ظَالِمَةٌ	: "اور تمہارا پروردگارجب ظالم بستیوں کو پکڑا کرتا ہے تو اس کی پکڑ اسی طرح ہوتی ہے"۔
لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰي اَوْلِيَاءَ	: "تم یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ"۔

فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا : ”تم ان کا مذاق اڑاتے رہے“۔

يُنْصَرُوْنَ : (آیت نمبر: 48) (نَ صَ رَ)

اَلنَّصْرُ وَالنُّصْرَةُ : کے معنی کسی کی مدد کرنے کے ہیں۔

اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰه : ”جب اللہ کی مدد آپہنچی“۔

وَانْصُرُوْا آلِهَتَكُمْ : ”اور اپنے معبودوں کی مدد کرو“۔

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا : ”ہم یقیناً اپنے پیغمبروں کی مدد کرتے ہیں“۔

اِنْ تَنْصُرُوْا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ : ”اگر تم خدا کی مدد کروگے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا“۔

كُوْنُوْا اَنْصَارَ اللّٰه : ”تم خدا کے مددگار بن جاؤ“۔

اَلْاِنْتِصَارُ وَالْاِسْتِنْصَارُ : کے معنی طلب نصرت کے ہیں۔

وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ : ”اور جس پر ظلم ہوا ہو وہ اگر اس کے بعد انتقام لے“۔

مَالَكُمْ لَاتَنَاصَرُوْنَ : ”تم کو کیا ہوا کہ ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے“؟

نَجَّيْنَاكُمْ : (آیت نمبر: 49) (نَ جَ وَ)

اَلنَّجَاءُ وَالنَّجَاةُ : نجات دینا۔

فَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا : ”اور جو لوگ ایمان لائے ان کو ہم نے نجات دی“۔

اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ : ”ہم آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو بچا لیں گے“۔

ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا : ”اور ہم اپنے پیغمبروں کو نجات دیتے رہے ہیں“۔

فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ : ”تو آج ہم تیرے بدن کو نجات دے دیں گے“۔

وَاِذْهُمْ نَجْوٰي : ”اور جب یہ سرگوشیاں کرتے ہیں“۔

وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا : ”اور ہم نے باتیں کرنے کے لئے اسے نزدیک بلایا“۔

سُوْءٌ (آیت نمبر 49) (س و ء)

اَلسُّوْءُ : ہر وہ چیز جو انسان کو غم میں مبتلا کر دے۔

ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَائُوْا السُّوْئِي : "پھر جن لوگوں نے برائی کی ان کا انجام بھی برا ہوا"۔

بَلٰي مَن كَسَبَ سَيِّئَةً : "ہاں جو برے کام کرے"۔

اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ : "نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں"۔

ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ : "پھر ہم نے تکلیف کو آسودگی سے بدل دیا"۔

سِيْئَتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا : "کافروں کے منہ برے ہو جائیں گے"۔

زُيِّنَ لَهُمْ سُوْءُ اَعْمَالِهِمْ : "ان کے برے اعمال ان کو بھلے دکھائی دیتے ہیں"۔

عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ : "انہیں پر بری مصیبت واقع ہو"۔

وَسَائَتْ مَصِيْرًا : "اور وہ لوٹنے کی بری جگہ ہے"۔

بَلَاءٌ (آیت نمبر: 49) (ب ل و)

بَلِيَ الثَّوْبُ يَبْلٰي وَبَلَاءٌ کے معنی کپڑے کا بوسیدہ اور پرانا ہونا ہیں۔

وَفِي ذَالِكُمْ بَلَاءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ : "اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے بڑی (سخت) آزمائش تھی"۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْف	: "اور ہم کسی قدر خوف سے ضرور تمھاری آزمائش کریں گے"۔
وَاِذِابْتَلٰي اِبْرَاهِيْمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَاَتَمَّهُنَّ	: "اور جب پروردگار نے چند باتوں میں ابراہیم کی آزمائش کی تو وہ ان میں پورے اترے"۔

فَرَقْنَا (آیت نمبر 50) (ف رَ ق)

اَلْفَرْقُ : الگ ہونے والا ٹکڑا۔ اسی سے فِرْقَةٌ ہے جس کے معنی لوگوں کا گروہ یا جماعت ہیں۔"

فَرِيْقٌ : اس جماعت کو کہتے ہیں جو دوسروں سے الگ ہو۔

وَاِذْفَرَقْنَابِكُمُ الْبَحْرَ	: "اور جب ہم نے تمھارے لئے دریا کو پھاڑ دیا"۔
فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ	: "تو دریا پھٹ گیا اور ہر ایک ٹکڑا یوں ہو گیا (کہ) گویا بڑا پہاڑ ہے"۔
وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًايَّلْوُوْنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتَابِ	: "اور اہل کتاب میں بعض ایسے ہیں کہ کتاب (تورات) کو (پڑھتے ہوئے) اپنی زبان کو مروڑتے ہیں"۔
فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ	: "ایک جماعت کو تم جھٹلاتے اور ایک جماعت کو قتل کر دیتے ہو"۔
فَالْفَارِقٰتِ فَرْقًا	: "(حق و باطل کے درمیان) فرق کرنے والے (فرشتوں کی) قسم"۔

فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيمٍ : ”اسی رات میں تمام حکمت کے کام فیصل کئے جاتے ہیں“۔

اِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ : ”جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کیا“۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا : ”مومنو! اگر تم خدا سے ڈرو گے تو وہ تمھارے لئے قوتِ فیصلہ فراہم کر دے گا“۔

تَنْظُرُوْنَ (آیت نمبر: 50) (نَ ظَ رَ)

فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ : ”تب اس نے ستاروں کی طرف دیکھا اور کہا: میں تو بیمار ہوں“۔

فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ : ”پس تم بھی انتظار کرو، میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرتا ہوں“۔

انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ : ”ہمیں موقع دیں کہ ہم بھی تمھارے نور سے روشنی حاصل کریں“۔

قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ : ”اس نے کہا کہ مجھے اس دن تک مہلت عطا فرما جب لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے۔ فرمایا: (اچھا) تجھے مہلت ہے“۔

رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ : ”اے میرے پروردگار مجھے جلوہ دکھا کہ میں تیرا دیدار کروں“۔

فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿٥٠﴾

فَ	اَنْجَيْنَا	كُمْ	وَ	اَغْرَقْنَا	اٰلَ فِرْعَوْنَ	وَاَنْتُمْ	تَنْظُرُوْنَ
پھر	ہم نے رہائی دی	تمھیں	اور	ہم نے ڈبو دیا	آل فرعون	اور تم	دیکھ رہے تھے

پھر ہم نے تمھیں رہائی دی اور آل فرعون کو ڈبو دیا۔ اور تم دیکھ رہے تھے

وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ

وَاِذْ	وٰعَدْنَا	مُوْسٰى	اَرْبَعِيْنَ	لَيْلَةً	ثُمَّ	اتَّخَذْتُمُ	الْعِجْلَ
اور جب	ہم نے وعدہ کیا	موسٰی	چالیس	رات	پھر	تم نے بنا لیا	بچھڑا

اور جب ہم نے موسٰی سے چالیس رات کا وعدہ لیا۔ پھر تم نے بچھڑا بنا لیا

مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿٥١﴾ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ

مِنْ بَعْدِهٖ	وَاَنْتُمْ	ظٰلِمُوْنَ	ثُمَّ	عَفَوْنَا	عَنْكُمْ	مِنْ بَعْدِ	ذٰلِكَ
اس کے بعد	اور تم	ظالم (جمع)	پھر	ہم نے معاف کیا	تمھیں	بعد	اس

اس کے بعد۔ اور تم ظالم ہوئے۔ پھر ہم نے تمھیں اس کے بعد معاف کر دیا

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى

لَعَلَّ	كُمْ	تَشْكُرُوْنَ	وَ	اِذْ	اٰتَيْنَا	مُوْسٰى
تاکہ	تم	احسان مانو	اور	جب	ہم نے دی	موسٰی

تاکہ تم احسان مانو۔ اور جب ہم نے دی موسٰی کو

مشق افعال

اَغْرَقْنَا (جمع متکلم ماضی) اَغْرَقَ۔ يُغْرِقُ۔ اِغْرَاقًا (غرق۔ غرق ہونا) تَنْظُرُوْنَ (جمع مذکر حاضر مضارع) نَظَرَ۔ يَنْظُرُ۔ نَظْرًا

اِتَّخَذْتُمْ (جمع مذکر حاضر ماضی) اِتَّخَذَ۔ يَتَّخِذُ۔ اِتِّخَاذًا (اَخَذَ يَاْخُذُ اَخْذًا)

عَفَوْنَا (جمع متکلم ماضی) عَفَا۔ يَعْفُوْ۔ عَفْوًا تَشْكُرُوْنَ (جمع مذکر حاضر مضارع) شَكَرَ۔ يَشْكُرُ۔ شُكْرًا

اَنْجَيْنَا (۴۹) اٰتَيْنَا (۲۳) وٰعَدْنَا (جمع متکلم ماضی) وَاعَدَ يُوَاعِدُ

وَاعَدْنَا (آیت نمبر: 51) (و ع د)

اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ : "یقیناً جو وعدہ اللہ نے تم سے کیا تھا، وہ تو سچا تھا"۔

اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ : "ان کے عذاب کے وعدے کا وقت صبح ہے"۔

اَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ : "شیطان تمہیں تنگدستی کا خوف دلاتا ہے"۔

اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ : "کچھ شک نہیں کہ جو وعدہ تم سے کیا جاتا ہے، وہ آنے ہی والا ہے"۔

قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ : "(موسیٰؑ نے) کہا کہ تمہارے لئے جشن کے دن کا وعدہ ہے"۔

قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ : "کہہ دو کہ تمہارے لئے ایک دن مقرر ہے"۔

فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ : "پس جو ہمارے عذاب کی وعید سے ڈرے، اس کو قرآن سے نصیحت کرتے رہو"۔

عَفَوْنَا : (آیت نمبر: 52) (ع ف و)

عَفَوْتُ عَنْهُ : میں نے اس سے درگزر کیا۔

فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ : "مگر جو درگزر کرے اور معاملے کو درست کرلے"۔

الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ

الْكِتٰبَ	وَ	الْفُرْقَانَ	لَعَلَّكُمْ	تَهْتَدُوْنَ	وَ اِذْ قَالَ	مُوْسٰى	لِقَوْمِهٖ
کتاب	اور	جدا جدا کرنے والے احکام	تا کہ تم	ہدایت پا لو	اور جب کہا	موسیٰ	اپنی قوم سے

کتاب اور جدا جدا کرنے والے احکام تا کہ تم ہدایت پا لو اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا

يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ

یَا	قَوْمِ	اِنَّ	كُمْ	ظَلَمْتُمْ	اَنْفُسَكُمْ	بِاتِّخَاذِكُمُ	الْعِجْلَ
اے	قوم	بے شک	تم	تم نے زیادتی کی	اپنے تئیں	تم نے بنا لیا	بچھڑا

اے قوم تم نے بچھڑا بنا کر بے شک اپنے تئیں زیادتی کی

فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ

فَتُوْبُوْا	اِلٰى	بَارِئِ	كُمْ	فَاقْتُلُوْا	اَنْفُسَكُمْ	ذٰلِكُمْ
سو تم رجوع کرو	طرف	پیدا کرنے والا	اپنا	تم ہلاک کرو	اپنی جانیں	یہ

سو تم اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کرو۔ اپنوں کو ہلاک کرو یہ

خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ

خَيْرٌ	لَّكُمْ	عِنْدَ	بَارِئ	كُمْ	فَتَابَ	عَلَيْكُمْ
بہتر	تمہارے لیے	نزدیک	پیدا کرنے والا	تمہارا	توبہ قبول کی	تمہاری

تمہارے پیدا کرنے والے کے نزدیک تمہارے لیے بہتر ہے پس اس نے تمہاری توبہ قبول کی

مشق افعال

تَهْتَدُوْنَ (جمع مذکر حاضر مضارع) هَدٰى۔ يَهْدِىْ۔ هِدَايَةً — ظَلَمْتُمْ (جمع مذکر حاضر ماضی)

ظَلَمَ۔ يَظْلِمُ۔ ظُلْمًا — تُوْبُوْا (جمع مذکر حاضر۔ امر) تَابَ۔ يَتُوْبُ۔ تَوْبَةً

اُقْتُلُوْا (جمع مذکر حاضر۔ امر) قَتَلَ۔ يَقْتُلُ۔ قَتْلًا

ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ : ''پھر اس کے بعد ہم نے تم کو معاف کر دیا''۔
فَاعْفُ عَنْهُمْ : ''تو آپ انہیں معاف کر دیں''۔
خُذِ الْعَفْوَ : ''(اے محمد) عفو اختیار کرو''۔
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا : ''بے شک خدا معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے''۔

لِقَوْمٍ (آیت نمبر 54) (ق و م)

مِنْهَا قَائِمٌ وَّحَصِيْدٌ : ''ان میں سے بعض تو باقی ہیں اور باقی تہس نہس ہو گئے ہیں''۔
اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا : ''جو کھڑے اور بیٹھے ہر حال میں خدا کو یاد کرتے ہیں''۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ ''مرد عورتوں پر راعی اور محافظ ہیں''۔
وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ : ''اور وہ نماز قائم کرتے ہیں''۔
وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى : ''جس مقام پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہوئے تھے اس کو نماز کی جگہ بنالو''۔
ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ : ''یہی درست اور مضبوط دین ہے''۔
وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ : ''اور جس روز قیامت برپا ہوگی''۔

نَرٰى : (آیت نمبر: 55) (ر ء ی)

فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ : ''اللہ تعالیٰ تمہارے کردار کو دیکھے گا''۔

إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿٥٤﴾ وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ

إِنَّهُ	هُوَ	التَّوَّابُ	الرَّحِيمُ	وَإِذْ	قُلْتُمْ	يَا	مُوسَىٰ
بے شک وہ	وہ	توبہ قبول کرنے والا	نہایت مہربان	اور جب	تم نے کہا	اے	موسیٰ

بے شک وہ وہ توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے۔ اور جب تم نے کہا اے موسیٰ

لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ نَرَى اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْكُمُ

لَنْ	نُؤْمِنَ	لَكَ	حَتَّىٰ	نَرَى	اللَّهَ	جَهْرَةً	فَأَخَذَتْكُمُ
ہرگز نہ	ہم مانیں گے	تجھے	جب تک	ہم دیکھ لیں	اللہ	کھلم کھلا	پھر تمہیں آ لیا

ہم ہرگز تجھے نہ مانیں گے جب تک ہم اللہ کو کھلم کھلا نہ دیکھ لیں۔ پھر تمہیں آ لیا

الصَّاعِقَةُ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ﴿٥٥﴾ ثُمَّ بَعَثْنَاكُمْ مِنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ

الصَّاعِقَةُ	وَ أَنْتُمْ	تَنْظُرُونَ	ثُمَّ	بَعَثْنَا	كُمْ	مِنْ بَعْدِ	مَوْتِكُمْ
بجلی	اور تم	تم دیکھ رہے تھے	پھر	ہم نے اٹھایا	تمہیں	بعد	تمہاری موت

بجلی نے اور تم دیکھ رہے تھے۔ پھر ہم نے تمہیں تمہاری موت کے بعد اٹھایا۔

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٥٦﴾ وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ

لَعَلَّ كُمْ	تَشْكُرُونَ	وَظَلَّلْنَا	عَلَىٰ	كُمْ	الْغَمَامَ	وَأَنْزَلْنَا	عَلَيْكُمْ
تاکہ تم	احسان مانو	اور ہم نے سایہ کیا	پر	تم	بادل	اور ہم نے اتارا	تم پر

تاکہ تم احسان مانو۔ اور ہم نے تم پر بادل کا سایہ کیا۔ اور تم پر اتارا

مشتق افعال

نَرَىٰ (جمع متکلم ماضی) رَأَىٰ - يَرَىٰ - رُؤْيَةً۔ بَعَثْنَاكُمْ (جمع متکلم ماضی) بَعَثَ - يَبْعَثُ - بَعْثَةً

ظَلَّلْنَا (جمع متکلم ماضی) ظَلَّلَ - يُظَلِّلُ - تَظْلِيلًا (ظَلَّ يَظَلُّ ظَلًّا)

أَخَذَتْ (واحد مؤنث غائب ماضی) أَخَذَ - يَأْخُذُ - أَخْذًا

اِنِّي اَرٰي مَالَا تَرَوْنَ : "میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے"۔

مَاكَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰي : "(پیغمبر نے) جو دیکھا تھا اس کے دل نے اس میں کوئی جھوٹ نہیں ملایا"۔

وَيَرَي الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ : "اور جن لوگوں کو (صحف آسمانی کا) علم دیا گیا ہے وہ جانتے ہیں"۔

قُلْ اَرَاَيْتَكُمْ : "(اے پیغمبر!) ان سے کہو کہ بھلا دیکھو تو سہی"۔

قُلْ اَرَاَيْتُمْ مَّاتَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ : "(اے پیغمبر!) ان لوگوں سے کہو کہ کیا تم نے انہیں دیکھا بھی ہے جنکو تم (اللہ کے سوا) پکارتے ہو"؟

اَلَمْ تَرَ اِلَي رَبِّكَ : "(اے پیغمبر!) کیا تو نے اپنے پروردگار کی (قدرت کی) طرف نظر نہیں کی"۔

فَلَمَّا تَرَاءَ الْجَمْعَانِ : "پھر جب دونوں فوجیں آمنے سامنے آئیں"۔

بَعَثْنَاكُمْ : (آیت نمبر: 56) (ب ع ث)

اَلْبَعْثُ کسی چیز کو ابھارنا یا کسی کو کسی طرف بھیجنا۔

وَالْمَوْتَي يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ : "اور مردوں کو تو خدا (قیامت ہی کو) اٹھائے گا"۔

مَاخَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ : "تمہارا پیدا کرنا اور جلا اٹھانا ایک شخص (کے پیدا کرنے اور جلا اٹھانے) کی طرح ہے"۔

فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ : "اور یہ قیامت ہی کا دن ہے"۔

الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۚ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۚ وَ

الْمَنَّ	وَ	السَّلْوٰى	كُلُوْا	مِنْ	طَيِّبٰتِ	مَا	رَزَقْنٰكُمْ	وَ
من	اور	سلویٰ	تم کھاؤ	سے	پاک چیزیں	جو	ہمنے تمہیں دیں	اور

من و سلویٰ ۔ وہ پاک چیزیں کھاؤ جو ہم نے تمہیں دیں ۔ اور

مَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَاِذْ قُلْنَا

مَا	ظَلَمُوْ	نَا	وَلٰكِنْ	كَانُوْٓا	اَنْفُسَهُمْ	يَظْلِمُوْنَ	وَ	اِذْ	قُلْنَا
نہیں	انہوں نے نقصان کیا	ہمارا	اور لیکن	وہ رہے	اپنا	نقصان کرتے	اور	جب	ہم نے کہا

انہوں نے ہمارا نقصان نہیں کیا ۔ بلکہ وہ اپنا ہی نقصان کرتے رہے ۔ اور جب ہم نے کہا

ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا

ادْخُلُوْا	هٰذِهِ	الْقَرْيَةَ	فَكُلُوْا	مِنْهَا	حَيْثُ	شِئْتُمْ	رَغَدًا
تم داخل ہو	اس	بستی	پھر کھاؤ	اس سے	جہاں	تم چاہو	اطمینان سے

تم اس بستی میں داخل ہو پھر اس میں جہاں چاہو اطمینان سے کھاؤ

وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ

وَ	ادْخُلُوْا	الْبَابَ	سُجَّدًا	وَقُوْلُوْا	حِطَّةٌ	نَغْفِرْ	لَكُمْ
اور	تم داخل ہو	دروازہ	سجدہ کرتے ہوئے	اور تم کہو	بخش دے	ہم بخش دیں گے	تمہیں

اور دروازہ سے سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو اور تم کہو بخش دے ہم بخش دیں گے تمہیں

مشتق افعال

كُلُوْا (جمع مذکر حاضر ۔ امر) اَكَلَ ۔ يَاْكُلُ ۔ اَكْلًا　　ادْخُلُوْا (جمع مذکر غائب امر) دَخَلَ ۔ يَدْخُلُ ۔ دُخُوْلًا

شِئْتُمْ (جمع مذکر حاضر ماضی) شَاءَ ۔ يَشَاءُ ۔ شَيْئًا

نَغْفِرْ (جمع متکلم ۔ مضارع) غَفَرَ ۔ يَغْفِرُ ۔ غُفْرَانًا

وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيْدًا : ''اور (اس دن کو یاد کرو)جس دن ہم ہر امت میں سے خود ان پر گواہ کھڑا کریں گے''۔

طَيِّبَاتِ : (آیت نمبر: 57) (ط ي ب)

طَابَ الشَّيْءُ يَطِيْبُ طَيْبًا فَهُوَ طَيِّبٌ کے معنی کسی چیز کے پاکیزہ اور حلال ہونے کے ہیں۔

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ : ''تو جو عورتیں تم کو پسند ہوں ان سے نکاح کرلو''۔

رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبَاتِ : ''اور (کھانے کو) تمہیں پاکیزہ چیزیں دیں''۔

وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِيْنَ : ''اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے''۔

وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ : ''اور جو پاکیزہ (زمین) ہے''۔

طُوْبٰي لَهُمْ : ''ان کے لئے خوشحالی ہے''۔

اُدْخُلُوْا : (آیت نمبر: 58) (د خ ل)

اَلدُّخُوْلُ : یہ خروج کی ضد ہے۔ **بمعنی داخل ہونا۔**

اُدْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ : ''تم اس گاؤں میں داخل ہو جاؤ''۔

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ : "اور کہو کہ اے پروردگار مجھے (مدینے میں) اچھی طرح داخل کیجیو"۔

لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهُ : "وہ ان کو ایسے مقام میں ضرور داخل کرے گا جسے وہ پسند کریں گے"۔

اَلْقَرْيَةَ : (آیت نمبر: 58) (ق ر ي)

اَلْقَرْيَةَ : وہ جگہ جہاں لوگ جمع ہو کر آباد ہو جائیں۔

وَاسْئَلِ الْقَرْيَةَ : "بستی سے دریافت کر لیجئے"۔

وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰي : "اور تمہارا پروردگار ایسا نہیں کہ بستیوں کو تباہ کر دے"

نَغْفِرْ : (آیت نمبر: 58) (غ ف ر)

اَلْغَفْرُ : کسی کو ایسی چیز پہنا دینا جو اسے میل کچیل سے محفوظ رکھ سکے۔

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا : "اے پروردگار! ہم تیری بخشش مانگتے ہیں"۔

سَارِعُوْا اِلٰي مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ : "اور اپنے پروردگار کی بخشش کی طرف لپکو"۔

وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ	"اور اللہ کے سوا گناہ بخش بھی کون سکتا ہے"۔
اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا	"اپنے پروردگار سے معافی مانگو کہ وہ بڑا بخشنے والا ہے"۔
اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ	"آپ ان کے لئے بخشش مانگیں یا نہ مانگیں"۔
اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ	"وہ بے شک بخشنے والا قدر دان ہے"۔
وَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا	"اور ہمارے گناہ بخش دے"۔

سَنَزِيْدُ : (آیت نمبر: 58) (ز ا د)

اَلزِّيَادَةُ : اس اضافہ کو کہتے ہیں جو کسی چیز کے پورا ہونے کے بعد بڑھایا جائے۔

وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ	"اور (اس کے حصہ کا) ایک بار شتر غلہ اور لیں گے"۔
لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ	"جو نیکی کرتے ہیں ان کے لئے نیک بدلہ ہے (بلکہ) اور بڑھ کر"۔
مَا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا	"ان کی نفرت میں اضافہ ہی ہوتا ہے"۔
فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ	"تم تو میرا نقصان ہی بڑھا رہے ہو"۔
فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا	"سو اللہ نے ان کے مرض میں اور اضافہ کر دیا"۔

خَطٰیٰكُمْ ؕ وَ سَنَزِیْدُ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۸﴾ فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا

ظَلَمُوْا	الَّذِیْنَ	فَبَدَّلَ	الْمُحْسِنِیْنَ	سَنَزِیْدُ	وَ	خَطٰیٰكُمْ
ظلم کیا (ظالم)	وہ لوگ جنھوں نے	پھر بدل ڈالا	نیکی کرنے والے	عنقریب زیادہ دیں گے	اور	تمہاری خطائیں

تمہاری خطائیں۔ اور نیکی کرنے والوں کو عنقریب زیادہ دیں گے۔ پھر ظالموں نے بدل ڈالا

قَوْلًا غَیْرَ الَّذِیْ قِیْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا

الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا	عَلٰى	فَاَنْزَلْنَا	لَهُمْ	قِیْلَ	الَّذِیْ	غَیْرَ	قَوْلًا
جنھوں نے ظلم کیا (ظالم)	پر	پھر ہم نے اتارا	انہیں	کہی گئی	وہ جو کہ	خلاف	بات

بات کو اس کے خلاف جو انہیں کہی گئی تھی۔ پھر ہم نے ظالموں پر

رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ﴿۵۹﴾ ع وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى

مُوْسٰى	اِسْتَسْقٰى	وَاِذْ	كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ	بِمَا	السَّمَآءِ	مِنْ	رِجْزًا
موسیٰ	پانی مانگا	اور جب	نافرمانی کرتے تھے	چونکہ	آسمان	سے	عذاب

آسمان سے عذاب اتارا۔ چونکہ وہ نافرمانی کرتے تھے۔ اور جب موسیٰ نے پانی مانگا

لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ

مِنْهُ	فَانْفَجَرَتْ	الْحَجَرَ	بِعَصَاكَ	اضْرِبْ	فَقُلْنَا	قَوْمِهٖ	لِ
اس سے	سو بہہ نکلے	پتھر	اپنا عصا	مار	پھر ہم نے کہا	اپنی قوم	لیے

اپنی قوم کے لیے۔ تو ہم نے کہا اپنا عصا پتھر پر مار۔ سو اس سے بہہ نکلے

مشتق افعال

سَنَزِیْدُ (جمع متکلم مضارع) زَادَ۔ یَزِیْدُ۔ زِیَادَۃً

بَدَّلَ (واحد مذکر غائب۔ ماضی) بَدَّلَ۔ یُبَدِّلُ۔ تَبْدِیْلًا

قِیْلَ (واحد مذکر غائب ماضی مجہول) قَالَ۔ یَقُوْلُ۔ قَوْلًا

كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ (ماضی استمراری جمع مذکر غائب) فَسَقَ۔ یَفْسُقُ۔ فِسْقًا

اِنْفَجَرَتْ (واحد مؤنث غائب ماضی) اِنْفَجَرَ۔ یَنْفَجِرُ۔ اِنْفِجَارًا (مجرد: فَجَرَ۔ یَفْجُرُ)

هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ : "کیا کچھ اور ہے؟"

ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا : "پھر وہ کفر میں (اور) بڑھ گئے"۔

اَلْمُحْسِنِيْنَ : (آیت نمبر: 58) (ح س ن)

اَلْحُسْنُ : ہر خوش کن اور پسندیدہ چیز۔

وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا : "اور لوگوں سے اچھی باتیں کہنا"۔

وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ : "اور جو یقین رکھتے ہیں ان کے لئے خدا سے اچھا حکم کس کا ہے؟"

اَلَّذِيْ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ : "جس نے ہر چیز کو اچھی طرح بنایا جسے اس نے پیدا کیا"۔

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ : "جنہوں نے اس دنیا میں نیکی کی ان کے لئے بھلائی ہے"۔

بِعَصَاكَ : (آیت نمبر: 60) (ع ص ي)

قَالَ هِيَ عَصَايَ : "اس نے کہا یہ میری لاٹھی ہے"۔

فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ : "تو انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈالیں"۔

وَعَصٰۤي اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰي : "اور آدم ع نے اپنے پروردگار کے حکم کے خلاف کیا پس بہک گیا۔"

اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۖ قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۖ كُلُوا وَاشْرَبُوا

اثْنَتَا عَشْرَةَ	عَيْنًا	قَدْ عَلِمَ	كُلُّ	أُنَاسٍ	مَشْرَبَ	هُمْ	كُلُوا	وَ اشْرَبُوا
بارہ	چشمے	جان لیا	ہر	قوم	گھاٹ	اپنا	کھاؤ	اور پیو

بارہ چشمے ۔ ہر قوم نے اپنا گھاٹ جان لیا ۔ تم کھاؤ اور پیو

مِن رِّزْقِ اللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿٦٠﴾ وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ

مِنْ	رِزْقِ	اللّٰهِ	وَلَا تَعْثَوْا	فِي الْأَرْضِ	مُفْسِدِينَ	وَإِذْ	قُلْتُمْ	يٰمُوسٰى
سے	رزق	اللہ	اور نہ پھرو	زمین میں	فساد مچاتے	اور جب	تم نے کہا	اے موسیٰ

اللہ کے رزق سے ۔ اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو اور جب تم نے کہا اے موسیٰ

لَن نَّصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ وَاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا

لَنْ	نَصْبِرَ	عَلٰى	طَعَامٍ وَّاحِدٍ	فَادْعُ	لَنَا	رَبَّكَ	يُخْرِجْ	لَنَا
ہرگز نہ	ہم صبر کریں گے	پر	کھانا ایک	دعا کر	ہمارے لیے	اپنا رب	نکالے	ہمارے لیے

ہم ایک کھانے پر ہرگز صبر نہ کریں گے پس اپنے رب سے دعا کر ہمارے لیے نکالے

مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ مِن بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا وَفُومِهَا

مِنْ	مَّا	تُنْبِتُ	الْأَرْضُ	مِنْ	بَقْلِهَا	وَ	قِثَّائِهَا	وَفُومِهَا
سے	جو	اُگاتی ہے	زمین	سے	ترکاری	اور	ککڑی	اور گیہوں

جو زمین اُگاتی ہے ۔ کچھ ترکاری اور ککڑی اور گیہوں

مشق افعال

اُشْرَبُوْا (جمع مذکر حاضر امر) شَرِبَ ۔ یَشْرَبُ ۔ شُرْبًا

لَا تَعْثَوْا (جمع مذکر حاضر ۔ نہی) عَثَا ۔ یَعْثُوْا ۔ عُثُوًّا

لَنْ نَّصْبِرَ (جمع متکلم مضارع نفی) صَبَرَ ۔ یَصْبِرُ ۔ صَبْرًا

اُدْعُ (واحد مذکر حاضر امر)

(۲۳)

تُنْبِتُ (واحد مؤنث غائب مضارع) اَنْبَتَ ۔ یُنْبِتُ ۔ اِنْبَاتًا ۔ نَبَتَ ۔ یَنْبُتُ ۔ نَبَاتًا

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ :"اور جو خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا"۔

آٰلْئٰنَ وَقَدْعَصَيْتَ قَبْلُ : "(جواب ملائکہ) اب تو ایمان لاتا ہے، حالانکہ تو پہلے نافرمانی کرتا رہا"۔

عَيْنًا : (آیت نمبر 60) (ع ي ن)

اَلْعَيْنُ کے معنی آنکھ کے ہیں۔ پانی کے چشمہ کو بھی عین کہا جاتا ہے"۔

اَلْعَيْنُ بِالْعَيْنِ : "آنکھ کے بدلے آنکھ"۔

لَطَمَسْنَا عَلٰي اَعْيُنِهِمْ : "ہم ان کی آنکھوں کو مٹا (کر اندھا) کر دیں"۔

عَيْنًافِيْهَاتُسَمّٰي سَلْسَبِيْلًا : "یہ بہشت میں ایک چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل ہے"۔

وَفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا : "اور ہم نے زمین میں چشمے جاری کر دیئے"۔

فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَاءٍ مَّعِيْنٍ : "تو (سوائے خدا کے) کون ہے جو تمھارے لئے شیریں پانی کا چشمہ بہا لائے"۔

قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ : "جو نگاہیں نیچی رکھتی ہوں گی (اور) آنکھیں بڑی بڑی"۔

وَحُوْرٌ عِيْنٌ : "اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں"۔

اُنَاسٍ (آیت نمبر: 60) (ا ن س)

اَلْاِنْسُ : یہ جن کی ضد ہے اور اُنس (بضمہ الہمزہ) نفور کی ضد ہے"۔

اٰنَسْتُ نَارًا : "میں نے آگ دیکھی"۔

حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا : "جب تک تم ان سے اجازت لے کر انس پیدا نہ کر لو"۔

طَعَامٌ : (آیت نمبر: 61) (ط ع م)

اَلطَّعْمُ : کے معنی غذا کھانے کے ہیں۔

وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ : "اور اس کا کھانا تمہارے لئے متاع ہے"۔

فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا : "اور جب کھانا کھا چکو تو چل دو"۔

اسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا : "ان دونوں نے (بستی) والوں سے کھانا طلب کیا"۔

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ : "اور وہ کھانا کھلاتے ہیں"۔

وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ : "وہی سب کو کھانا کھلاتا ہے اور اسے کھانا نہیں دیا جاتا"۔

وَاحِدٌ (آیت نمبر 61) (و ح د)

اَلْوَحْدَۃُ: ایک ہونا۔

وَاِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَحْدَہُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِیْنَ لَایُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ: "اور جب تنہا خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے ان کے دل پراگندہ ہو جاتے ہیں"۔

تَنْبُتُ: (آیت نمبر: 61) (ن ب ت)

اَلنَّبْتُ وَالنَّبَاتُ: ہر وہ چیز جو زمین سے اگتی ہے۔

لِنُخْرِجَ بِہٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا: "تاکہ اس سے اناج اور سبزہ نکالیں"۔

وَاللّٰہُ اَنْبَتَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا: "اور خدا ہی نے تم کو زمین سے پیدا کیا"۔

تَنْبُتُ بِالدُّھْنِ: "(زیتون کا درخت) جو تیل نکالتا ہے"۔

خَیْرٌ: (آیت نمبر: 61) (خ ی ر)

اَلْخَیْرُ: وہ ہے جو سب کو مرغوب ہو۔ مثلاً عقل، عدل و فضل اور تمام مفید چیزیں۔ یہ اَلشر کی ضد ہے۔

وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۚ قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي

وَعَدَسِهَا	وَبَصَلِهَا	قَالَ	اَ	تَسْتَبْدِلُوْنَ	الَّذِيْ	هُوَ	اَدْنٰى	بِ	الَّذِيْ
اور مسور	اور پیاز	اس نے کہا	کیا	بدلنا چاہتے ہو	وہ جو کہ	وہ	ادنیٰ	سے	وہ جو کہ

اور مسور اور پیاز۔ اس نے کہا کیا تم بدلنا چاہتے ہو وہ جو ادنیٰ ہے اس سے جو

هُوَ خَيْرٌ ۚ اهْبِطُوا مِصْرًا فَإِنَّ لَكُمْ مَا سَأَلْتُمْ ۗ وَضُرِبَتْ

هُوَ	خَيْرٌ	اِهْبِطُوْا	مِصْرًا	فَاِنَّ	لَكُمْ	مَا	سَاَلْتُمْ	وَ	ضُرِبَتْ
وہ	بہتر ہے	تم اترو	شہر	پس بے شک	تمہارے لیے	جو	تم مانگتے ہو	اور	ڈالدی گئی

بہتر ہے۔ تم شہر میں اترو۔ بے شک تمہیں ملے گا جو تم مانگتے ہو۔ اور ڈال دی گئی

عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ ۗ ذَٰلِكَ

عَلَيْهِمُ	الذِّلَّةُ	وَ	الْمَسْكَنَةُ	وَ بَاءُوْ	بِغَضَبٍ	مِنَ	اللّٰهِ	ذٰلِكَ
ان پر	ذلت	اور	محتاجی	اور وہ لپیٹ میں آگئے	غضب	سے	اللہ	یہ

ان پر ذلت اور محتاجی۔ اور وہ اللہ کے غضب کی لپیٹ میں آ گئے۔ یہ

بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ

بِاَنَّ	هُمْ	كَانُوْا	يَكْفُرُوْنَ	بِاٰيٰتِ	اللّٰهِ	وَ	يَقْتُلُوْنَ	النَّبِيّٖنَ	بِغَيْرِ الْحَقِّ
اس لیے کہ	وہ	تھے	کفر کرتے	آیتوں کا	اللہ	اور	قتل کرتے تھے	نبیوں کو	ناحق

اس لیے ہوا کہ وہ اللہ کی آیتوں کا کفر کرتے تھے اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے تھے

مشتق افعال

تَسْتَبْدِلُوْنَ (۵۹)

[illegible]

بَاءُوْ: جمع مذکر غائب ماضی، بَاءَ، يَبُوْءُ، بَوْءٌ

نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا	:	”تو ہم اس سے بہتر لے آتے ہیں“۔
وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ	:	”اور روزہ رکھنا ہی تمھارے حق میں بہتر ہے“۔
سَأَلْتُمْ	:	(آیت نمبر: 61) (س ء ل)
قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ	:	”موسیٰ! تمھاری دعا قبول کر لی گئی“۔
يَقْتُلُونَ	:	(آیت نمبر: 61) (ق ت ل)
قُتِلَ الْإِنْسَانُ	:	”انسان ہلاک ہو جائے“۔
وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا	:	”اور انہوں نے (عیسیٰ علیہ السلام کو) یقیناً قتل نہیں کیا“۔
وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ	:	”اور ان سے اس وقت تک لڑتے رہنا کہ فساد نابود ہو جائے“۔
وَلَئِنْ قُوتِلُوا	:	”اور اگر ان سے جنگ ہوئی“۔
وَمَنْ يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلْ	:	”اور جو شخص خدا کی راہ میں جنگ کرے پھر شہید ہو جائے“۔
قَاتَلَهُمُ اللَّهُ	:	”اللہ ان کو ہلاک کرے“۔
وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ	:	”اور اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو“۔

ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿٦١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ذٰلِكَ	بِمَا	عَصَوْا	وَكَانُوْا	يَعْتَدُوْنَ	اِنَّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
یہ	اس لیے کہ	انہوں نے نافرمانی کی	اور وہ تھے	حد سے بڑھتے	بے شک	وہ جو کہ	ایمان لائے

یہ اس لیے ہوا کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے بڑھتے تھے۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے

وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

وَ	الَّذِيْنَ	هَادُوْا	وَالنَّصٰرٰى	وَالصّٰبِـِٕيْنَ	مَنْ	اٰمَنَ	بِ	اللّٰهِ	وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
اور	وہ جو	یہودی ہوئے	اور نصاریٰ	اور صابی	جو	ایمان لایا	پر	اللہ	اور روزِ آخرت

اور جو یہودی ہوئے اور نصاریٰ اور صابی جو ایمان لایا اللہ پر اور روزِ آخرت پر

وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

وَ	عَمِلَ	صَالِحًا	فَلَهُمْ	اَجْرُهُمْ	عِنْدَ	رَبِّهِمْ	وَلَا	خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ
اور	عمل کیے	نیک	سو ان کے لیے	ان کا اجر	پاس	ان کا رب	اور نہ	کوئی خوف	ان پر

اور نیک عمل کیے تو ان کے لیے ان کے رب کے پاس ان کا اجر ہے۔ اور ان پر نہ کوئی خوف ہوگا

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ

وَلَا	هُمْ	يَحْزَنُوْنَ	وَاِذْ	اَخَذْنَا	مِيْثَاقَ	كُمْ	وَرَفَعْنَا	فَوْقَكُمْ	الطُّوْرَ
اور نہ	وہ	غمگین ہوں گے	اور جب	ہم نے لیا	اقرار	تم	اور ہم نے اٹھایا	تمہارے اوپر	طور

اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اور جب ہم نے تم سے اقرار لیا اور تمہارے اوپر کوہ طور اٹھایا

مشتق افعال

عَصَوْا : جمع مذکر غائب۔ ماضی ؛ عَصٰى يَعْصِىْ عِصْيَانًا وَّمَعْصِيَةً

يَعْتَدُوْنَ : جمع مذکر غائب۔ مضارع ؛ اِعْتَدٰى يَعْتَدِىْ اِعْتِدَاءً (عَدَا يَعْدُوْ عَدْوًا)

رَفَعْنَا : جمع متکلم ماضی ؛ رَفَعَ يَرْفَعُ رَفْعَةً

عَصَوْا : (آیت نمبر 61) (ع ص ي)

قَالَ هِيَ عَصَايَ : "اس نے کہا یہ میری لاٹھی ہے"۔

فَأَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ : "تو انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈالیں"۔

وَعَصَى آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَى : "اور آدم ﷺ نے اپنے پروردگار کے حکم کے خلاف کیا، پس وہ بہک گیا"۔

وَمَنْ يَّعْصِ اللَّهَ وَرَسُوْلَهُ : "اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا"۔

آلْئٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ : "(جواب ملائکہ) اب ایمان لاتا ہے، حالانکہ تو پہلے نافرمانی کرتا رہا"۔

رَفَعْنَا : (آیت نمبر 63) (ر ف ع)

اَلرَّفْعُ : کے معنی اٹھانے اور بلند کرنے کے ہیں۔

وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ : "اور ہم نے طور پہاڑ کو تمہارے اوپر لا کر کھڑا کیا"۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ : "اور ہم نے تمھارے ذکر خیر کا آوازہ بلند کیا"۔

نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّنْ نَّشَاءُ : "اور ہم جسے چاہتے ہیں، اس کے درجے بلند کر دیتے ہیں"۔

رَفِيْعُ الدَّرَجَاتِ ذُوالْعَرْشِ : "خدا بڑا عالی مرتبہ (اور) عرش (بریں) کا مالک ہے"۔

بَلْ رَّفَعَهُ اللَّهُ اِلَيْهِ : "بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا"۔

خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾

تَتَّقُوْنَ	لَعَلَّكُمْ	مَا فِيْهِ	وَاذْكُرُوْا	قُوَّةٍ	بِ	كُمْ	اٰتَيْنَا	مَا	خُذُوْا
پرہیزگار ہو جاؤ	تا کہ تم	جو اس میں	اور تم یاد رکھو	مضبوطی	سے	تمہیں	ہم نے دیا	جو	پکڑ لو

جو ہم نے تمہیں دیا ہے وہ مضبوطی سے پکڑ لو اور جو اس میں ہے اسے یاد رکھو تا کہ تم پرہیزگار ہو جاؤ

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

عَلَيْكُمْ	اللّٰهِ	فَضْلُ	لَا	لَوْ	فَ	ذٰلِكَ	مِنْ بَعْدِ	تَوَلَّيْتُمْ	ثُمَّ
تم پر	اللہ	فضل	نہ	اگر	پس	اس	بعد	تم پھر گئے	پھر

پھر اس کے بعد تم پھر گئے ۔ پس اگر تم پر نہ ہوتا اللہ کا فضل

وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ

الَّذِيْنَ	قَدْ عَلِمْتُمْ	لَ	وَ	الْخٰسِرِيْنَ	مِّنَ	لَكُنْتُمْ	رَحْمَتُهٗ	وَ
جنہوں نے	تم نے جان لیا	البتہ	اور	خسارہ والے	سے	تو تم تھے	اس کی رحمت	اور

اور اس کی رحمت تو تم ضرور خسارہ والوں میں سے تھے اور تم نے ان لوگوں کو خوب جان لیا

اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ﴿۶۵﴾

خٰسِئِيْنَ	قِرَدَةً	كُوْنُوْا	لَهُمْ	فَقُلْنَا	السَّبْتِ	فِي	كُمْ	مِنْ	اعْتَدَوْا
ذلیل	بندر	تم ہو جاؤ	ان سے	تب ہم نے کہا	ہفتہ	میں	تم	سے	زیادتی کی

جنہوں نے ہفتہ کے دن میں زیادتی کی تھی تب ہم نے ان سے کہا تم ذلیل بندر ہو جاؤ

مشتق افعال

تَوَلَّيْتُمْ (جمع مذکر حاضر ۔ ماضی) تَوَلّٰى ۔ يَتَوَلّٰى ۔ تَوَلِّيًا ۔ (وَلِيَ يَلِيْ وَلْيًا)

اٰتَيْنَا (جمع متکلم ۔ ماضی) اٰتٰى ۔ يُؤْتِيْ ۔ اِيْتَاءً

اُذْكُرُوْا (جمع مذکر حاضر ۔ امر) ذَكَرَ ۔ يَذْكُرُ ۔ ذِكْرًا

خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ — ''قیامت بعض کو نیچا دکھانے والی اور بعض کو (بلحاظ درجہ) بلند کرنے والی''۔

وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ — ''اور اونچے اونچے فرش''۔

تَوَلَّيْتُمْ : (آیت نمبر: 64) (و ل ي)

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا : ''اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے''۔

نِعْمَ الْمَوْلٰي وَنِعْمَ النَّصِيْرُ : ''(اللہ) خوب حمایتی اور خوب مدد گار ہے''۔

وَمَالَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ : ''اور اللہ کے سوا ان کا کوئی مدد گار نہیں ہے''۔

وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖ اَوْلِيَاءَ : ''اور اس کے سوا اور رفیقوں کی پیروی نہ کرو''۔

فَقَاتِلُوْا اَوْلِيَاءَ الشَّيْطٰنِ : ''سو تم شیطان کے مدد گاروں سے لڑو''۔

وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ : ''اور جو شخص خدا اور اس کے پیغمبر سے دوستی کرے گا''۔

هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا : ''مجھے اپنے پاس سے ایک وارث عطا فرما''۔

اَلْمَوْلٰي : یہ لفظ کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ (۱) غلام کو آزاد کرنے والا (۲) آزاد شدہ غلام (۳) حلیف (۴) چچا زاد بھائی (۵) پڑوسی۔

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰي بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ : ''پیغمبر مومنوں پر ان کی جانوں سے زیادہ حق رکھتے ہیں''۔

فَاللّٰهُ اَوْلٰي بِهِمَا : ''تو اللہ ان دونوں کا زیادہ خیر خواہ ہے''۔

اَوْلٰي لَكَ فَاَوْلٰي : ''افسوس ہے تم پر، پھر افسوس ہے''۔

فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا

خَلْفَهَا	مَا	وَ	هَا	لِّمَا بَيْنَ يَدَيْ	نَكَالًا	هَا	جَعَلْنَا	فَ
اس کے پیچھے آنے والے	جو	اور	اس	سامنے والوں کے لیے	عبرت	اسے	ہم نے بنایا	پھر

پھر ہم نے اسے سامنے والوں کے لیے اور پیچھے آنے والوں کے لیے عبرت بنایا

وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَإِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ إِنَّ اللّٰهَ

اللّٰهَ	إِنَّ	لِقَوْمِهٖ	مُوْسٰى	قَالَ	وَإِذْ	لِّلْمُتَّقِيْنَ	مَوْعِظَةً	وَ
اللہ	بے شک	اپنی قوم سے	موسیٰ	کہا	اور جب	پرہیزگاروں کے لیے	نصیحت	اور

اور پرہیزگاروں کے لیے نصیحت۔ اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا بے شک اللہ

يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْٓا أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ

قَالَ	هُزُوًا	تَتَّخِذُنَا	أَ	قَالُوْا	بَقَرَةً	تَذْبَحُوْا	أَنْ	يَأْمُرُكُمْ
اس نے کہا	مذاق	تو کرتا ہے ہم سے	کیا	وہ کہنے لگے	ایک گائے	تم ذبح کرو	کہ	تمہیں حکم دیتا ہے

تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم ایک گائے ذبح کرو۔ وہ کہنے لگے کیا تو ہم سے مذاق کرتا ہے اس نے کہا

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ أَنْ أَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۶۷﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا

لَنَا	ادْعُ	قَالُوْا	الْجٰهِلِيْنَ	مِنَ	أَكُوْنَ	أَنْ	بِاللّٰهِ	أَعُوْذُ
ہمارے لیے	تو دعا کر	انہوں نے کہا	جاہل (جمع)	سے	میں ہو جاؤں	کہ	اللہ کی	میں پناہ لیتا ہوں

میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں کہ میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں۔ انہوں نے کہا تو ہمارے لیے دعا کر

تَذْبَحُوْا (جمع مذکر حاضر مضارع)

مشتق افعال

ذَبَحَ۔ یَذْبَحُ۔ ذَبْحًا

أَعُوْذُ (واحد متکلم مضارع) عَاذَ۔ یَعُوْذُ۔ عَوْذًا

بَيْنَ (آیت نمبر: 66) (ب ي ن)

اَلْبَيْنُ : دو چیزوں کا درمیان اور وسط۔

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا : ''اور ہم نے ان کے درمیان کھیتی پیدا کر دی تھی''۔

لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ : ''آج تمھارے آپس کے سب تعلقات منقطع ہو گئے''۔

فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ : ''تو آپ ہم میں حق کے ساتھ انصاف کر دیجئے''۔

فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا : ''تو ہمارے اور اپنے درمیان ایک وقت مقرر کرلو''۔

قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ : ''ہدایت واضح ہو کر گمراہی سے الگ ہو چکی ہے''۔

قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيَاتِ : ''ہم نے تمہارے لئے آیات کو کھول کھول کر بیان کر دیا''۔

بَانَ وَاسْتَبَانَ وَتَبَيَّنَ کے معنی ظاہر اور واضح ہو جانے کے ہیں۔

فِيْهِ اٰيَاتٌ بَيِّنَاتٌ : ''اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں''۔

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهِ : ''بھلا جو لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل روشن رکھتے ہیں''

يَدَيْهَا : (آیت نمبر: 66) (ي د)

اَيَّدَ (تفعیل) : کے معنی کسی کی تائید یا مدد کرنے کے ہیں۔

اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَا : ''یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے پکڑیں''۔

رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ

رَبَّكَ	يُبَيِّن	لَنَا	مَا	هِيَ	قَالَ	إِنَّهُ	يَقُوْلُ	إِنَّهَا	بَقَرَةٌ
اپنا رب	وہ بتلائے	ہمارے لیے	کیا	وہ	اس نے کہا	بے شک وہ	فرماتا ہے	کہ وہ	گائے

اپنے رب سے کہ وہ ہمیں بتلا دے کہ وہ کیسی ہو؟ اس نے کہا بے شک وہ فرماتا ہے کہ وہ گائے

لَّا فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ عَوَانٌ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۸﴾

لَا	فَارِضٌ	وَلَا	بِكْرٌ	عَوَانٌ	بَيْنَ	ذٰلِكَ	فَافْعَلُوْا	مَا	تُؤْمَرُوْنَ
نہ	بوڑھی	اور نہ	بن بیاہی	درمیانی	بیچ بیچ	اس	پس کرو	جو	تمہیں حکم دیا جاتا ہے

نہ بوڑھی ہو اور نہ بن بیاہی اس کے درمیانی ہو۔ پس تمہیں جو حکم دیا جاتا ہے کر ڈالو

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُوْلُ

قَالُوْا	ادْعُ	لَنَا	رَبَّكَ	يُبَيِّن	لَنَا	مَا لَوْنُهَا	قَالَ	إِنَّهُ	يَقُوْلُ
انہوں نے کہا	دعا کر	ہمارے لیے	اپنا رب	بتلا دے	ہمارے لیے	کیا اس کا رنگ	اس نے کہا	بے شک وہ	فرماتا ہے

انہوں نے کہا ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کرو ہمیں بتلا دے کہ اس کا رنگ کیسا ہو؟ اس نے کہا وہ فرماتا ہے

إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِيْنَ ﴿۶۹﴾ قَالُوا

إِنَّهَا	بَقَرَةٌ	صَفْرَاءُ	فَاقِعٌ	لَوْنُهَا	تَسُرُّ	النَّاظِرِيْنَ	قَالُوْا
بے شک وہ	ایک گائے	زرد	گہرا	اس کا رنگ	اچھی لگتی	دیکھنے والے	انہوں نے کہا

بے شک وہ ایک زرد رنگ کی گائے ہو۔ اس کا رنگ خوب گہرا ہو۔ دیکھنے والوں کو اچھی لگتی ہو۔ انہوں نے کہا

مشق افعال

يُبَيِّنْ (واحد مذکر غائب۔ مضارع) بَيَّنَ يُبَيِّنُ تَبْيِيْنًا تِبْيَانًا (بَانَ يَبِيْنُ بَيَانًا)

تُؤْمَرُوْنَ (جمع مذکر حاضر مضارع مجہول) اَمَرَ يُؤْمَرُ اِئْتِمَارًا (اَمَرَ يَأْمُرُ اَمْرًا)

تَسُرُّ (واحد مؤنث غائب مضارع) سَرَّ يَسُرُّ اِسْرَارًا (سَرَّ يَسُرُّ سِرًّا)

وَقَالَت الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰه مَغْلُوْلَةٌ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَ لُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوْطَتَان	: "اور یہود کہتے ہیں کہ خدا کا ہاتھ (گردن سے) بندھا ہوا ہے (اللہ بخیل ہے) انہیں کے ہاتھ بندھ جائیں اور ایسا کہنے کے سبب ان پر لعنت ہو بلکہ اس کے دونوں ہاتھ کھلے ہیں"۔
اِذْ اَيَّدْتُكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ	: "جب میں نے روح القدس (جبریل) سے تمہاری مدد کی"۔
اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ	: "جو قوت والے اور صاحب نظر تھے"۔
لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ	: "جس شخص کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا"۔

مَوْعِظَةٌ (آیت نمبر:66) (وَ عَ ظَ)

اَلْوَعْظُ : ایسی زجر و توبیخ جس میں خوف و رقت کی آمیزش ہو

يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ	: "تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت اختیار کرو"۔
قُلْ اِنَّمَا اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ	: "کہ دو کہ میں تمہیں ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں"۔
ذَالِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِه	: "(مومنو!) اس حکم سے تم کو نصیحت کی جاتی ہے"۔
قَدْجَائَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ	: "تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے نصیحت آ پہنچی"۔
وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ	: "اور اہل تقویٰ کے لئے ہدایت اور نصیحت ہے"۔
فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ	: "تم ان کی باتوں کا کچھ خیال نہ کرو اور انہیں نصیحت کرو"۔

ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ إِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا

عَلَيْنَا	تَشَابَهَ	الْبَقَرَ	إِنَّ	مَا هِيَ	لَنَا	يُبَيِّنْ	رَبَّكَ	لَنَا	ادْعُ
ہم پر	مشتبہ	گائے	بے شک	وہ کیسی	ہمارے لیے	وہ بتلادے	اپنا رب	ہمارے لیے	دعا کر

ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کر وہ ہمیں بتلادے وہ گائے کیسی ہو کیونکہ وہ گائے ہم پر مشتبہ ہے

وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ ﴿٧٠﴾ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا

إِنَّهَا	يَقُولُ	إِنَّهُ	قَالَ	لَمُهْتَدُونَ	اللَّهُ	شَاءَ	إِنْ	إِنَّا	وَ
کہ وہ	فرماتا ہے	بے شک وہ	اس نے کہا	ضرور راہ پالیں گے	اللہ	چاہا	اگر	بے شک ہم	اور

اور اگر اللہ نے چاہا تو ہم بے شک ضرور راہ پالیں گے اس نے کہا بے شک وہ فرماتا ہے کہ وہ

بَقَرَةٌ لَا ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ

مُسَلَّمَةٌ	الْحَرْثَ	تَسْقِي	لَا	وَ	الْأَرْضَ	تُثِيرُ	ذَلُولٌ	لَا	بَقَرَةٌ
بے عیب	کھیتی	پانی دینی	نہ	اور	زمین	جوتتی	محنت کرنے والی	نہ	ایک گائے

ایک گائے ہو نہ محنت کرنے والی نہ زمین جوتتی اور نہ کھیتی کو پانی دیتی۔ بے عیب ہو

لَا شِيَةَ فِيهَا قَالُوا الْآنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ فَذَبَحُوهَا

فَذَبَحُوهَا	الْحَقِّ	جِئْتَ بِ	الْآنَ	قَالُوا	فِيهَا	شِيَةَ	لَا
پھر اسے ذبح کیا	ٹھیک بات	تو لایا	اب	وہ بولے	اس میں	داغ	نہ

اس میں کوئی داغ نہ ہو۔ وہ بولے اب تو ٹھیک بات لایا۔ پھر انھوں نے اسے ذبح کیا

مشتق افعال

تَشَابَهَ (واحد مذکر غائب ماضی) تَشَابَهَ۔ يَتَشَابَهُ۔ تَشَابُهًا — تُثِيرُ واحد مؤنث غائب مضارع، أَثَارَ يُثِيرُ إِثَارَةً (ثَارَ يَثُورُ ثَوْرًا) — تَسْقِي (واحد مؤنث غائب مضارع) سَقَى۔ يَسْقِي۔ سِقَايَةً — جِئْتَ (واحد مذکر حاضر ماضی) جَاءَ يَجِيءُ۔ مَجِيءً

مُسَلَّمَةٌ (آیت نمبر71) (س ل م)

السِّلْمُ و السَّلامۃ: ظاہری اور باطنی آفات سے پاک اور محفوظ رہنا۔ سلم یسلم سلامۃ و سلامۃ کے معنی سلامت رہنے اور سلّم یُسلّمُ تسلیما کے معنی سلامت رکھنے کے ہیں جیسے فرمایا

وَلٰکِنَّ اللّٰہَ سَلَّمَ : "اللہ نے بچالیا"۔

سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ : "پروردگار مہربان کی طرف سے سلام (کہا جائے گا)"۔

سَلَامٌ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ : "ابراہیم پر سلام ہو"۔

فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ : "اور جب گھروں میں جایا کرو تو اپنے (گھر والوں) کو سلام کیا کرو"۔

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ : "اور اگر یہ لوگ صلح کی طرف مائل ہوں"۔

اِذْ قَالَ لَہٗ رَبُّہٗ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ : "جب ان سے ان کے پروردگار نے فرمایا کہ اسلام لے آؤ تو انہوں نے عرض کی کہ میں رب العالمین کے آگے سر اطاعت خم کرتا ہوں"

وَتَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا : "تو مجھے اپنی اطاعت (کی حالت) میں اٹھائیو"۔

اَوْ سُلَّمًا فِی السَّمَاءِ : "یا آسمان میں سیڑھی (تلاش کرو)"۔

جئْتَ (آیت نمبر: 71) (ج ي ء)

جَاءَ یَجِیْءُ کے معنی ہیں آنا۔

فَاِذَا جَاءَ الْخَوْفُ : "پھر جب خوف کا وقت آئے"۔

جَاءَہٗ بِکَذَا وَاَجَاءَہٗ (متعدی بحرف جار و ہمزہ) وہ اسے لے آیا۔

وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ﴿٧١﴾ وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيهَا

وَ	مَا كَادُوا	يَفْعَلُونَ	وَإِذْ	قَتَلْتُمْ	نَفْسًا	فَادّٰرَءْتُمْ	فِيهَا
اور	وہ نہ تھے	وہ کریں	اور جب	تم نے مار ڈالا	ایک آدمی	پھر تم دھرنے لگے	اس میں

وہ لگتے نہ تھے کہ کریں۔ اور جب تم نے ایک آدمی کو مار ڈالا۔ پھر تم اس میں ایک دوسرے پر دھرنے لگے

وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ﴿٧٢﴾ فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا

وَاللّٰهُ	مُخْرِجٌ	مَا	كُنْتُمْ	تَكْتُمُونَ	فَقُلْنَا	اضْرِبُوهُ	بِبَعْضِهَا
اور اللہ	ظاہر کرنے والا	جو	تم	چھپاتے تھے	پھر ہم نے کہا	اسے مارو	اس کے ایک ٹکڑے سے

اور اللہ ظاہر کرنے والا تھا جو تم چھپاتے تھے۔ پھر ہم نے کہا اس (مردہ) کو اس (گائے) کا ایک ٹکڑا مارو

كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَيُرِيكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٧٣﴾

كَذٰلِكَ	يُحْيِ	اللّٰهُ	الْمَوْتٰى	وَ	يُرِيكُمْ	اٰيٰتِهٖ	لَعَلَّكُمْ	تَعْقِلُونَ
اسی طرح	زندہ کرتا ہے	اللہ	مردے	اور	تمہیں دکھاتا ہے	اپنے نشان	تاکہ تم	غور کرو

اسی طرح اللہ مردوں کو زندہ کرتا ہے اور تمہیں اپنے نشان دکھاتا ہے تاکہ تم غور کرو

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ

ثُمَّ	قَسَتْ	قُلُوبُكُمْ	مِّنْ بَعْدِ	ذٰلِكَ	فَهِيَ	كَالْحِجَارَةِ	اَوْ
پھر	سخت ہو گئے	تمہارے دل	بعد	اس	سو وہ	جیسے پتھر	یا

پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے۔ سو وہ پتھر جیسے ہو گئے یا

مشق افعال

ادّٰرَءْتُمْ (جمع مذکر حاضر ماضی (تفاعل) تَدَارَءَ يَتَدَارَءُ تَدَارُءً (دَرَءَ يَدْرَءُ دَرْءً) يُرِيكُمْ (جمع مذکر حاضر (۵۵)

مَا كَادُوا (جمع مذکر غائب ماضی (۴۰)) — تَكْتُمُونَ (جمع مذکر حاضر مضارع) كَتَمَ يَكْتُمُ كِتْمَانًا

يُرِيكُمْ (جمع مذکر غائب مضارع) اَرٰى يُرِيْ اِرَاءَةً — قَسَتْ (واحد مؤنث غائب ماضی) قَسَا يَقْسُو قَسْوَةً

فَاَجَائَهَا الْمَخَاضُ اِلٰي جِذْعِ النَّخْلَة : ”تو دردِ زہ اسکو کھجور کے تنے کی طرف لے آیا“۔

خَشْيَةً (آیت نمبر:74) (خَ شِ يَ)

اَلْخَشْيَةُ :اس خوف کو کہتے ہیں جو کسی کی عظمت کی وجہ سے دل پر طاری ہو جائے۔

مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ : ”جو خدا سے بن دیکھے ڈرتا ہے“۔

يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً : ”لوگوں سے یوں ڈرنے لگے جیسے خدا سے ڈرا کرتے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ“۔

اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا یَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ

اَلْاَنْهٰرُ	مِنْهُ	یَتَفَجَّرُ	لَمَا	الْحِجَارَةِ	مِنَ	وَاِنَّ	قَسْوَةً	اَشَدُّ
دریا	اس سے	جاری ہوتے ہیں	البتہ جو	پتھر	سے	اور بے شک	سخت	اس سے زیادہ

اس سے بھی زیادہ سخت ۔ اور بے شک بعض پتھروں سے دریا جاری ہوتے ہیں

وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا یَشَّقَّقُ فَیَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا

مِنْهَا	وَاِنَّ	الْمَآءُ	مِنْهُ	فَیَخْرُجُ	یَشَّقَّقُ	لَمَا	مِنْهَا	وَاِنَّ
اس سے	اور بے شک	پانی	اس سے	نکلتا ہے	پھٹ جاتے ہیں	البتہ جو	اس سے	اور بے شک

اور بے شک بعض پتھر پھٹ جاتے ہیں ۔ اور ان سے پانی نکلتا ہے ۔ اور بے شک بعض پتھر

لَمَا یَهْبِطُ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۴﴾

تَعْمَلُوْنَ	عَنْ مَا	بِغَافِلٍ	وَمَا اللّٰهُ	اللّٰهِ	خَشْیَةِ	مِنْ	یَهْبِطُ	لَمَا
تم کرتے ہو	سے جو	بے خبر	اور نہیں اللہ	اللہ	ڈر	سے	گرتا ہے	البتہ جو

اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں ۔ اور اللہ اس سے بے خبر نہیں جو تم کرتے ہو

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ یَسْمَعُوْنَ

یَسْمَعُوْنَ	مِنْهُمْ	فَرِیْقٌ	وَقَدْ كَانَ	لَكُمْ	یُؤْمِنُوْا	اَنْ	تَطْمَعُوْنَ	اَ فَ
وہ سنتے ہیں	ان سے	ایک فریق	تھا	تمہارے لیے	وہ مان لیں گے	کہ	تم توقع رکھتے ہو	کیا پھر

پھر کیا تم توقع رکھتے ہو کہ وہ تمہارے لیے مان لیں گے ۔ اور ان میں سے ایک فریق سنتا ہے

مشتق افعال

یَتَفَجَّرُ (واحد مذکر غائب مضارع ۷/۱) ۔ یَهْبِطُ (۳۶/۱) یَشَّقَّقُ (واحد مذکر غائب
مضارع شَقَّقَ ۔ یَشَّقَّقُ ۔ تَشَقُّقًا (شق یشق شقا)

تَطْمَعُوْنَ (جمع مذکر حاضر مضارع) طَمِعَ ۔ یَطْمَعُ ۔ طَمَعًا

كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾

كَلَامَ اللّٰهِ	ثُمَّ	يُحَرِّفُوْنَهٗ	مِنْ بَعْدِ	مَا	عَقَلُوْهُ	وَهُمْ	يَعْلَمُوْنَ
اللہ کا کلام	پھر	وہ بدل ڈالتے ہیں اس کو	بعد	جو	انہوں نے اسے سمجھ لیا	حالانکہ وہ	جانتے ہیں

اللہ کا کلام - پھر وہ اس کو بدل ڈالتے ہیں۔ اسے سمجھ لینے کے بعد۔ حالانکہ وہ جانتے ہیں

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَا

وَ	اِذَا	لَقُوْا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	قَالُوْا	اٰمَنَّا	وَاِذَا	خَلَا
اور	جب	وہ ملتے ہیں	وہ لوگ جو	ایمان لائے	وہ کہتے ہیں	ہم ایمان لائے	اور جب	وہ علیحدہ ہوتے ہیں

اور جب وہ ملتے ہیں ان لوگوں سے جو ایمان لائے تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور جب علیحدہ ہوتے ہیں

بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ

بَعْضُهُمْ	اِلٰى	بَعْضٍ	قَالُوْا	اَ	تُحَدِّثُوْنَ	هُمْ	بِمَا	فَتَحَ اللّٰهُ	عَلَيْكُمْ
ان کے بعض	طرف	دوسرے	وہ کہتے ہیں	کیا	تم بتلا دیتے ہو	انہیں	جو	اللہ نے ظاہر کیا	تم پر

ان کے بعض دوسروں کے پاس تو کہتے ہیں کیا تم ان (مسلمانوں) کو بتلا دیتے ہو؟ جو اللہ نے تم پر ظاہر کیا ہے

لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۶﴾ اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ

لِ	يُحَآجُّوْكُمْ	بِهٖ	عِنْدَ	رَبِّكُمْ	اَ	فَلَا تَعْقِلُوْنَ	اَوَ	لَا يَعْلَمُوْنَ
تاکہ	تم پر حجت قائم کریں	اس کے ذریعہ	سامنے	تمہارا رب	کیا	پس تم نہیں سمجھتے	کیا	وہ نہیں جانتے

تاکہ وہ اس کے ذریعہ تمہارے رب کے سامنے تم پر حجت قائم کریں۔ کیا تم نہیں سمجھتے؟ کیا وہ نہیں جانتے

مشتق افعال

يُحَرِّفُوْنَ (جمع مذکر غائب مضارع) حَرَّفَ۔ يُحَرِّفُ۔ تَحْرِيْفًا (حرف یحرف حرفًا)

تُحَدِّثُوْنَ (جمع مذکر حاضر مضارع) حَدَّثَ۔ يُحَدِّثُ۔ تَحْدِيْثًا (حدث یحدث حدثًا)

يُحَآجُّوْا (جمع مذکر غائب مضارع) حَاجَّ۔ يُحَاجُّ۔ مُحَاجَّةً (حجا یحجوا حجوًا) خَلَا (۱۲)

اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ

اَنَّ	اللّٰهَ	يَعْلَمُ	مَا	يُسِرُّوْنَ	وَمَا	يُعْلِنُوْنَ	وَمِنْهُمْ	اُمِّيُّوْنَ
کہ	اللہ	جانتا ہے	جو	وہ چھپاتے ہیں	اور جو	وہ ظاہر کرتے ہیں	اور ان میں	ان پڑھ

کہ اللہ جانتا ہے وہ جو چھپاتے ہیں۔ اور جو ظاہر کرتے ہیں۔ اور ان میں ان پڑھ ہیں

لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۷۸﴾

لَا يَعْلَمُوْنَ	الْكِتٰبَ	اِلَّآ	اَمَانِيَّ	وَاِنْ	هُمْ	اِلَّا	يَظُنُّوْنَ
نہیں خبر رکھتے	کتاب	مگر	آرزوئیں	اور نہیں	وہ	مگر	گمان سے کام لیتے ہیں

وہ اللہ کی کتاب کی خبر نہیں رکھتے۔ مگر آرزوئیں۔ اور وہ صرف گمان سے کام لیتے ہیں

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا

فَ	وَيْلٌ	لِلَّذِيْنَ	يَكْتُبُوْنَ	الْكِتٰبَ	بِ	اَيْدِيْهِمْ	ثُمَّ	يَقُوْلُوْنَ	هٰذَا
سو	خرابی	ان لوگوں کے لیے جو	لکھتے ہیں	کتاب	سے	اپنے ہاتھوں	پھر	وہ کہتے ہیں	یہ

سو ان لوگوں کے لیے خرابی ہے جو اپنے ہاتھوں سے کتاب لکھتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں ۔ یہ

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَوَيْلٌ لَّهُمْ

مِنْ عِنْدِ	اللّٰهِ	لِ	يَشْتَرُوْا	بِهٖ	ثَمَنًا	قَلِيْلًا	فَ	وَيْلٌ	لَهُمْ
سے پاس	اللہ	تاکہ وہ حاصل کرلیں		اس سے	قیمت	تھوڑی	پس	خرابی	ان کے لیے

اللہ کے پاس سے ہے۔ تاکہ وہ اس سے تھوڑی سی قیمت حاصل کریں۔ پس ان کے لیے خرابی ہے

مشتق افعال

يُسِرُّوْنَ (جمع مذکر غائب مضارع اَسَرَّ۔ يُسِرُّ۔ سِرًّا (سَرِيْرٌ سِرًّا) يُعْلِنُوْنَ (جمع مذکر غائب مضارع) اَعْلَنَ۔ يُعْلِنُ۔ اِعْلَانًا

يَظُنُّوْنَ (جمع مذکر غائب مضارع) ظَنَّ۔ يَظُنُّ۔ ظَنًّا

يَشْتَرُوْا (جمع مذکر غائب مضارع) اِشْتَرٰى۔ يَشْتَرِيْ۔ اِشْتِرَاءٌ (۱۹)

مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَقَالُوْا

مِنْ	مَا	كَتَبَتْ	اَيْدِيْهِمْ	وَ وَيْلٌ	لَهُمْ	مِمَّا	يَكْسِبُوْنَ	وَ	قَالُوْا
سے	جو	لکھا	ان کے ہاتھوں نے	اور خرابی	ان کے لیے	اس سے جو	وہ کماتے ہیں	اور	انہوں نے کہا

اس سے جو ان کے ہاتھوں نے لکھا۔ اور ان کے لیے خرابی ہے اس سے جو وہ کماتے ہیں۔ اور انہوں نے کہا کہ

لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ

لَنْ	تَمَسَّنَا	النَّارُ	اِلَّا	اَيَّامًا	مَعْدُوْدَةً	قُلْ	اَ	اتَّخَذْتُمْ	عِنْدَ	اللّٰهِ
ہرگز	نہیں چھوئے گی ہمیں	آگ	سوائے	دن	چند	کہدو	کیا	تم نے لیا ہے	پاس	اللہ

چند دنوں کے سوا ہمیں ہرگز (دوزخ کی) آگ نہیں چھوئے گی۔ کہدو کیا تم نے لے لیا ہے اللہ کے پاس سے

عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۰﴾

عَهْدًا	فَ	لَنْ يُّخْلِفَ	اللّٰهُ	عَهْدَهٗ	اَمْ	تَقُوْلُوْنَ	عَلَى اللّٰهِ	مَا	لَا	تَعْلَمُوْنَ
کوئی وعدہ	پس	ہرگز خلاف نہیں کریگا	اللہ	اپنا وعدہ	کیا	تم کہتے ہو	اللہ کے اوپر	جو	نہیں	تم جانتے

کوئی وعدہ؟ کہ اللہ اپنے وعدہ کے خلاف ہرگز نہیں کرے گا۔ کیا تم اللہ پر (وہ بات) کہتے ہو جو تم نہیں جانتے؟

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ

بَلٰى	مَنْ	كَسَبَ	سَيِّئَةً	وَ	اَحَاطَتْ	بِهٖ	خَطِيْٓئَتُهٗ	فَ	اُولٰٓئِكَ
کیوں نہیں	جس نے	کمائی	کوئی برائی	اور	گھیر لیا	اس کو	اس کی خطائیں	پس	یہی لوگ

کیوں نہیں؟ جس نے کوئی برائی کمائی اور اسے اس کی خطاؤں نے گھیر لیا۔ پس یہی لوگ

مشق افعال

يَكْسِبُوْنَ (جمع مذکر غائب مضارع) كَسَبَ۔ يَكْسِبُ۔ كَسْبًا

لَنْ تَمَسَّنَا = لَنْ + تَمَسَّ + نَا

(واحد مؤنث غائب مضارع نفی) مَسَّ۔ يَمَسُّ۔ مَسًّا

لَنْ يُّخْلِفَ (واحد مذکر غائب مضارع نفی) اَخْلَفَ۔ يُخْلِفُ۔ اِخْلَافًا (خَلَفَ يَخْلُفُ خِلَافَةً)

اَحَاطَتْ (واحد مؤنث غائب ماضی) اَحَاطَ۔ يُحِيْطُ۔ اِحَاطَةً (حَاطَ يَحُوْطُ حَوْطًا)

اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

اَصْحٰبُ النَّارِ	هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ	وَالَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَعَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ
دوزخی	وہ	اس میں	ہمیشہ رہیں گے	اور جو لوگ	ایمان لائے	اور انہوں نے عمل کیے	اچھے

دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کیے

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۲﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ

اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ	وَاِذْ	اَخَذْنَا	مِيْثَاقَ
یہی لوگ	جنتی	وہ	اس میں	ہمیشہ رہیں گے	اور جب	ہم نے لیا	پختہ عہد

یہی لوگ جنتی ہیں ۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ۔ اور جب ہم نے پختہ عہد لیا

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	لَا تَعْبُدُوْنَ	اِلَّا	اللّٰهَ	وَ	بِ	الْوَالِدَيْنِ	اِحْسَانًا	وَذِي الْقُرْبٰى
بنی اسرائیل	تم عبادت نہ کرنا	سوائے	اللہ	اور	سے	ماں باپ	حسن سلوک	اور قرابت دار

بنی اسرائیل سے کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور حسن سلوک کرنا ماں باپ سے اور قرابت داروں سے

وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

وَالْيَتٰمٰى	وَالْمَسٰكِيْنِ	وَ	قُوْلُوْا	لِلنَّاسِ	حُسْنًا	وَ	اَقِيْمُوا	الصَّلٰوةَ
اور یتیم	اور محتاج	اور	تم کہو	لوگوں سے	اچھی بات	اور	تم قائم کرو	نماز

اور یتیموں اور محتاجوں سے ۔ اور تم لوگوں سے اچھی بات کہنا اور نماز قائم کرنا

مشتق افعال | اَخَذْنَا (واحد متکلم ماضی) (۵۱) — لَا تَعْبُدُوْنَ (جمع مذکر حاضر مضارع منفی) (قسم)

قُوْلُوْا (جمع مذکر حاضر امر) (۸)

اَقِيْمُوْا (جمع مذکر حاضر امر) (تم)

فَوَیْلٌ : (آیت نمبر: 79) (وَ يْ لٌ)

وَ وَیْلٌ لِّلْکٰفِرِیْنَ : "اور کافروں کے لئے خرابی ہے"۔

وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ : "ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے خرابی ہے"۔

یَا وَیْلَنَا اِنَّا کُنَّا ظَالِمِیْنَ : "ہائے شامت ! بے شک ہم ظالم تھے"۔

یَکْسِبُوْنَ : (آیت نمبر: 79) (کَ سَ بَ)

اَلْکَسْبُ : کمانا۔

وَلَا تَکْسِبُ کُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَیْھَا : "اور جو کوئی برا کام کرتا ہے تو اس کا ضرر اسی کو ہوتا ہے"۔

لَھَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْھَا مَا اکْتَسَبَتْ : "جو بھی اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا اور برے کام کرے گا تو اسے ان کا نقصان پہنچے گا"۔

تَمَسَّنَا : (آیت نمبر: 80) (مَ سَ سَ)

اَلْمَس کے معنی چھونا ہیں اور یہ لمس کے ہم معنی ہے۔

کَالَّذِيْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ : "اس شخص کی طرح جس کو کسی جن نے لپٹ کر دیوانہ بنا دیا ہو"۔

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٨٣﴾

وَاٰتُوْا	الزَّكٰوةَ	ثُمَّ	تَوَلَّيْتُمْ	اِلَّا	قَلِيْلًا	مِّنْكُمْ	وَاَنْتُمْ	مُّعْرِضُوْنَ
اور تم دو	زکوٰۃ	پھر	تم پھر گئے	سوائے	چند ایک	تم میں سے	اور تم	پھر جانے والے

اور زکوٰۃ دینا۔ پھر تم میں سے چند کے سوا سب پھر گئے۔ اور تم پھر جانے والے ہی ہو

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ

وَاِذْ	اَخَذْنَا	مِيْثَاقَ	كُمْ	لَا تَسْفِكُوْنَ	دِمَآءَ	كُمْ	وَلَا تُخْرِجُوْنَ	اَنْفُسَكُمْ
اور جب	ہم نے لیا	پختہ عہد	تم	تم نہ بہاؤ گے	خون	اپنوں کے	اور نہ نکالو گے	اپنوں کو

اور جب ہم نے تم سے پختہ عہد لیا کہ تم اپنوں کے خون نہ بہاؤ گے اور نہ اپنوں کو نکالو گے

مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿٨٤﴾ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ

مِنْ	دِيَارِكُمْ	ثُمَّ	اَقْرَرْتُمْ	وَاَنْتُمْ	تَشْهَدُوْنَ	ثُمَّ اَنْتُمْ	هٰٓؤُلَآءِ	تَقْتُلُوْنَ
سے	اپنے وطن	پھر	تم نے اقرار کیا	اور تم	گواہ ہو	پھر تم	وہ لوگ	تم قتل کرتے ہو

اپنے وطن سے۔ پھر تم نے اقرار کیا اور تم گواہ ہو۔ پھر تم ہی وہ لوگ ہو جو قتل کرتے ہو

اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ

اَنْفُسَكُمْ	وَتُخْرِجُوْنَ	فَرِيْقًا	مِنْ + كُمْ	مِنْ	دِيَارِهِمْ	تَظٰهَرُوْنَ	عَلَيْهِمْ	بِالْاِثْمِ
اپنوں کو	اور تم نکالتے ہو	ایک فریق	سے + تم	سے	وطن ان کا	تم چڑھائی کرتے ہو	ان پر	گناہ سے

اپنوں کو اور اپنے ایک فریق کو ان کے وطن سے نکالتے ہو۔ تم ان پر چڑھائی کرتے ہو گناہ سے

مشق افعال

تَوَلَّيْتُمْ جمع مذکر حاضر ماضی (٦٤)

لَا تَسْفِكُوْنَ جمع مذکر حاضر مضارع نفی (٢٣)

لَا تُخْرِجُوْنَ جمع مذکر حاضر مضارع نفی (٢٣)

اَقْرَرْتُمْ جمع مذکر غائب ماضی۔ اَقَرَّ يُقِرُّ اِقْرَارًا (اقرار لقر قوا)، تَظٰهَرُوْنَ جمع مذکر حاضر ماضی۔ تَظَاهَرَ۔ يَتَظَاهَرُ تَظَاهُرًا [illegible]

وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ : "اور کہتے ہیں دوزخ کی آگ ہمیں چھو ہی نہیں سکے گی"۔

مَسَّنِيَ الضُّرُّ : "مجھے بیماری لگ گئی ہے"۔

وَبِالْوَالِدَيْنِ : (آیت نمبر: 83) (و ل د)

فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ وَلَدٌ : "اور اگر اس (مرنے والے) کی اولاد نہ ہو"۔

اَنّٰي يَكُوْنُ لَهُ وَلَد : "اس کے اولاد کہاں سے ہو؟"

وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ : "اور باپ اور اس کی اولاد کی قسم"۔

وَسَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ : "اور جس دن وہ پیدا ہوئے' ان پر سلام و رحمت ہے"۔

رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ : "میرے پروردگار! مجھے اور میرے ماں باپ کو معاف کرنا"۔

اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ : "تمہاری عورتوں اور اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن بھی ہیں"۔

ذِي : (آیت نمبر: 83) (ذ و)

ذُوْ : والا' صاحب۔

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَي الْعَالَمِيْنَ : "لیکن اللہ اہل عالم پر بڑا مہربان ہے"۔

وَذِي الْقُرْبٰي : "اور رشتہ دار"۔

اِنَّهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ : "وہ تو دلوں کی باتوں تک سے آگاہ ہے"۔

ذَوَاتَا اَفْنَانٍ : "(دونوں جنتیں) بہت سے ٹہنیوں اور شاخوں والی ہیں۔"

دِيَارِكُمْ : (آیت نمبر: 85) (دَارٌ)

اَلدَّارُ : منزل، مکان کو کہتے ہیں۔کیونکہ وہ چار دیواری سے گھرا ہوتا ہے۔

لَهُمْ دَارُالسَّلَامِ عِنْدَ رَبِّهِمْ : "ان کے لئے (ان کے اعمال کے صلے میں) پروردگار کے ہاں سلامتی کا گھر ہے"۔

وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا : "جب کہ ہم اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے ہیں"۔

سَاُرِيْكُمْ دَارَ الْفَاسِقِيْنَ : "میں عنقریب تم کو نافرمان لوگوں کا گھر دکھاؤں گا"۔

تَظَاهَرُوْنَ : (آیت نمبر: 85) (ظ ہ ر)

اَلظَّهْرُ کے معنی پیٹھ اور پشت کے ہیں۔

اَلظَّهِيْرُ : مددگار۔

ظَهَرَ عَلَيْهِ کے معنی ہیں وہ اس پر غالب آ گیا۔

اَلَّذِيْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ : ''جس نے تمہاری پیٹھ توڑ رکھی تھی''۔

وَرَائَكُمْ ظِهْرِيًّا : ''تمہاری پیٹھ پیچھے''۔

ظَاهَرْتُهُ: میں نے اس کی مدد کی۔

وَظَاهَرُوْا عَلٰي اِخْرَاجِكُمْ : ''اور انہوں نے تمہارے نکالنے میں ایک دوسرے کی مدد کی''۔

وَمَالَهُ مِنْهُمْ مِنْ ظَهِيْرٍ : ''اور نہ ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے''۔

مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ : ''(گناہوں کے کاموں میں) سے ظاہر ہوں یا پوشیدہ''۔

فَلَا يُظْهِرُ عَلٰي غَيْبِهِ اَحَدًا : ''اللہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا''۔

اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ : ''اگر وہ تم پر دسترس پا لیں گے تو تمہیں سنگسار کر دیں گے''۔

بِالْاِثْمِ : (آیت نمبر: 85) (اِ ثْ مٌ)

اَلْاِثْمُ وَالْاَثَامُ : وہ اعمال و افعال جو ثواب سے روکنے اور پیچھے رکھنے والے ہوں۔ اس کی جمع آثام آتی ہے۔

اَلْاٰثِمُ : گناہ کا ارتکاب کرنے والا۔

آثِمٌ قَلْبُهُ : ''وہ دل کا گنہگار ہے''۔

اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ : ''اسکی عزت نفس (اور ہٹ دھرمی) اسے گناہ پر اکساتی ہے''۔

وَالْعُدْوَانِ وَإِنْ يَأْتُوكُمْ أُسَارَىٰ تُفَادُوهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ

الْعُدْوَانِ	وَإِنْ	يَأْتُوكُمْ	أُسَارَىٰ	تُفَادُوهُمْ	وَ	هُوَ مُحَرَّمٌ	عَلَيْكُمْ
اور سرکشی	اور اگر	وہ آئیں تمہارے پاس	قیدی	تم بدلہ دے کر انہیں چھڑاتے ہو	حالانکہ	وہ حرام کیا گیا	تم پر

اور سرکشی سے۔ اور اگر وہ تمہارے پاس قیدی ہو کر آئیں۔ تو تم بدلہ دے کر انہیں چھڑاتے ہو۔ حالانکہ تم پر حرام کیا گیا تھا

إِخْرَاجُهُمْ أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ

إِخْرَاجُ	هُمْ	أَفَتُؤْمِنُونَ	بِبَعْضِ	الْكِتَابِ	وَ	تَكْفُرُونَ	بِبَعْضٍ
نکالنا	ان	کیا تم ایمان لاتے ہو	بعض حصہ	کتاب	اور	تم نہیں مانتے	بعض حصہ

ان کا نکالنا۔ کیا تم کتاب کے بعض حصہ پر ایمان لاتے ہو اور بعض حصہ کو نہیں مانتے

فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذَٰلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

فَ	مَا	جَزَاءُ	مَنْ	يَفْعَلُ	ذَٰلِكَ	مِنْكُمْ	إِلَّا	خِزْيٌ	فِي	الْحَيَاةِ	الدُّنْيَا
سو	نہیں	سزا	جو	کرے	یہ	تم میں سے	سوائے	رسوائی	میں	زندگی	دنیا

سو تم میں سے جو ایسا کرے اس کی سزا نہیں سوائے (اس کے کہ) دنیا کی زندگی میں رسوائی

وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَىٰ أَشَدِّ الْعَذَابِ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ

وَ	يَوْمَ	الْقِيَامَةِ	يُرَدُّونَ	إِلَىٰ	أَشَدِّ	الْعَذَابِ	وَ	مَا	اللَّهُ	بِغَافِلٍ
اور	دن	قیامت	وہ لوٹائے جائینگے	طرف	سخت	عذاب	اور	نہیں	اللہ	بے خبر

اور قیامت کے دن وہ سخت عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ اور اللہ (اس سے) بے خبر نہیں

مشتق افعال

يَأْتُوا رجمع مذکر غائب مضارع، أَتَىٰ - يَأْتِي - إِتْيَانًا

تُفَادُوا رجمع مذکر حاضر مضارع، فَادَىٰ - فِدَیٰ

أَفَتُؤْمِنُونَ ا+ف+تُؤْمِنُونَ رجمع مذکر حاضر مضارع، آمَنَ - يُؤْمِنُ - إِيمَانًا

يُرَدُّونَ رجمع مذکر غائب مضارع مجہول، رَدَّ - يَرُدُّ - رَدًّا

يسَارِعُوْنَ فِيالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ : ”وہ گناہ اور ظلم میں جلدی کر رہے ہیں“۔

مُحَرَّمٌ : (آیت نمبر: 85) (حَ رَ مَ)

اَلْحَرَامُ کے معنی ہیں جس سے روک دیا گیا ہو۔

وَحَرَامٌ عَلٰي قَرْيَة اَهْلَكْنَاهَا اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ : ”اور جس بستی (والوں) کو ہم نے ہلاک کر دیا، محال ہے کہ وہ دنیا کی طرف رجوع کریں“۔

فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً : ”وہ ملک ان پر چالیس برس تک کے لئے حرام کر دیا گیا“۔

اِنَّهُ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ : ”جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے گا، اللہ اس پر بہشت کو حرام کر دے گا“۔

اَلْقِيَامُ : (آیت نمبر: 85) (قَ وَ مَ)

مِنْهَا قَائِمٌ وَّحَصِيْدٌ : ”ان میں سے بعض تو باقی ہیں اور بعض تہس نہس ہوگئے ہیں“۔

اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا : ”جو کھڑے اور بیٹھے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے ہیں“۔

عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ

عَنْ + مَا	تَعْمَلُوْنَ	اُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ	اشْتَرَوْا	الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا	بِ	الْاٰخِرَةِ
سے جو	تم کرتے ہو	یہی لوگ	وہ جنہوں نے	خرید لیا	دنیا کی زندگی	بدلے	آخرت

جو تم کرتے ہو۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی کو خرید لیا ہے

فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى

ع ۱۰

فَ	لَا يُخَفَّفُ	عَنْ + هُمْ	الْعَذَابُ	وَ	لَا	هُمْ	يُنْصَرُوْنَ	وَلَقَدْ اٰتَيْنَا	مُوْسٰى
پس	نہ ہلکا کیا جائے گا	سے + اُن	عذاب	اور	نہ	وہ	مدد کیے جائیں گے	اور ہم نے دی	موسیٰ

پس ان سے عذاب ہلکا نہ کیا جائے گا۔ اور نہ وہ مدد کیے جائیں گے۔ اور ہم نے موسیٰ کو دی

الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ

الْكِتٰبَ	وَ	قَفَّيْنَا	مِنْ بَعْدِهٖ	بِالرُّسُلِ	وَاٰتَيْنَا	عِيْسٰى	ابْنَ مَرْيَمَ
کتاب	اور	ہم نے پے درپے بھیجے	اس کے بعد	رسول	اور ہم نے دیئے	عیسیٰ	مریم کا بیٹا

کتاب۔ اور اس کے بعد پے درپے رسول بھیجے۔ اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو دیئے

الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اَفَكُلَّمَا

الْبَيِّنٰتِ	وَ	اَيَّدْنٰهُ	بِ	رُوْحِ الْقُدُسِ	اَ	فَ	كُلَّمَا
کھلے نشان	اور	ہم نے اس کو قوت دی	سے	پاک روح (جبرائیل)	کیا	پھر	جب بھی

کھلے نشان۔ اور ہم نے اسے پاک روح (جبرائیل) سے قوت دی۔ کیا پھر جب بھی

مشتق افعال

اشْتَرَوْا (جمع مذکر غائب ماضی) (۱۹) لَا يُخَفَّفُ (واحد مذکر غائب مضارع مجہول نفی) خَفَّفَ۔ يُخَفِّفُ۔ تَخْفِيْفًا (خَفَّ يَخِفُّ خِفًّا) قَفَّيْنَا (جمع متکلم ماضی) قَفّٰى۔ يُقَفِّيْ۔ تَقْفِيَةً (قَفَا يَقْفُوْ قَفْوًا) اَيَّدْنَا (جمع متکلم ماضی) اَيَّدَ۔ يُؤَيِّدُ۔ تَاْيِيْدًا (آدَ يَئِيْدُ اَيْدًا)

الرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَي النِّسَاءِ : ”مرد عورتوں پر راعی اور محافظ ہیں“۔

وَيُقِيمُوْا الصَّلٰوة : ”اور آداب کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں“۔

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلّي : ”جس مقام پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہوئے تھے اس کو نماز کی جگہ بنا لو“۔

ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ : ”یہی مضبوط دین ہے۔ دین (کا) سیدھا (راستہ) ہے“۔

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ : ”اور جس روز قیامت برپا ہوگی“۔

يُرَدُّوْنَ : (آیت نمبر: 85) (رَ دَ دَ)

اَلرَّدُّ کے معنی ہیں کسی چیز کو لوٹا دینا۔

رَدَدْتُهُ فَارْتَدَّ : میں نے اسے لوٹایا پس وہ لوٹ آیا۔

وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ : ”اور اگر انہیں (دنیا میں) واپس بھیج دیا گیا تو جس چیز سے ان کو منع کیا گیا ہے' اسی کو دوبارہ کریں گے“۔

رُدُّوْهَا عَلَيَّ : ”(ان گھوڑوں کو) میرے پس لوٹا لاؤ“۔

يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ : ”اے کاش! ہم دوبارہ (دنیا میں) واپس بھیج دیے جائیں اور پروردگار کی آیتوں کو نہ جھٹلاتے“۔

وَاِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهٖ	: "اگر (اللہ تعالیٰ) تجھے بھلائی پہنچانا چاہے تو کوئی اس کے فضل کو روکنے والا نہیں"۔
وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ	: "اور ان لوگوں پر ایسا عذاب آنے والا ہے جو ٹل نہیں سکتا"۔
وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓي اَدْبَارِكُمْ	: "اور اپنی پشتوں پر مت پھرو"۔
فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَي اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ	: "پھر اگر کسی معاملے میں تم (اور حاکم وقت) میں پڑو تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو"۔

يُخَفِّفُ : (آیت نمبر: 86) (خَ فَ فَ)

اَلْخَفَفُ : ہلکا۔

اَلْاٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ	: "اب اللہ نے تم پر سے بوجھ ہلکا کر دیا"۔
فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ	: "سو نہ تو ان سے عذاب ہلکا کیا جائے گا"۔
حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا	: "اسے ہلکا سا حمل رہ جاتا ہے"۔
وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ	: "اور جن کے وزن ہلکے ہوں گے"۔

بِالرُّسُلِ : (آیت نمبر: 87) (رَ سَ لَ)

اَلْاِرْسَالُ : (افعال) کے معنی بھیجنا کے ہیں۔

لَقَدْ جَائَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ : "لوگو! تمھارے پاس تم میں سے ایک رسول آئے"۔

وَلَمَّا اَنْ جَاءَ تْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْ ءَ بِهِمْ : "اور جب ہمارے فرشتے لوط ؑ کے پاس آئے تو وہ غمزدہ ہوئے"۔

وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا : "دل خوش کن ہواؤں کی قسم"۔

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ : "اور پیغمبروں کو ہم صرف خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے (بنا کر) بھیجتے ہیں۔"

وَاَرْسَلْنَا السَّمَاءَ عَلَیْهِمْ مِدْرَارًا : "اور (اوپر سے) ان پر ہم نے موسلا دھار مینہ برسایا"۔

وَیُرْسِلُ عَلَیْکُمْ حَفَظَةً : "اور وہ تم لوگوں پر نگہبان (فرشتے) تعینات رکھتا ہے"۔

لَعَنَهُمْ : (آیت نمبر:) (لَ عَ نَ)

اَللَّعْنُ : کسی کو ناراضگی کی بنا پر اپنے سے دور کر دینا۔

جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ

جَآءَ	كُمْ	رَسُوْلٌ	بِ	مَا	لَا تَهْوٰى	اَنْفُسُكُمْ	اسْتَكْبَرْتُمْ
آیا	تمہارے	کوئی رسول	ساتھ	جو	نہ بھایا	تمہارے جی	تم تکبر کرنے لگے

تمہارے پاس کوئی رسول (ایسے حکم کے) ساتھ آیا جو تمہیں نہ بھایا ۔ تو تم تکبر کرنے لگے

فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ

فَ فَرِيْقًا	كَذَّبْتُمْ	وَ	فَرِيْقًا	تَقْتُلُوْنَ	وَ قَالُوْا	قُلُوْبُنَا	غُلْفٌ
پھر ایک گروہ کو	تم نے جھٹلایا	اور	ایک گروہ	تم مار ڈالتے رہے	اور انہوں نے کہا	ہمارے دل	پردہ میں

پھر تم نے ایک گروہ کو جھٹلایا ۔ اور ایک گروہ کو مار ڈالتے رہے اور انہوں نے کہا ہمارے دلوں پر پردہ ہے

بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾

بَلْ	لَعَنَ	هُمْ	اللّٰهُ	بِ	كُفْرِ	هِمْ فَ	قَلِيْلًا	مَا	يُؤْمِنُوْنَ
بلکہ	لعنت کی	اُن	اللہ	بسبب	کفر	ان ۔ سو	بہت کم	جو	ایمان لاتے ہیں

بلکہ اللہ نے ان کے کفر کے سبب ان پر لعنت کی ۔ سو بہت کم ہیں جو ایمان لاتے ہیں

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ

وَ لَمَّا	جَآءَ	هُمْ	كِتٰبٌ	مِنْ	عِنْدِ اللّٰهِ	مُصَدِّقٌ	لِ + مَا	مَعَ	هُمْ
اور جب	آیا	ان	کتاب	سے	اللہ کے پاس	تصدیق کرنیوالی	لیے + جو	ساتھ	ان

اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے کتاب آئی تصدیق کرنے والی اس کی جو ان کے پاس ہے

مشتق افعال

لَا تَهْوٰى (جمع مذکر حاضر مضارع نفی) هَوٰى ۔ يَهْوٰى ۔ هَوًى

اِسْتَكْبَرْتُمْ (جمع مذکر حاضر ماضی)

اِسْتَكْبَرَ ۔ يَسْتَكْبِرُ ۔ اِسْتِكْبَارًا كَبُرَ يَكْبُرُ كِبْرًا

لَعَنَ ۔ (واحد مذکر غائب ماضی) لَعَنَ ۔ يَلْعَنُ ۔ لَعْنَةً

أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِينَ : ”سن رکھو کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے“۔

وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ : ”اور لعنت کرنے والے ان پر لعنت کرتے ہیں“۔

عَرَفُوْا : (آیت نمبر 89) (ع ر ف)

اَلْمَعْرِفَةُ وَالْعِرْفَانُ کے معنی ہیں کسی چیز کی علامات و آثار پر غور و فکر کر کے اس کا ادراک کر لینا۔

فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ : ”تو یوسف علیہ السلام نے ان کو پہچان لیا اور وہ ان کو نہ پہچان سکے“۔

لِتَعَارَفُوْا : ”تاکہ تم ایک دوسرے کو شناخت کرو“۔

يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ : ”وہ آپس میں ایک دوسرے کو پہچان بھی لیں گے“۔

وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا : ”اور تم (عورتیں) دستور کے مطابق بات کیا کرو“۔

وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ : ”اور نیک کام کرنے کا حکم دو“۔

بِئْسَمَا : (آیت نمبر 90) (ب ء س)

وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيلًا : ”اور اللہ لڑائی کے اعتبار سے بہت سخت ہے اور سزا کے لحاظ سے بھی بہت سخت ہے“۔

وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَمَّا

وَ	كَانُوْا	مِنْ قَبْلُ	يَسْتَفْتِحُوْنَ	عَلَى	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	فَلَمَّا
اور	وہ تھے	اس سے قبل	فتح مانگتے تھے	پر	جن لوگوں نے	کفر کیا	پھر جب

اور اس سے قبل وہ فتح مانگتے تھے۔ ان لوگوں پر جنہوں نے کفر کیا پھر جب

جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾

جَآءَ	هُمْ	مَّا عَرَفُوْا	كَفَرُوْا	بِهٖ	فَلَعْنَةُ اللّٰهِ	عَلَى	الْكٰفِرِيْنَ
آیا	ان	جس کو وہ پہچانتے تھے	وہ منکر ہو گئے	اس کے	پس اللہ کی لعنت	پر	کافروں

ان کے پاس آیا وہ جس کو وہ پہچانتے تھے۔ تو وہ اس کے منکر ہو گئے۔ پس کافروں پر اللہ کی لعنت۔

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

بِئْسَ	مَا	اشْتَرَوْا	بِهٖ	اَنْفُسَهُمْ	اَنْ	يَّكْفُرُوْا	بِمَآ	اَنْزَلَ اللّٰهُ
بُرا	جو	انہوں نے فروخت کیا	اس کے بدلے	اپنی جانیں	کہ	وہ منکر ہوئے	اس سے جو	اللہ نے اتارا

برا ہے وہ جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانوں کو فروخت کیا۔ کہ وہ اس کے منکر ہوتے جو اللہ نے اتارا

بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ

بَغْيًا	اَنْ	يُنَزِّلَ	اللّٰهُ	مِنْ	فَضْلِهٖ	عَلٰى	مَنْ	يَشَآءُ
ضد	کہ	نازل کرتا ہے	اللہ	سے	اپنے فضل	پر	جو	وہ چاہتا ہے

اس ضد پر کہ اللہ اپنے فضل سے نازل کرتا ہے۔ جس پر چاہتا ہے

مشتق افعال

يَسْتَفْتِحُوْنَ (جمع مذکر غائب مضارع) اِسْتَفْتَحَ۔ يَسْتَفْتِحُ۔ اِسْتِفْتَاحًا (فَتَحَ يَفْتَحُ فَتْحًا) — عَرَفُوْا (جمع مذکر غائب ماضی) عَرَفَ۔ يَعْرِفُ۔ عِرْفَانًا — اَنْزَلَ (واحد مذکر غائب ماضی (۴))

فَاَخَذْنَاهُمْ بِالْبَاْسَاءِ وَالضَّرَّآءِ	:	”پھر ہم نے (ان کی نافرمانیوں کے سبب) انہیں سختیوں اور تکلیفوں میں پکڑ لیا“۔
بِعَذَابٍ بَئِيْسٍ	:	”بڑے سخت عذاب میں“۔
فَلَا تَبْتَئِسْ	:	”غمگین اور رنجیدہ رہنے کا عادی نہ بن جا“۔
وَبِئْسَ الْقَرَارُ	:	”اور وہ برا ٹھکانا ہے“۔

بَغْيًا : (آیت نمبر: 90) (ب غ ي)

اَلْبَغْيُ کے معنی کسی چیز کی طلب میں میانہ روی کی حد سے تجاوز کی خواہش کرنا ہیں' خواہ تجاوز کر سکے یا نہ۔

لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ	:	”یہ پہلے بھی طالب فساد رہے ہیں“۔
يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ	:	”وہ تم میں فساد ڈالنے کی تلاش میں رہتے“۔
اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰي اَنْفُسِكُمْ	:	” تمھاری شرارت کا وبال تمھاری ہی جانوں پر ہو گا“۔
فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰاهُمَا عَلَي الْاُخْرٰي فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ	:	”اور اگر ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو“۔
غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ	:	”(بشرطیکہ) اللہ کی نافرمانی نہ کرے اور حد (ضرورت) سے باہر نہ نکل جائے“۔

مِنْ عِبَادِهٖ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ وَلِلْكٰفِرِيْنَ

لِلْكٰفِرِيْنَ	وَ	غَضَبٍ	عَلٰى	بِغَضَبٍ	فَبَآءُوْ	عِبَادِهٖ	مِنْ
کافروں کے لیے	اور	غضب	پر	غضب	سو وہ کما لائے	اپنے بندے	سے

اپنے بندوں میں سے۔ سو وہ کما لائے غضب پر غضب۔ اور کافروں کے لیے ہے

عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۹۰﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

اللّٰهُ	اَنْزَلَ	بِ + مَا	اٰمِنُوْا	لَهُمْ	قِيْلَ	وَ اِذَا	مُّهِيْنٌ	عَذَابٌ
اللہ	اتارا	پر + جو	تم ایمان لاؤ	ان کو	کہا گیا	اور جب	ذلت کا	عذاب

ذلت کا عذاب۔ اور جب ان سے کہا گیا۔ اس پر ایمان لاؤ جو اللہ نے اتارا ہے

قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ

وَرَآءَهٗ	بِمَا	وَيَكْفُرُوْنَ	عَلَيْنَا	اُنْزِلَ	مَا	بِ	نُؤْمِنُ	قَالُوْا
اس کے علاوہ	اسے جو	اور وہ انکار کرتے ہیں	ہم پر	نازل کیا گیا	جو	پر	ہم ایمان لاتے ہیں	کہتے ہیں

وہ کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لاتے ہیں جو ہم پر نازل کیا گیا اور وہ انکار کرتے ہیں اس کا جو اس کے علاوہ ہے

وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ

تَقْتُلُوْنَ	فَلِمَ	قُلْ	مَعَهُمْ	مَا	لِ	مُصَدِّقًا	الْحَقُّ	وَهُوَ
[illegible]تے رہے ہو	پھر کیوں تم قتل	کہہ دو	ان کے پاس	جو	لیے	تصدیق کرنے والا	حق	حالانکہ وہ

حالانکہ وہ حق ہے اس کی تصدیق کرنے والا ہے جو ان کے پاس ہے۔ کہہ دو پھر تم کیوں قتل کرتے رہے ہو؟

مشتق افعال

قِيْلَ (واحد مذکر غائب ماضی مجہول) قَالَ (ماضی معروف) (۸)

اٰمِنُوْا (جمع مذکر حاضر امر) نُؤْمِنُ (جمع متکلم مضارع) (۳)

تَقْتُلُوْنَ (جمع مذکر حاضر مضارع) (۵۸)

اَلْاِبْتِغَاءُ : یہ خاص کر کوشش کے ساتھ کسی چیز کو طلب کرنے پر بولا جاتا ہے۔

اِبْتِغَاءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ : ''اپنے پروردگار کی رحمت (یعنی فراغ دستی) کی جستجو میں''۔

وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ : ''اور ہم نے ان (پیغمبر) کو شعر گوئی نہیں سکھائی اور نہ وہ ان کے شایان شان ہے''۔

مُهِيْنٌ : (آیت نمبر:) (ہ و ن)

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَي الْاَرْضِ هَوْنًا : ''اور اللہ کے بندے تو وہ ہیں جو زمین پر متواضع ہو کر چلتے ہیں''۔

فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ : ''سو آج تم کو ذلت کے عذاب کی سزا دی جائے گی۔''۔

وَلِلْكَافِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ : ''اور کافروں کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب ہے''۔

هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ : ''یہ میرے لئے آسان ہے''۔

وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ : ''اور یہ اس کے لئے بہت آسان ہے''۔

اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى

مُّوْسٰى	كُمْ	لَقَدْ جَآءَ	وَ	مُّؤْمِنِيْنَ	كُنْتُمْ	اِنْ	مِنْ قَبْلُ	اللّٰهِ	اَنْۢبِيَآءَ
موسیٰ	تمہارے پاس	آیا	اور	ایمان والے	تم ہو	اگر	اس سے پہلے	اللہ	نبی (جمع)

اس سے پہلے اللہ کے نبیوں کو۔ اگر تم ایمان والے ہو۔ اور البتہ تمہارے پاس موسیٰ آئے

بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾

ظٰلِمُوْنَ	اَنْتُمْ	وَ	مِنْۢ بَعْدِهٖ	الْعِجْلَ	اتَّخَذْتُمُ	ثُمَّ	الْبَيِّنٰتِ	بِ
ظلم کرنے والے	تم	اور	اس کے بعد	بچھڑا	تم نے بنا لیا	پھر	کھلی نشانیاں	ساتھ

کھلی نشانیوں کے ساتھ پھر تم نے اس کے بعد بچھڑا (معبود) بنا لیا۔ اور تم ظلم کرنے والے ہو۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ

الطُّوْرَ	فَوْقَكُمْ	رَفَعْنَا	وَ	كُمْ	مِيْثَاقَ	اَخَذْنَا	اِذْ	وَ
طور	تمہارے اوپر	ہم نے اٹھایا	اور	تم	پختہ عہد	ہم نے لیا	جب	اور

اور جب ہم نے تم سے پختہ عہد لیا۔ اور تمہارے اوپر کوہ طور اٹھایا

خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا

عَصَيْنَا	وَ	سَمِعْنَا	قَالُوْا	وَاسْمَعُوْا	قُوَّةٍ	بِ	اٰتَيْنٰكُمْ	مَا	خُذُوْا
ہم نے نافرمانی کی	اور	ہم نے سنا	وہ بولے	اور تم سنو	مضبوطی	سے	ہم نے تمہیں دیا	جو	پکڑو

جو ہم نے تمہیں دیا ہے اسے مضبوطی سے پکڑو اور سنو۔ وہ بولے ہم نے سنا اور نافرمانی کی

مشتق افعال

اِتَّخَذْتُمْ (جمع مذکر حاضر ماضی) (۵۲) — اَخَذْنَا (جمع متکلم ماضی) خُذُوْا (جمع مذکر حاضر امر) واحد: اَخَذَ۔ يَاْخُذُ۔ اَخْذًا — اِسْمَعُوْا (جمع مذکر حاضر امر) سَمِعْنَا (جمع متکلم ماضی) سَمِعَ۔ يَسْمَعُ۔ سَمْعًا — عَصَيْنَا (جمع متکلم ماضی) عَصٰى۔ يَعْصِىْ۔ عِصْيَانًا

وَأُشْرِبُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ۚ قُلْ بِئْسَمَا

وَأُشْرِبُوا	فِي	قُلُوبِهِمُ	الْعِجْلَ	بِكُفْرِهِمْ	قُلْ	بِئْسَ	مَا
اور رچ گیا	میں	ان کے دلوں	بچھڑا	ان کے کفر کے سبب	کہہ دو	برا	جو

اور ان کے کفر کے سبب ان کے دلوں میں بچھڑا رچ گیا۔ کہہ دو برا ہے وہ جو

يَأْمُرُكُمْ بِهِ إِيمَانُكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٩٣﴾ قُلْ إِنْ كَانَتْ لَكُمُ

يَأْمُرُكُمْ	بِهِ	إِيمَانُكُمْ	إِنْ كُنْتُمْ	مُؤْمِنِينَ	قُلْ	إِنْ كَانَتْ	لَكُمُ
تمہیں حکم دیتا ہے	اس کا	تمہارا ایمان	اگر تم ہو	ایمان والے	کہہ دو	اگر ہے	تمہارے لیے

تمہارا ایمان تمہیں حکم دیتا ہے اس کا اگر تم ایمان والے ہو۔ کہہ دو اگر تمہارے لیے ہے

الدَّارُ الْآخِرَةُ عِنْدَ اللَّهِ خَالِصَةً مِنْ دُونِ النَّاسِ

الدَّارُ الْآخِرَةُ	عِنْدَ اللَّهِ	خَالِصَةً	مِنْ دُونِ	النَّاسِ
آخرت کا گھر	اللہ کے ہاں	خاص طور پر	سے سوا	لوگ

اللہ کے ہاں آخرت کا گھر خاص طور پر (دوسرے) لوگوں کے سوا

فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٩٤﴾ وَلَنْ يَتَمَنَّوْهُ أَبَدًا

فَتَمَنَّوُا	الْمَوْتَ	إِنْ كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ	وَ	لَنْ	يَّتَمَنَّوْ	هُ	اَبَدًا
تم تمنا کرو	موت	اگر تم ہو	سچے	اور	وہ ہرگز	تمنا نہیں کرینگے	اس	کبھی

تو تم موت کی تمنا کرو۔ اگر تم سچے ہو۔ اور وہ کبھی بھی ہرگز اس کی تمنا نہیں کریں گے

مشتق افعال

اُشْرِبُوا (جمع مذکر غائب ماضی مجہول، ۹۳) — يَأْمُرُ (واحد مذکر غائب مضارع، ۹۳)

تَمَنَّوْا (جمع مذکر حاضر امر) لَنْ يَّتَمَنَّوْا (جمع مذکر غائب مضارع نفی)

تَمَنّٰى يَتَمَنّٰى۔ تَمَنِّيًا یا تَمَنِّيٌ (مَنٰى يَمْنِي مَنْيًا)

بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۵﴾ وَلَتَجِدَنَّهُمْ

هُمْ	وَلَتَجِدَنَّ	الظّٰلِمِيْنَ	بِ	عَلِيْمٌ	وَ اللّٰهُ	اَيْدِيْهِمْ	قَدَّمَتْ	مَا	بِ
ان	اور البتہ تو پائے گا	ظالم	کو	جاننے والا	اور اللہ	ان کے ہاتھ	آگے بھیجا	جو	بسبب

اس کے سبب جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے اور اللہ ظالموں کو (خوب) جانتا ہے۔ اور البتہ تو انہیں پائے گا

اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ

هُمْ	اَحَدُ	يَوَدُّ	اَشْرَكُوْا	الَّذِيْنَ	وَمِنَ	حَيٰوةٍ	عَلٰى	النَّاسِ	اَحْرَصَ
ان	ہر ایک	چاہتا ہے	انہوں نے شرک کیا	وہ جنہوں نے	اور سے	زندگی	پر	تمام لوگ	زیادہ حریص

تمام لوگوں سے زیادہ زندگی پر حریص۔ اور ان لوگوں سے بھی زیادہ جنہوں نے شرک کیا۔ ان میں سے ہر ایک چاہتا ہے

لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ۭ

اَنْ يُّعَمَّرَ	الْعَذَابِ	مِنَ	بِمُزَحْزِحِهٖ	هُوَ	وَمَا	سَنَةٍ	اَلْفَ	يُعَمَّرُ	لَوْ
کہ عمر دی جائے	عذاب	سے	اسے بچانے والی	وہ	اور نہیں	برس	ہزار	وہ عمر پاتے	کاش

کاش وہ ہزار برس کی عمر پائے۔ اور وہ (عمر) عذاب سے بچانے والی نہیں (خواہ) اسے (لمبی) عمر دی جائے

وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ ع قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا

عَدُوًّا	كَانَ	مَنْ	قُلْ	يَعْمَلُوْنَ	مَا	بِ	بَصِيْرٌ	اللّٰهُ	وَ
دشمن	ہو	جو	کہہ دے	کرتے ہیں	وہ	جو	دیکھنے والا ہے	اللہ	اور

اور وہ جو کچھ کرتے ہیں اللہ اسے دیکھنے والا ہے۔ کہہ دے جو کوئی دشمن ہو

مشتق افعال

قَدَّمَتْ (واحد مؤنث غائب ماضی) قَدَّمَ يُقَدِّمُ تَقْدِيْمًا (قَدِمَ يَقْدُمُ قُدُوْمًا) لَتَجِدَنَّ ل + تجدن (واحد مذکر حاضر مضارع) وُجِدَ۔ يَجِدُ وَجْدًا يُعَمَّرُ (واحد مذکر غائب مضارع مجہول) عَمَّرَ يُعَمِّرُ تَعْمِيْرًا (عَمِرَ يَعْمُرُ عُمْرًا) يَوَدُّ (واحد مذکر غائب مضارع) وَدَّ يَوَدُّ وُدًّا

وَرَاءَهُ (آیت نمبر 91) (و ر ی)

وَارٰي يُوَارِيْ کے معنی کسی چیز کو چھپانے کے ہیں۔

قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ : "ہم نے تم پر پوشاک اتاری کہ تمہارا ستر ڈھانکے"۔

فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ : "تو وہ (ہٹ کر) تمہارے پیچھے آ جائیں"۔

اَوْمِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ : "یا دیواروں کی اوٹ میں"۔

فَنَبَذُوْهُ وَرَاءَ ظُهُوْرِهِمْ : "تو انہوں نے اس کو پس پشت پھینک دیا"۔

قَدَّمَتْ : (آیت نمبر: 95) (ق د م)

اَلْقَدَمُ : انسان کا پاؤں۔ اس کی جمع اقدام ہے۔

وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ : "وہ اس سے تمہارے پاؤں جمائے رکھے"۔

كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ : "کھجور کی پرانی شاخ کی طرح"۔

بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ : "اس کے سبب جو ان کے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں"۔

يَقْدُمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : "وہ قیامت کے دن اپنی قوم کے آگے آگے چلے گا"۔

لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ : "اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو"۔

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ : "وہ اس کے آگے بڑھ کر بول نہیں سکتے"۔

وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ : "ہم تمہارے پاس پہلے ہی عذاب کی وعید بھیج چکے تھے"۔

لَتَجِدَنَّهُمْ : (آیت نمبر: 96) (و ج د)

اَلْوُجُوْدُ کے معنی ہیں کسی چیز کو پا لینا۔

فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ : "تو دیکھا کہ وہاں دو شخص لڑ رہے ہیں"۔

لَمْ تَجِدُوْا مَاءً : "اور تمہیں پانی نہ ملے"۔

مِنْ وُّجْدِكُمْ : "تمہارے مقدور کے مطابق"۔

اَشْرَكُوْا : (آیت نمبر: 96) (ش ر ك)

اَلشِّرْكَةُ وَالْمُشَارَكَةُ کے معنی دو ملکیتوں کو باہم ملا دینے کے ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ ایک چیز میں دو یا دو سے زیادہ آدمیوں کے شریک ہونے کے ہیں۔

وَاَشْرِكْهُ فِيْ اَمْرِيْ "اور اسے میرے کام میں شریک کر"۔

وَفِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ	: "(اس دن) عذاب میں وہ سب شریک ہوں گے"۔
وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ	: "اور نہ اس کی بادشاہی میں اس کا کوئی شریک ہے"۔
فِيْهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُوْنَ	: "جس میں کئی مختلف آدمی شریک ہیں"۔
اَيْنَ شُرَكَائِيْ	: "میرے شریک کہاں ہیں"۔
اِنَّ اللّٰهَ لَايَغْفِرُاَنْ يُّشْرَكَ بِه	: "اللہ اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے"۔
وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيْدًا	: "اور جس نے اللہ کے ساتھ شریک بنایا وہ بہت دور گمراہی میں جا پڑا"۔

يَوَدُّ : (آیت نمبر: 96) (وَ دَ دَ)

اَلْوَدُّ کے معنی کسی چیز سے محبت اور اس کے ہونے کی تمنا کرنا ہیں۔

وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً	: "اور (اللہ نے) تم میں محبت اور مہربانی پیدا کر دی"۔
سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا	: "اللہ ان کی محبت (مخلوقات کے دل میں) پیدا کر دے گا"۔

لِجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ

لِجِبْرِيْلَ	فَ	اِنَّهٗ	نَزَّلَهٗ	عَلٰى	قَلْبِكَ	بِ	اِذْنِ	اللّٰهِ
جبریلؑ کا	تو	بے شک وہ	اسے آتارا	پر	تیرا دل	سے	حکم	اللہ

جبریل کا - اس نے تو یہ تیرے دل پر بے شک اللہ کے حکم سے اتارا ہے

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۷﴾

مُصَدِّقًا	لِ	مَا	بَيْنَ يَدَيْهِ	وَ هُدًى	وَ	بُشْرٰى	لِ	الْمُؤْمِنِيْنَ
تصدیق کرنیوالا	لیے	جو	اس سے پہلے	اور ہدایت	اور	خوش خبری	لیے	ایمان والے

اس کی تصدیق کرنے والا جو اس سے پہلے ہے۔ اور ہدایت اور خوش خبری ہے ایمان والوں کے لیے

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ

مَنْ كَانَ	عَدُوًّا	لِلّٰهِ	وَ	مَلٰٓئِكَتِهٖ	وَ	رُسُلِهٖ	وَجِبْرِيْلَ	وَمِيْكٰلَ
جو ہو	دشمن	اللہ کا	اور	اس کے فرشتے	اور	اس کے رسول	اور جبرائیل	اور میکائیل

جو کوئی دشمن ہو اللہ کا، اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں کا، اور جبرائیل اور میکائیل کا

فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ

فَ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَدُوٌّ	لِّلْكٰفِرِيْنَ	وَلَقَدْ	اَنْزَلْنَا	اِلَيْكَ ۔ اٰيٰتٍ	بَيِّنٰتٍ
تو	بے شک	اللہ	دشمن	کافروں کا	اور بے شک	ہمنے نازل کیے	تیری طرف احکام	واضح

تو بے شک اللہ کافروں کا دشمن ہے۔ اور ہم نے تیری طرف واضح احکام نازل کیے ہیں

مشتق افعال

نَزَّلَ (واحد مذکر غائب ماضی) (۲۳۱)

مُصَدِّقًا (اسم فاعل) صَدَّقَ يُصَدِّقُ تَصْدِيْقًا (صَدَقَ يَصْدُقُ صِدْقًا)

اَنْزَلْنَا (جمع متکلم ماضی) (۲۲۴)

وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ : "اور وہ بخشنے والا (اور) محبت کرنے والا ہے"۔

وَدُّوْا مَاعَنِتُّمْ : "چاہتے ہیں کہ تم دکھ میں پڑو"۔

يَوَدُّ الْمُجْرِمُ : "گنہگار خواہش کرے گا"۔

كَانَ لَمْ تَكُنْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ مَوَدَّةٌ : "گویا تم میں اور اس میں دوستی تھی ہی نہیں"۔

اَحَدُهُمْ : (آیت نمبر: 96) (اَ حَ دٌ)

اَمَّا اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهُ خَمْرًا : "تم میں سے ایک تو اپنے آقا کو شراب پلایا کرے گا"۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ : "کہو کہ وہ (ذات پاک جس کا نام) اللہ ہے' ایک ہے"۔

يُعَمَّرُ : (آیت نمبر: 96) (عَ مَ رَ)

وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ : "اور مسجد محترم (خانہ کعبہ) کی خدمت کرنا"۔

وَعَمَرُوْهَا اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا : "اور اس کو اس سے زیادہ آباد کیا تھا جو انہوں نے آباد کیا"۔

وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ : "اور آباد کئے ہوئے گھر کی قسم"۔

وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿٩٩﴾ اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا

وَ	مَا يَكْفُرُ	بِهَا	اِلَّا	الْفٰسِقُوْنَ	اَوَكُلَّمَا	عٰهَدُوْا	عَهْدًا
اور	نہیں انکار کرتے	اس کا	مگر	نافرمان	کیا جب کبھی	انہوں نے عہد کیا	کوئی عہد

اور اس کا انکار صرف نافرمان کرتے ہیں۔ کیا (ایسا نہیں) کہ انھوں نے جب بھی کوئی عہد کیا

نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ۭ بَلْ اَكْثَرُھُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠٠﴾

نَبَذَ هٗ	فَرِيْقٌ	مِنْ	هُمْ	بَلْ	اَكْثَرُ	هُمْ	لَا يُؤْمِنُوْنَ
توڑ دیا اس کو	ایک فریق	سے	ان	بلکہ	اکثر	ان کے	ایمان نہیں رکھتے

اُن کے ایک فریق نے اس کو توڑ دیا۔ بلکہ ان میں سے اکثر ایمان نہیں رکھتے

وَلَمَّا جَاۗءَھُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَھُمْ

وَلَمَّا جَآءَ	هُمْ	رَسُوْلٌ	مِنْ	عِنْدِ	اللّٰهِ	مُصَدِّقٌ	لِمَا	مَعَ	هُمْ
اور جب آیا	ان	ایک رسول	سے	طرف	اللہ	تصدیق کرنے والا	اس کی جو	پاس	ان

اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے ایک رسول آیا۔ اس کی تصدیق کرنے والا جو ان کے پاس ہے

نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ڎ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَاۗءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ

نَبَذَ	فَرِيْقٌ	مِنْ	الَّذِيْنَ + اُوْتُوا + الْكِتٰبَ	كِتَابَ	اللّٰهِ	وَرَآءَ	ظُهُوْرِ	هِمْ	كَاَنَّ	هُمْ
پھینک دیا	ایک فریق	سے	جنھیں + دی گئی کتاب (اہل کتاب)	کتاب	اللہ	پیچھے	پیٹھ	اپنی	گویا	وہ

اہل کتاب کے ایک فریق نے پھینک دیا اللہ کی کتاب کو اپنی پیٹھ پیچھے۔ گویا کہ وہ

مشتق افعال

عٰهَدُوْا (جمع مذکر غائب) عٰهَدَ يُعٰهِدُ مُعَاهَدَةً (عَهِدَ يَعْهَدُ عَهْدًا)

نَبَذَ (واحد مذکر غائب ماضی) نَبَذَ يَنْبِذُ نَبْذًا

اُوْتُوْا (جمع مذکر غائب ماضی مجہول) اٰتٰى - يُؤْتِيْ اِيْتَاءً

وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا : ''اور اس نے تمہیں اس میں آباد کیا''۔

وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖ : ''اور نہ کسی بڑی عمر والے کو عمر دی جاتی ہے اور نہ جس کی عمر کم کی جاتی ہے''۔

حَتّٰي طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ : ''یہاں تک کہ (اسی حالت میں) ان کی عمریں بسر ہو گئیں''۔

وَلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ : ''اور تم نے برسوں ہمارے ہاں عمر بسر کی''۔

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ : ''اللہ کی مسجدوں کو تو بس وہی آباد کرتے ہیں''۔

بِاِذْنِ : (آیت نمبر: 97) (ا ذ نٌ)

اِئْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ : ''مجھے اجازت دے دیجئے اور مجھے فتنے میں نہ ڈالئے''۔

فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ : ''تو اس وقت ان میں ایک پکارنے والا پکارے گا''۔

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ : ''اور ہم نے پیغمبر بھیجا ہی اس لئے ہے کہ اللہ کے فرمان کے مطابق اس کا حکم مانا جائے''۔

اَلسِّحْرُ : (آیت نمبر: 102) (س ح رٌ)

اَلسِّحْرُ : دھوکا اور بے حقیقت تخیلات کو کہا جاتا ہے جیسا کہ شعبدہ باز اپنے ہاتھ کی صفائی سے نظروں کو حقیقت سے پھیر دیتا ہے''

لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ عَلٰی مُلْكِ سُلَیْمٰنَ

لَا یَعْلَمُوْنَ	وَاتَّبَعُوْا	مَا	تَتْلُوْا	الشَّیٰطِیْنُ	عَلٰی	مُلْكِ	سُلَیْمٰنَ
وہ نہیں جانتے	اور انہوں نے پیروی کی	جو	پڑھتے تھے	شیطان	پر (میں)	بادشاہت	سلیمان

جانتے ہی نہیں۔ اور انہوں نے اس کی پیروی کی۔ جو شیطان حضرت سلیمان کی بادشاہت میں پڑھتے تھے

وَمَا كَفَرَ سُلَیْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّیٰطِیْنَ كَفَرُوْا یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ

وَمَا كَفَرَ	سُلَیْمٰنُ	وَلٰكِنَّ	الشَّیٰطِیْنَ	كَفَرُوْا	یُعَلِّمُوْنَ	النَّاسَ	السِّحْرَ
اور کفر نہیں کیا	سلیمان	اور لیکن	شیطانوں	کفر کیا	سکھاتے تھے	لوگ	جادو

اور سلیمانؑ نے کفر نہیں کیا۔ بلکہ شیطانوں نے کفر کیا۔ وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے

وَمَآ اُنْزِلَ عَلَی الْمَلَكَیْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ وَ

وَ مَا	اُنْزِلَ	عَلَی	الْمَلَكَیْنِ	بِ بَابِلَ	هَارُوْتَ	وَ مَارُوْتَ	وَ
اور جو	نازل کیا گیا	پر	دو فرشتے	میں بابل	ہاروت	اور ماروت	اور

اور جو بابل میں ہاروت اور ماروت دو فرشتوں پر نازل کیا گیا

مَا یُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰی یَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ

مَا یُعَلِّمٰنِ	مِنْ اَحَدٍ	حَتّٰی	یَقُوْلَا	اِنَّمَا	نَحْنُ	فِتْنَةٌ	فَ لَا تَكْفُرْ
دونوں نہیں سکھاتے تھے	کسی کو	یہاں تک کہ	وہ کہہ دیتے	اس کے سوا نہیں	ہم	آزمائش	سو تم کفر نہ کرنا

وہ دونوں کسی کو نہیں سکھاتے تھے جب تک نہ کہہ دیتے کہ اس کے سوا نہیں کہ ہم تو آزمائش ہیں۔ سو تم کفر نہ کرنا

مشق افعال

اِتَّبَعُوْا (جمع مذکر غائب ماضی) اِتَّبَعَ یَتَّبِعُ اِتِّبَاعًا (تَبِعَ یَتْبَعُ تَبْعًا)، تَتْلُوْا (جمع مؤنث غائب مضارع) (۱۰۲)

یُعَلِّمُوْنَ (جمع مذکر غائب مضارع)، یُعَلِّمٰنِ (جمع مذکر تثنیہ مضارع) (۲)

یَقُوْلَا (تثنیہ مذکر غائب مضارع) (۸)

سَحَرُوْا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ : "تو انہوں نے جادو کے زور سے لوگوں کی نظر بندی کر دی اور ان پر ہیبت ڈال دی"۔

يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ : "موسیٰ علیہ السلام کو ان کے جادو کی وجہ سے ایسا معلوم ہوا"۔

فَقَالُوْا يٰاَيُّهَا السَّاحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ : "تو ان لوگوں نے کہا اے جادوگر! ہمارے لئے اپنے پروردگار سے دعا کر"۔

يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ : "وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے"۔

اِنَّمَا اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ : "تم پر بس کسی نے جادو کر دیا ہے"۔

اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا : "تم تو سحر زدہ آدمی کے پیچھے پڑے ہو"۔

اِنْ هٰذَا اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ : "یہ تو صریح جادو ہے"۔

فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِيْنَ : "پس جادوگر سجدے میں گر گئے"۔

فِتْنَةٌ : (آیت نمبر: 102) (ف َ ت َ ن َ)

اَلْفَتَنُ : دراصل فتن کے معنی سونے کو آگ میں گلانے کے ہیں تاکہ اس کا کھرا یا کھوٹا ہونا معلوم ہو جائے۔

يَوْمَ هُمْ عَلَي النَّارِ يُفْتَنُوْنَ : "جس دن یہ لوگ آگ پر تپائے جائیں گے"۔

ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ : "اپنی شرارت کا مزہ چکھو"۔

فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ

فَ يَتَعَلَّمُونَ	مِنْ	هُمَا	مَا	يُفَرِّقُونَ	بِهِ	بَيْنَ	الْمَرْءِ	وَ	زَوْجِهِ
سو وہ سیکھتے	سے	اُن دونوں	جو	جدائی ڈالتے	اس سے	درمیان	خاوند	اور	اس کی بیوی

سو وہ ان دونوں سے وہ کچھ سیکھتے جس سے خاوند اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈالتے

وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ وَيَتَعَلَّمُونَ

وَ	مَا	هُمْ	بِضَارِّينَ	بِهِ	مِنْ أَحَدٍ	إِلَّا	بِ	إِذْنِ اللّٰهِ	وَيَتَعَلَّمُونَ
اور	نہیں	وہ	نقصان پہنچانے والے	اس سے	کسی کو	مگر	سے	اللہ کا حکم	اور وہ سیکھتے ہیں

اور وہ اس سے کسی کو نقصان پہنچانے والے نہیں تھے۔ مگر اللہ کے حکم سے۔ اور وہ سیکھتے ہیں

مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ

مَا يَضُرُّهُمْ	وَ	لَا يَنْفَعُ	هُمْ	وَ	لَقَدْ عَلِمُوا	لَمَنْ	اشْتَرَاهُ	مَا	لَهُ
جو انہیں نقصان پہنچائے	اور	نہ نفع دے	انہیں	اور	وہ جان چکے ہیں	جس نے	یہ خریدا	نہیں	اس کے لیے

جو انہیں نقصان پہنچائے اور انہیں نفع نہ دے۔ اور وہ جان چکے ہیں جس نے یہ خریدا اس کے لیے نہیں

فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ

فِي	الْآخِرَةِ	مِنْ خَلَاقٍ	وَ	لَبِئْسَ	مَا	شَرَوْا	بِهِ	أَنْفُسَهُمْ
میں	آخرت	کوئی حصہ	اور	البتہ بُرا	جو	بیچ دیا	اس کے بدلے	اپنے آپ

آخرت میں کوئی حصہ۔ اور البتہ وہ بُرا ہے جس کے بدلے انھوں نے اپنے آپ کو بیچ دیا

مشتق افعال

يَتَعَلَّمُونَ: جمع مذکر غائب مضارع (۱۳۱)　　يُفَرِّقُونَ: جمع مذکر غائب مضارع (۵۱)

يَضُرُّ: واحد مذکر غائب مضارع، ضَرَّ يَضُرُّ ضِرَارًا

شَرَوْا: جمع مذکر غائب ماضی (۱۰۲)

وَفَتَنَّاكَ فُتُونًا : ''اور ہم نے تمہاری کئی بار آزمائش کی''۔

اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ : ''ہم تو ذریعہ آزمائش ہیں''۔

وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ : ''اور ان سے بچتے رہنا کہ یہ کہیں تم کو بہکا نہ دیں''۔

فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ : ''تم نے خود اپنے تئیں آزمائش میں ڈالا''۔

وَمَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِيْنَ : ''تم اللہ کے خلاف بہکا نہیں سکتے''۔

بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ : ''کہ تم میں سے کون دیوانہ ہے''۔

اَلْمَرْءُ : (آیت نمبر: 102) (م ر ء)

اِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ : ''اگر کوئی ایسا مرد مر جائے''۔

وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا : ''اور میری بیوی بانجھ ہے''۔

فَكُلُوْهُ هَنِيْٓئًا مَّرِيْٓئًا : ''تو اسے کھالو' لذیذ اور خوش ہضم''۔

ضَآرِّيْنَ : (آیت نمبر: 102) (ض ر ر)

اَلضُّرُّ کے معنی ہیں بدحالی۔

لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠٢﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ

لَمَثُوْبَةٌ	اتَّقَوْا	وَ	اٰمَنُوْا	اَنَّهُمْ	وَلَوْ	كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ	لَوْ
تو ٹھکانہ	پرہیزگار بن جاتے	اور	ایمان لاتے	وہ	اور اگر	وہ جانتے ہوتے	کاش

کاش وہ جانتے ہوتے۔ اور اگر وہ ایمان لاتے اور پرہیزگار بن جاتے ۔ تو ٹھکانہ پاتے

مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	يٰٓاَيُّهَا	كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ	لَوْ	خَيْرٌ	اللّٰهِ	مِنْ عِنْدِ
جو ایمان لائے	وہ لوگ	اے	وہ جانتے	کاش	اچھا	اللہ	پاس

اللہ کے پاس اچھا۔ کاش وہ جانتے ہوتے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو

لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا وَلِلْكٰفِرِيْنَ

لِلْكٰفِرِيْنَ	وَ	اسْمَعُوْا	وَ	انْظُرْنَا	وَ قُوْلُوْا	رَاعِنَا	لَا تَقُوْلُوْا
کافروں کے لیے	اور	سنو	بلکہ	انظرنا	اور کہو	راعنا	مت کہو

راعنا مت کہو ۔ اور انظرنا کہو ۔ اور سنو ۔ اور کافروں کے لیے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٠٤﴾ مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ

الْمُشْرِكِيْنَ	وَلَا	اَهْلِ الْكِتٰبِ	مِنْ	كَفَرُوْا	الَّذِيْنَ	مَا يَوَدُّ	عَذَابٌ اَلِيْمٌ
مشرک	اور نہ	اہل کتاب	سے	جنہوں نے کفر کیا	وہ لوگ	نہیں چاہتے	عذاب دردناک

دردناک عذاب ہے ۔ اور نہیں چاہتے وہ لوگ جنہوں نے اہل کتاب میں سے کفر کیا ۔ اور نہ مشرک

مشقِ افعال

اِتَّقَوْا: جمع مذکر غائب ماضی۔ اِتَّقٰى يَتَّقِيْ اِتِّقَاءً۔

رَاعِنَا: راع + نا (واحد مذکر امر) رَاعٰى يُرَاعِيْ مُرَاعَاةً

اُنْظُرْ: (واحد مذکر حاضر امر) نَظَرَ يَنْظُرُ نَظْرًا

فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ	: ”اور جو ان کو تکلیف تھی، ہم نے وہ دور کر دی“۔
لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّا اَذًي	: ”اور یہ تمہیں (خفیف سی) تکلیف کے سوا کچھ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے“۔
وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْئًا	: ”یہ انہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا“۔
وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا	: ”اور نہ وہ اپنے نقصان اور نفع کا کچھ اختیار رکھتے ہیں“۔
وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ	: ”اور تم ان عورتوں کو تکلیف نہ دو“۔

اَلْاِضْطِرَارُ: کسی کو نقصان دہ کام کرنے پر مجبور کرنا۔

ثُمَّ اَضْطَرُّهٗ اِلٰي عَذَابِ النَّارِ	: ”پھر میں اس کو عذاب دوزخ کے بھگتنے کے لئے ناچار کر دوں گا“۔
اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ	: ”بھلا کون بے قرار کی التجا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے؟“

يَنْفَعُهُمْ: (آیت نمبر: 102) (نَ فَ عَ)

قُلْ لَّا اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا	: ”کہہ دو کہ میں اپنے فائدے اور نقصان کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا“۔

اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ

اَنْ	يُنَزَّلَ	عَلَيْكُمْ	مِنْ	خَيْرٍ	مِنْ رَّبِّكُمْ	وَاللّٰهُ	يَخْتَصُّ	بِرَحْمَتِهٖ
ان	نازل کی جائے	تم پر	سے	کوئی بھلائی	تمہارے رب سے	اور اللہ	مخصوص کر لیتا ہے	اپنی رحمت سے

کہ تم پر نازل کی جائے تمہارے رب کی طرف سے کوئی بھلائی - اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مخصوص کر لیتا ہے

مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝۱۰۵ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ

مَنْ	يَشَاۗءُ	وَاللّٰهُ	ذُوالْفَضْلِ	الْعَظِيْمِ	مَا	نَنْسَخْ	مِنْ	اٰيَةٍ
جسے	وہ چاہتا ہے	اور اللہ	فضل والا	بڑا	جو	ہم موقوف کرتے ہیں	سے	کوئی حکم

جسے وہ چاہتا ہے - اور اللہ بڑے فضل والا ہے - ہم جو حکم موقوف کرتے ہیں

اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ۭ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ

اَوْ	نُنْسِهَا	نَاْتِ بِ	خَيْرٍ	مِنْهَا	اَوْ مِثْلِهَا	اَ	لَمْ تَعْلَمْ	اَنَّ
یا	ہم بھلاتے ہیں اس سے	لے آتے ہیں	بہتر	اس سے	یا اس جیسا	کیا	تو نہیں جانتا	کہ بے شک

یا جسے بھلا دیتے ہیں - تو اس سے بہتر یا اس جیسا لے آتے ہیں - کیا تو نہیں جانتا کہ بے شک

اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۱۰۶ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ

اَللّٰهُ	عَلٰي	كُلِّ	شَيْءٍ	قَدِيْرٌ	اَ	لَمْ تَعْلَمْ	اَنَّ	اللّٰهَ	لَهٗ	مُلْكُ
اللہ	پر	ہر	چیز	قدرت والا	کیا	تو نہیں جانتا	کہ	اللہ	اس کے لیے	بادشاہت

اللہ ہر چیز پر قادر ہے - کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ ہی کے لیے ہے بادشاہت

مشتق افعال

يَخْتَصُّ واحد مذکر غائب مضارع ، اِخْتَصَّ يَخْتَصُّ اِخْتِصَاصًا

نَنْسَخْ جمع متکلم مضارع ، نَسَخَ يَنْسَخُ نَسْخًا

نُنْسِ جمع متکلم مضارع ، اَنْسٰى يُنْسِيْ اِنْسَاءً (نَسِيَ يَنْسٰى نِسْيًا)

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ﴿۱۰۷﴾

نَصِیْرٍ	وَلَا	مِنْ وَّلِیٍّ	دُوْنِ اللّٰهِ	مِنْ	لَكُمْ	مَا	وَ	الْاَرْضِ	وَ	السَّمٰوٰتِ
مددگار	اور نہ	سے حمایتی	سوائے اللہ	سے	تمہارے لیے	نہیں	اور	زمین	اور	آسمانوں

زمین اور آسمانوں کی۔ اور تمہارے لیے اللہ کے سوا کوئی بھی حمایتی اور مددگار نہیں

اَمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰی مِنْ قَبْلُ ؕ

مِنْ قَبْلُ	مُوْسٰی	سُئِلَ	كَمَا	رَسُوْلَكُمْ	تَسْـَٔلُوْا	اَنْ	تُرِیْدُوْنَ	اَمْ
اس سے پہلے	موسیٰ	سوال کیا گیا	جیسا کہ	اپنا رسول	تم سوال کرو	کہ	تم چاہتے ہو	کیا

کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے سوال کرو جیسے اس سے پہلے موسیٰ سے سوال کیے گئے

وَمَنْ یَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ﴿۱۰۸﴾

السَّبِیْلِ	سَوَآءَ	قَدْ ضَلَّ	فَ	الْاِیْمَانِ	بِ	الْكُفْرَ	یَتَبَدَّلِ	مَنْ	وَ
راستہ	سیدھا	وہ بھٹک گیا	سو	ایمان	بدلہ	کفر کو	بدل لے	جو	اور

اور جو کوئی ایمان کے بدلے کفر بدل لے۔ تو وہ بے شک سیدھے راستہ سے بھٹک گیا

وَدَّ كَثِیْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ یَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْ بَعْدِ اِیْمَانِكُمْ

اِیْمَانِكُمْ	مِنْ بَعْدِ	كُمْ	یَرُدُّوْنَ	لَوْ	اَهْلِ الْكِتٰبِ	مِنْ	كَثِیْرٌ	وَدَّ
تمہارے ایمان	بعد	تمہیں	وہ لوٹا دیں	کاش	اہل کتاب	سے	بہت	چاہتے ہیں

بہت سے اہل کتاب چاہتے ہیں۔ کاش وہ تمہیں تمہارے ایمان کے بعد لوٹا دیں

مشتق افعال

تُرِیْدُوْنَ: جمع مذکر حاضر مضارع (۲۶)

تَسْـَٔلُوْا: جمع مذکر حاضر مضارع سَئَلَ واحد مذکر غائب ماضی مجہول (۷۱)

ضَلَّ: واحد مذکر غائب ماضی (۲۶)

كُفَّارًا ۚ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ

كُفَّارًا	حَسَدًا	مِنْ	عِنْدِ	اَنْفُسِهِمْ	مِنْ بَعْدِ	مَا تَبَيَّنَ	لَهُمْ	الْحَقُّ
کفر	حسد	سے	پاس	اپنے دلوں	اس کے بعد	جب کُھل گیا	ان کے لیے	حق

کفر ہیں ۔ اپنے دلوں کے حسد کے سبب، بعد اس کے کہ حق ان پر کھل گیا

فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ

فَ	اعْفُوْا	وَ	اصْفَحُوْا	حَتّٰى	يَاْتِيَ	اللّٰهُ	اَمْرِ	هٖ
سو	تم معاف کرو	اور	درگذر کرو	یہاں تک کہ	لائے	اللہ	حکم	اپنا

سو تم معاف کرو اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لے آئے

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (١٠٩) وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ

اِنَّ اللّٰهَ	عَلٰى	كُلِّ	شَيْءٍ	قَدِيْرٌ	وَاَقِيْمُوا	الصَّلٰوةَ	وَاٰتُوا	الزَّكٰوةَ
بے شک اللہ	پر	ہر	چیز	قدرت والا	اور تم قائم کرو	نماز	اور تم ادا کرو	زکوٰۃ

بے شک اللہ ہر چیز پر قدرت والا ہے ۔ اور تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو

وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ

وَ	مَا	تُقَدِّمُوْا	لِ	اَنْفُسِكُمْ	مِنْ	خَيْرٍ	تَجِدُوْهُ	عِنْدَ اللّٰهِ
اور	جو	تم آگے بھیج دوگے	لیے	اپنے نفس	سے	بھلائی	تم وہ پالوگے	اللہ کے پاس

اور تم جو بھلائی بھی اپنے لیے آگے بھیج دوگے ۔ تم وہ اللہ کے پاس پالوگے

مشتق افعال

تَبَيَّنَ (واحد مذکر غائب ماضی) تَبَيَّنَ ۔ يَتَبَيَّنُ ۔ تَبَيُّنًا

اُعْفُوْا (جمع مذکر حاضر امر) (۵۲)

اِصْفَحُوْا (جمع مذکر حاضر امر) صَفَحَ ۔ يَصْفَحُ ۔ صَفْحًا

تُقَدِّمُوْا (جمع مذکر حاضر مضارع) (۹۵)

إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿١١٠﴾ وَقَالُوا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا

إِنَّ اللَّهَ	بِمَا	تَعْمَلُونَ	بَصِيرٌ	وَ قَالُوا	لَنْ	يَدْخُلَ	الْجَنَّةَ	إِلَّا
بے شک اللہ	جو کچھ	تم کرتے ہو	دیکھنے والا ہے	اور انہوں نے کہا	ہرگز نہ	داخل ہو گا	جنت	سوائے

تم جو کچھ کرتے ہو بے شک اللہ اسے دیکھنے والا ہے۔ اور انہوں نے کہا کہ جنت میں ہرگز داخل نہ ہو گا سوائے اس کے

مَنْ كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ

مَنْ	كَانَ	هُودًا	أَوْ نَصَارَىٰ	تِلْكَ	أَمَانِيُّ	هُمْ	قُلْ	هَاتُوا	بُرْهَانَكُمْ
جو	ہو	یہودی	یا نصرانی	یہ	تری آرزوئیں	ان	کہہ دے	لے آؤ	اپنی دلیل

جو یہودی یا نصرانی ہو۔ یہ ان کی نری آرزوئیں ہیں۔ کہہ دو تم اپنی دلیل لے آؤ۔

إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿١١١﴾ بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ

إِنْ	كُنْتُمْ	صَادِقِينَ	بَلَىٰ	مَنْ	أَسْلَمَ	وَجْهَهُ	لِلَّهِ	وَهُوَ	مُحْسِنٌ
اگر	تم ہو	سچے	کیوں نہیں	جو کوئی	سپرد کر دے	اپنے کو	اللہ کے لیے	اور وہ	نیکوکار

اگر تم سچے ہو۔ کیوں نہیں جو کوئی اپنے کو اللہ کے سپرد کر دے۔ اور وہ نیکوکار ہے

فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

فَ	لَهُ	أَجْرُ	هُ	عِنْدَ	رَبِّهِ	وَلَا	خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ
پس	اس کے لیے	اجر	اس کا	پاس	اس کا رب	اور نہ	خوف	ان پر

پس اس کے لیے اس کے رب کے پاس اس کا اجر ہے۔ اور نہ ان پر کوئی خوف ہو گا

مشق افعال

لَنْ يَدْخُلَ (واحد مذکر غائب مضارع نفی) (۵۸۱)

أَسْلَمَ (واحد مذکر غائب ماضی) أَسْلَمَ ـ يُسْلِمُ ـ إِسْلَامًا (سَلِمَ يَسْلَمُ سَلَامًا)

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ

شَيْءٍ	عَلٰى	النَّصٰرٰى	لَيْسَتِ	الْيَهُوْدُ	وَ قَالَتْ	يَحْزَنُوْنَ	هُمْ	لَا	وَ
شے	پر	نصاریٰ	نہیں	یہود	اور کہا	غمگین ہوں گے	وہ	نہ	اور

اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اور یہود نے کہا نصاریٰ کسی شے پر نہیں

وَقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ

الْكِتٰبَ	يَتْلُوْنَ	وَهُمْ	شَيْءٍ	عَلٰى	الْيَهُوْدُ	لَيْسَتِ	النَّصٰرٰى	وَ قَالَتِ
کتاب	پڑھتے ہیں	حالانکہ وہ	شے	پر	یہود	نہیں	نصاریٰ	اور کہا

اور نصاریٰ نے کہا کہ یہودی کسی شے پر نہیں۔ حالانکہ وہ کتاب پڑھتے ہیں

كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ

يَحْكُمُ	اللّٰهُ	فَ	قَوْلِهِمْ	مِثْلَ	لَا يَعْلَمُوْنَ	الَّذِيْنَ	قَالَ	كَذٰلِكَ
فیصلہ کرے گا	اللہ	تو	ان کی بات	جیسی	علم نہیں رکھتے	وہ لوگ جو	کہا	اسی طرح

اسی طرح ان لوگوں نے بھی جو علم نہیں رکھتے ان جیسی بات کی۔ تو اللہ فیصلہ کرے گا

بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ

مِنْ + مَنْ	اَظْلَمُ	وَ مَنْ	يَخْتَلِفُوْنَ	فِيْهِ	كَانُوْا	مَا	فِيْ	يَوْمَ + الْقِيٰمَةِ	بَيْنَ + هُمْ
سے + جو	بڑا ظالم	اور کون	وہ اختلاف کرتے	اس میں	وہ تھے	جو	میں	دن قیامت	درمیان + ان

ان کے درمیان قیامت کے دن جس بات میں وہ اختلاف کرتے تھے۔ اور اس سے بڑا ظالم کون ہے

مشتق افعال

يَحْزَنُوْنَ (جمع مذکر غائب مضارع) (۳۸)

يَتْلُوْنَ (جمع مذکر غائب مضارع)

(۱۰۲) يَحْكُمُ (واحد مذکر غائب مضارع) حَكَمَ۔ يَحْكُمُ۔ حُكْمًا

يَخْتَلِفُوْنَ (جمع مذکر غائب مضارع) اِخْتَلَفَ۔ يَخْتَلِفُ۔ اِخْتِلَافًا (خَلَفَ يَخْلُفُ خِلَافَةً)

وَلَا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ عِندَهُ : ”اور اللہ کے ہاں (کسی کے لئے) سفارش فائدہ نہیں دے گی“۔

اَهْلٌ : (آیت نمبر: 105) (ا ہ ل)

يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ : ”اے پیغمبر کے گھر والو! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی (کا میل کچیل) دور کر دے“۔

إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ : ”یہ تیرے خاندان سے نہیں ہے کیونکہ اس کے اعمال اچھے نہیں ہیں“۔

وَأَهْلَكَ إِلَّا مَن سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ : ”اپنے اہل کو (کشتی میں سوار کر لو) ہاں، جس شخص کی نسبت پہلے ہی حکم ہو چکا ہے (اس کو سوار نہ کرنا)“۔

اَلسَّبِيلُ : (آیت نمبر: 108) (س ب ل)

اَلسَّبِيلُ : اصل میں اس راستہ کو کہتے ہیں جس میں سہولت سے چلا جا سکے۔ اس کی جمع سُبُلٌ آتی ہے۔

وَأَنْهَارًا وَسُبُلًا : ”دریا اور راستے (بنائے)“۔

ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ : ”پھر اس نے (اس پر) راہ آسان کر دی“۔

قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي : ”(اے پیغمبر! ان سے) کہو کہ یہ میرا راستہ ہے“۔

فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا : ”(مزے سے) اپنے پروردگار کے (تعلیم کئے ہوئے) آسان

مَنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا

مَنَعَ	مَسٰجِدَ اللّٰهِ	اَنْ	يُذْكَرَ	فِيْ	هَا	اسْمُهٗ	وَ	سَعٰى	فِيْ	خَرَابِهَا
اس نے روکا	اللہ کی مسجدیں	کہ	ذکر کیا جائے	میں	اس	اس کا نام	اور	کوشش کی	میں	اس کا اجاڑنا

جس نے اللہ کی مسجدوں (میں) اللہ کا نام لینے سے روکا اور ان کے اجاڑنے کی کوشش کی

اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ۬ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا

اُولٰٓئِكَ	مَا	كَانَ	لَ	هُمْ	اَنْ	يَدْخُلُوْا	هَا	اِلَّا	خَآئِفِيْنَ	لَهُمْ	فِيْ	الدُّنْيَا
یہی لوگ	نہیں	ہے	لیے	ان	کہ	وہ داخل ہوں	وہاں	مگر	ڈرتے ہوئے	ان کے لیے	میں	دنیا

یہی لوگ ہیں۔ ان کے لیے (حق نہیں پہنچتا)۔ کہ وہ اس میں داخل ہوں مگر ڈرتے ہوئے۔ ان کے لیے دنیا میں

خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ

خِزْيٌ	وَ	لَهُمْ	فِيْ	الْاٰخِرَةِ	عَذَابٌ	عَظِيْمٌ	وَ	لِلّٰهِ	الْمَشْرِقُ
رسوائی	اور	ان کے لیے	میں	آخرت	عذاب	بڑا	اور	اللہ کے لیے	مشرق

رسوائی ہے اور ان کے لیے آخرت میں بڑا عذاب ہے۔ اور اللہ کے لیے ہے مشرق

وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾

وَالْمَغْرِبُ	فَ	اَيْنَمَا	تُوَلُّوْا	فَثَمَّ	وَجْهُ	اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	وَاسِعٌ	عَلِيْمٌ
اور مغرب	سو	جس طرف	تم منہ کرو	پس وہیں	ذات	اللہ	بیشک	اللہ	وسعت والا	جاننے والا

اور مغرب۔ سو تم جس طرف منہ کرو پس وہیں اللہ کی ذات ہے۔ بے شک اللہ وسعت والا اور جاننے والا ہے

مشق افعال

يُذْكَرُ (واحد مذکر غائب مضارع مجہول) (ف-۲)

سَعٰى (واحد مذکر غائب ماضی) سَعٰى۔ يَسْعٰى۔ سَعْيًا۔

تُوَلُّوْا (جمع مذکر حاضر ماضی) (ل ۲)

راستوں پر چل"۔

لَابْتَغَوْا اِلٰي ذِي الْعَرْشِ سَبِيْلًا : "مالک عرش (یعنی اللہ) تک پہنچنے کا راستہ ڈھونڈ نکالا ہوتا"۔

وَجْهٌ : (آیت نمبر: 112) (وَ جْ هٌ)

اَلْوَجْهُ کے اصل معنی چہرہ کے ہیں۔ اس کی جمع وُجُوْهٌ آتی ہے۔

فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ : "تو اپنے منہ اور ہاتھ دھو لیا کرو"۔

فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ : "تو جدھر تم رخ کرو' ادھر اللہ کی ذات ہے"۔

يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ : "جو لوگ رضائے خدا کے طالب ہیں"۔

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا : "تو تم یکسو ہو کر اپنا منہ دین کی طرف متوجہ کر دو"۔

وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ : "اور جو دنیا اور آخرت میں با آبرو ہو گا"۔

اَجْرُهٌ : (آیت نمبر: 112) (اَ جْ رٌ)

اَلْاَجْرُ وَ الْاُجْرَةُ کے معنی جزائے عمل کے ہیں' خواہ وہ بدلہ دنیوی ہو یا اخروی۔

اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَي اللّٰهِ : "میرا اجر تو اللہ کے ذمے ہے"۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

وَ قَالُوْا	اتَّخَذَ	اللّٰهُ	وَلَدًا	سُبْحٰنَهٗ	بَلْ	لَهٗ	مَا فِيْ	السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضِ
اور انہوں نے کہا	بنالی	اللہ	اولاد	وہ پاک ہے	بلکہ	اس کے لیے	جو میں	آسمانوں	اور زمین

اور انہوں نے کہا اللہ نے اولاد بنالی۔ وہ پاک ہے۔ بلکہ اسی کا ہے جو زمین اور آسمانوں کے درمیان ہے

كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا

كُلٌّ	لَهٗ	قٰنِتُوْنَ	بَدِيْعُ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	وَ اِذَا	قَضٰى	اَمْرًا
سب	اس کے لیے	زیر فرمان	بنا نکالنے والا	آسمانوں	اور	زمین	اور جب	فیصلہ کرتا ہے	کام

سب اسی کے زیر فرمان ہیں۔ وہ زمین اور آسمانوں کی بنا نکالنے والا ہے۔ اور جب کسی کام کا فیصلہ کرتا ہے

فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۱۱۷﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا

فَاِنَّمَا	يَقُوْلُ	لَهٗ	كُنْ	فَيَكُوْنُ	وَ	قَالَ	الَّذِيْنَ	لَا يَعْلَمُوْنَ	لَوْ + لَا
تو بیشک یہی	کہتا ہے	اس کو	ہوجا	سو وہ ہو جاتا ہے	اور	کہا	وہ لوگ جو	علم نہیں رکھتے	کیوں + نہیں

اس کو بیشک یہی کہتا ہے "ہوجا" سو وہ ہو جاتا ہے۔ اور جو لوگ علم نہیں رکھتے۔ انہوں نے کہا

يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

يُكَلِّمُنَا	اللّٰهُ	اَوْ	تَاْتِيْنَا	اٰيَةٌ	كَذٰلِكَ	قَالَ	الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ
ہم سے کلام کرتا	اللہ	یا	ہمارے پاس آتی	کوئی نشانی	اسی طرح	کہی	وہ لوگ جو	ان سے پہلے

اللہ ہم سے کلام کیوں نہیں کرتا۔ یا ہمارے پاس کوئی نشانی (نہیں) آتی۔ اسی طرح ان سے پہلے لوگوں نے کہی

مشق افعال

قَضٰى (واحد مذکر غائب ماضی) قَضٰى۔ يَقْضِيْ۔ قَضَاءً

كُنْ (واحد مذکر امر) — يَكُوْنُ (واحد مذکر غائب مضارع) (۲۳)

يُكَلِّمُنَا۔ يُكَلِّمُ + نَا (واحد مذکر غائب مضارع) كَلَّمَ۔ يُكَلِّمُ۔ تَكْلِيْمًا۔ (كَلَمَ يَكْلِمُ كَلَامًا)

وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ : "اور تم ان عورتوں کے مہر بھی انہیں دو"۔

لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ : "ان کے لئے (ان کے کاموں کا) اجر ان کے پروردگار کے ہاں ہے"۔

عَلٰي اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمَانِيَ حِجَجٍ : "تم اس کے عوض آٹھ برس میری خدمت کرو گے"۔

اسْتَاْجِرْهُ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ : "اسے اجرت پر ملازم رکھ لیجئے کیونکہ بہتر ملازم جو آپ رکھیں وہ ہے جو توانا اور امانت دار ہو"۔

اَلْمَغْرِبُ : (آیت نمبر: 115) (غ رَ بَ)

اَلْغَرْبُ : سورج کا غروب ہو جانا۔

بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ : "مشرقوں اور مغربوں کے مالک کی قسم"۔

لَاشَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ : "کہ نہ مشرق کی طرف ہے اور نہ مغرب کی طرف"۔

وَاسِعٌ : (آیت نمبر: 115) (وَ سِ عَ)

اَلسَّعَةُ کے معنی کشادگی کے ہیں۔

لِيُنْفِقْ ذُوْسَعَةٍ مِّنْ سَعَتِه : "صاحب وسعت کو اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرنا چاہئے"۔

عَلَي الْمُوْسِعِ قَدَرُهُ : "فراخ دست کے ذمے اس کے مقدور کے مطابق ہے"۔

مِثْلَ قَوْلِهِمْ تَشَابَهَتْ قُلُوبُهُمْ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿١١٨﴾

مِثْلَ	قَوْلِهِمْ	تَشَابَهَتْ	قُلُوْبُهُمْ	قَدْ بَيَّنَّا	الْاٰيٰتِ	لِ	قَوْمٍ	يُوْقِنُوْنَ
مانند	ان کی بات	ایک جیسے ہیں	دل ان کے	ہم نے واضح کر دیں	نشانیاں	لیے	قوم	وہ یقین رکھتے ہیں

ان جیسی بات۔ ان کے دل ایک جیسے ہیں۔ ہم نے ان لوگوں کے لیے نشانیاں واضح کر دیں۔ جو یقین رکھتے ہیں

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ

اِنَّا	اَرْسَلْنٰكَ	بِالْحَقِّ	بَشِيْرًا	وَّ	نَذِيْرًا	وَ	لَا تُسْئَلُ	عَنْ
بے شک	ہم نے آپ کو بھیجا	حق کے ساتھ	خوشخبری دینے والا	اور	ڈرانے والا	اور	آپ سے پوچھ نہ ہو گی	سے

بے شک ہم نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا۔ اور [illegible] سے پوچھ نہ ہو گی

اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿١١٩﴾ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ

اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ	وَلَنْ تَرْضٰى	عَنْكَ	الْيَهُوْدُ	وَلَا	النَّصٰرٰى	حَتّٰى	تَتَّبِعَ	مِلَّتَ + هُمْ
دوزخی	اور ہرگز راضی نہ ہوں گے	تجھ سے	یہودی	اور نہ	نصاریٰ	جب تک	پیروی نہ کرے	دین + ان کا

دوزخیوں کے بارہ میں۔ اور [illegible] سے ہرگز راضی نہ ہوں گے یہودی اور نہ نصاریٰ جب تک [illegible] ان کے دین کی پیروی نہ کرے

قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ

قُلْ	اِنَّ	هُدَى	اللّٰهِ	هُوَ	الْهُدٰى	وَلَئِنْ	اِتَّبَعْتَ	اَهْوَآءَ + هُمْ
تو کہہ دے	بے شک	ہدایت	اللہ	وہی	ہدایت	اور اگر	آپ نے پیروی کی	خواہشات ان کی

تو کہہ دے بے شک اللہ کی ہدایت ہی ہدایت ہے۔ اور اگر آپ نے ان کی خواہشات کی پیروی کی

مشتق افعال

تَشَابَهَتْ (واحد مؤنث غائب مضارع) تَشَابَهَ۔ يَتَشَابَهُ۔ تَشَابُهًا يُوْقِنُوْنَ (جمع مذکر غائب مضارع) اَيْقَنَ۔ يُوْقِنُ۔ اِيْقَانًا لَا تُسْئَلُ (واحد مذکر حاضر مضارع مجہول نفی) سَئَلَ۔ يَسْئَلُ۔ سُؤَالًا اِتَّبَعْتَ (واحد مذکر حاضر ماضی) اِتَّبَعَ۔ يَتَّبِعُ۔ اِتِّبَاعًا

وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا : "اس کا علم ہر چیز پر محیط ہے"۔

وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ : "اور اللہ کشائش والا اور علم والا ہے"۔

قَضِي : (آیت نمبر 117) (ق ض ي)

اَلْقَضَاءُ کے معنی قولاً یا عملاً کسی کام کا فیصلہ کر دینے کے ہیں۔

وَقَضٰي رَبُّكَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ : "تمہارے رب نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ اس کے سوا کی کی عبادت نہ کرو"۔

وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ : "اور اللہ سچائی کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے اور جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ کچھ بھی حکم نہیں دے سکتے"۔

فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ : "پھر اس نے دو دن میں سات آسمان بنائے"۔

فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ : "پھر جب تم حج کے تمام ارکان پورے کر چکو"۔

فَاقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ : "اب تو جو کچھ کرنے والا ہے، کر گزر"۔

يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ : "اے کاش ! موت (ابدالاباد کے لئے میرا کام) تمام کر چکی ہوتی"۔

لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ : "تو ان کی عمر کی میعاد پوری ہو چکی ہوتی"۔

بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ

بَعْدَ	الَّذِیْ	جَآءَكَ	مِنَ الْعِلْمِ	مَا	لَكَ	مِنَ اللّٰهِ	مِنْ	وَلِیٍّ
بعد	وہ جو کہ	آپ کو پہنچا	سے علم	نہیں	آپ کے لیے	سے اللہ	کوئی	حمایت کرنے والا

اس علم کے بعد جو آپ کو پہنچا۔ تو (اللہ کی پکڑ) سے نہ آپ کے لیے کوئی حمایت کرنے والا ہوگا

وَّلَا نَصِیْرٍ ﴿۱۲۰﴾ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ

وَ لَا	نَصِیْرٍ	اَلَّذِیْنَ	اٰتَیْنَا	هُمْ	الْكِتَابَ	یَتْلُوْنَهٗ	حَقَّ	تِلَاوَتِهٖ
اور نہ	مددگار	جنھیں	ہم نے دی	انھیں	کتاب	وہ اسے پڑھتے ہیں	حق	اس کا پڑھنا

اور نہ مددگار۔ جنھیں ہم نے کتاب دی۔ وہ اسے پڑھتے ہیں (جیسے) اس کے پڑھنے کا حق ہے

اُولٰٓئِكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾

اُولٰٓئِكَ	یُؤْمِنُوْنَ	بِهٖ	وَمَنْ	یَّكْفُرْ	بِهٖ	فَاُولٰٓئِكَ	هُمْ	الْخٰسِرُوْنَ
وہی لوگ	ایمان لاتے ہیں	اس پر	اور جو	منکر ہو	اس کا	وہی لوگ	وہ	نقصان پانیوالے

وہی لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جو اس کا منکر ہو تو وہی لوگ نقصان پانے والے ہیں

یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَاَنِّیْ

یَا	بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ	اذْكُرُوْا	نِعْمَتِیَ	الَّتِیْ	اَنْعَمْتُ	عَلَیْكُمْ	وَ	اَنِّیْ
اے	بنی اسرائیل	تم یاد کرو	میری نعمت	جو کہ	میں نے انعام کی	تم پر	اور	بیشک میں نے

اے بنی اسرائیل! تم میری نعمت یاد کرو جو میں نے تم پر کی اور بیشک میں نے

مشتق افعال

اٰتَیْنَا (جمع متکلم ماضی/ (۲۳)

یَتْلُوْنَ (جمع مذکر غائب مضارع) (۱۰۲)۔

اُذْكُرُوْا (جمع مذکر حاضر امر / (۴۰)۔

فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ

فَضَّلْتُ	كُمْ	عَلَى	الْعٰلَمِيْنَ	وَاتَّقُوْا	يَوْمًا	لَا تَجْزِيْ	نَفْسٌ	عَنْ	نَفْسٍ
میں نے فضیلت دی	تمہیں	پر	تمام جہان	اور ڈرو	وہ دن	نہ کام آوے گا	کوئی شخص	سے	کسی شخص

تمہیں فضیلت دی تمام جہانوں پر۔ اور تم ڈرو اس دن سے جب کوئی شخص کسی کے کام نہ آئے گا

شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ

شَيْـًٔا	وَلَا يُقْبَلُ	مِنْ + هَا	عَدْلٌ	وَ	لَا	تَنْفَعُهَا	شَفَاعَةٌ	وَّلَا	هُمْ
کچھ	اور نہ قبول کیا جائیگا	سے اس	کوئی بدلہ	اور	نہ	نفع دے گی اسے	کوئی سفارش	اور نہ	انہیں

کچھ بھی۔ اور نہ اس سے کوئی بدلہ قبول کیا جائے گا۔ اور نہ اسے کوئی سفارش نفع دے گی۔ اور نہ انہیں

يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ قَالَ

يُنْصَرُوْنَ	وَ	اِذْ	اِبْتَلٰى	اِبْرٰهٖمَ	رَبُّهٗ	بِ	كَلِمٰتٍ	فَاَتَمَّهُنَّ	قَالَ
مدد دی جائیگی	اور	جب	آزمایا	ابراہیم	اس کا رب	میں	چند باتوں	پھر اس نے وہ پوری کردیں	اس نے فرمایا

مدد دی جائے گی۔ اور جب ابراہیم کو اس کے رب نے چند باتوں میں آزمایا پھر اس نے وہ پوری کر دیں۔ اس نے فرمایا

اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي

اِنِّيْ	جَاعِلُ - كَ	لِلنَّاسِ	اِمَامًا	قَالَ	وَ مِنْ	ذُرِّيَّتِيْ	قَالَ	لَا يَنَالُ	عَهْدِيْ
بیشک میں	بناؤں تجھے	لوگوں کیلیے	پیشوا	اس نے کہا	اور سے	میری اولاد	اس نے فرمایا	نہ پہنچے گا	میرا اقرار

بے شک میں تجھے تمام لوگوں کا پیشوا بناؤں گا۔ اس نے کہا اور میری اولاد سے (بھی) اس نے فرمایا میرا اقرار نہ پہنچے گا

مشتق افعال

لَا تَنْفَعُ (واحد مؤنث حاضر مضارع نفی) نَفَعَ - يَنْفَعُ - نَفْعًا
اِبْتَلٰى (واحد مذکر غائب ماضی) اِبْتَلٰى - يَبْتَلِيْ - اِبْتِلَاءٌ (بَلٰى يَبْلُوْ بَلَاءً)
فَاَتَمَّهُنَّ ف + اتم + ھن (واحد مذکر غائب ماضی) اَتَمَّ - يُتِمُّ - اِتْمَامًا (تَمَّ يَتِمُّ تَمَامًا)
لَا يَنَالُ (واحد مذکر غائب مضارع) نَالَ - يَنَالُ - نَيْلًا

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا

اَمْنًا	وَ	النَّاسِ	لِ	مَثَابَةً	الْبَيْتَ	جَعَلْنَا	اِذْ	وَ	الظّٰلِمِيْنَ
امن کی جگہ	اور	لوگ	لیے	اجتماع کی جگہ	خانۂ کعبہ	ہم نے مقرر کیا	جب	اور	ظالموں

ظالموں کو۔ اور جب ہم نے مقرر کیا خانۂ کعبہ کو لوگوں کے لیے (بار بار) اجتماع اور امن کی جگہ

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ

اِسْمٰعِيْلَ	وَ	اِبْرٰهٖمَ	اِلٰى	عَهِدْنَا	وَ	مُصَلًّى	مَقَامِ اِبْرٰهٖمَ	مِنْ	وَاتَّخِذُوْا
اسماعیل	اور	ابراہیم	کو	ہم نے حکم دیا	اور	نماز کی جگہ	مقام ابراہیم	سے	اور تم بنالو

اور تم بنالو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ۔ اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کو حکم دے دیا

اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾

السُّجُوْدِ	الرُّكَّعِ	وَ	الْعَاكِفِيْنَ	وَ	الطَّآئِفِيْنَ	لِ	بَيْتِىَ	طَهِّرَا	اَنْ
سجدہ کرنے والے	رکوع کرنے والے	اور	اعتکاف کرنے والے	اور	طواف کرنے والے	لیے	میرا گھر	وہ پاک رکھیں	کہ

کہ وہ میرا گھر پاک رکھیں طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں، رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لیے

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ

اَهْلَهٗ	وَارْزُقْ	اٰمِنًا	بَلَدًا	هٰذَا	اجْعَلْ	رَبِّ	اِبْرٰهٖمُ	قَالَ	وَاِذْ
اس کے رہنے والے	اور روزی دے	امن والا	شہر	یہ	بنادے	میرا رب	ابراہیم	کہا	اور جب

اور جب ابراہیم نے کہا اے میرے رب بنادے اس شہر کو امن والا اور روزی دے اس کے رہنے والوں کو

مشتق افعال

جَعَلْنَا (جمع متکلم ماضی) جَعَلَ۔ يَجْعَلُ۔ جَعْلًا

اِتَّخِذُوْا (جمع مذکر حاضر امر) (۵۱)

طَهِّرَا (تثنیہ مذکر حاضر امر) طَهَّرَ۔ يُطَهِّرُ۔ تَطْهِيْرًا (طَهَرَ يَطْهُرُ طُهْرًا)

اُرْزُقْ (واحد مذکر حاضر امر) رَزَقَ۔ يَرْزُقُ۔ رِزْقًا

وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا : ”اور یہ کام مقرر ہو چکا ہے“۔

وَقُضِيَ الْاَمْرُ : ”اور کام تمام کر دیا گیا“۔

اِمَامًا : (آیت نمبر: 124) (اَ مَ مَ)

اُمٌّ : حقیقی ماں، نانی، پرنانی وغیرہ سب کو ام کہا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت حواء کو اُمٌّ کہا گیا ہے۔ پھر ہر اس چیز کو ام کہا جاتا ہے جو کسی دوسری چیز کے وجود میں آنے یا اس کی اصلاح و تربیت کا سبب ہو یا اس کے آغاز کا ذریعہ بنے۔

وَاِنَّهٗ فِيْ اُمِّ الْكِتَابِ : ”اور یہ اصل نوشتہ (لوح محفوظ) میں ہے“۔

لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰي وَمَنْ حَوْلَهَا : ”تاکہ تو مکہ اور اس کے اردگرد رہنے والوں کو (بدعملی کے انجام سے) ڈرائے“۔

فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ : ”اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہے“۔

وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ : ”نبی ﷺ کی ازواج مطہرات مؤمنین کی مائیں ہیں“۔

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً : ”(پہلے تو سب) لوگ ایک امت تھے“۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ : ”تم میں سے ایک جماعت ایسی بھی ہونی چاہئے جو بھلائی کی طرف بلائے“۔

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً : ”بے شک ابراہیم علیہ السلام (اپنی ذات سے) ایک امت تھے“۔

اَلْاُمِّيُّ : وہ ہے جو نہ لکھ سکتا ہو اور نہ ہی کتاب میں سے پڑھ سکتا ہو۔

وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَايَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ : "اور بعض ان میں سے ان پڑھ ہیں جو (اللہ کی) کتاب سے واقف ہی نہیں ہیں"۔

يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ : "وہ جو نبی امی (محمد ﷺ) کی پیروی کرتے ہیں"۔

اَلْاِمَامُ : وہ جس کی اقتداء کی جائے۔

وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا : "ہمیں پرہیز گاروں کا امام بنا"۔

وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً : "اور ہم ان کو پیشوا بنائیں گے"۔

كُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنَاهُ فِيْ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ : "ہر چیز کو ہم نے کتاب روشن (لوح محفوظ) میں لکھ رکھا ہے"۔

اَلْبَيْتَ : (آیت نمبر: 125) (بَ يْ تٌ)

اَلْبَيْتَ : ٹھکانہ، گھر۔

وَاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً : "اور اپنے گھروں کو قبلہ (یعنی مسجدیں) ٹھہراؤ"۔

بَيَّتَ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ : "ان میں بعض لوگ رات کو مشورے کرتے ہیں"۔

لِلطَّآئِفِيْنَ : (آیت نمبر: 125) (ط وْ فٌ)

فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ : ''پھر تمہارے پروردگار کی طرف سے (راتوں رات) اس پر ایک آفت پھر گئی''۔

اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ : ''طواف کرنے والوں کے لئے تم دونوں میرے گھر کو پاک صاف رکھا کرو''۔

فَلَوْلَا نَفَرَ مِّنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ : ''تو یوں کیوں نہیں کیا کہ ہر ایک جماعت میں چند اشخاص نکل جاتے تاکہ دین کا علم سیکھتے''۔

اَلْمَصِيْرُ : (آیت نمبر: 126) (ص يَ رَ)

اَلصَّيْرُ کے معنی ایک جانب یا طرف کے ہیں۔

وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ : ''اللہ تعالیٰ ہی کی طرف واپس لوٹنا ہے''۔

اَلْقَوَاعِدَ : (آیت نمبر: 127) (ق عَ دَ)

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا : ''تو کھڑے اور بیٹھے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرو''۔

مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ : ''لڑائی کیلئے مورچوں پر''۔

مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ قَالَ

مِنَ	الثَّمَرٰتِ	مَنْ	اٰمَنَ	مِنْهُمْ	بِاللّٰهِ	وَ	الْيَوْمِ الْاٰخِرِ	قَالَ
سے	پھل	جو	ایمان لائے	ان میں سے	اللہ پر	اور	یوم آخرت	اس نے فرمایا

پھلوں سے ۔ جو ان میں سے ایمان لائے اللہ پر اور یوم آخرت پر ۔ اس نے فرمایا

وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ۭ

وَ	مَنْ	كَفَرَ	فَ	اُمَتِّعُهٗ	قَلِيْلًا	ثُمَّ	اَضْطَرُّهٗ	اِلٰى	عَذَابِ	النَّارِ
اور	جس	کفر کیا	سو میں	اسے نفع دوں گا	تھوڑا	پھر	اسے لاچار کردوں گا	طرف	عذاب	دوزخ

اور جس نے کفر کیا میں اسے بھی نفع دوں گا تھوڑا ۔ پھر اسے لاچار کردوں گا دوزخ کے عذاب کی طرف

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۲۶﴾ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ

وَ	بِئْسَ	الْمَصِيْرُ	وَاِذْ	يَرْفَعُ	اِبْرٰهٖمُ	الْقَوَاعِدَ	مِنَ	الْبَيْتِ	وَ	اِسْمٰعِيْلُ
اور	بری	لوٹنے کی جگہ	اور جب	اٹھاتے تھے	ابراہیم	بنیادیں	سے	خانہ کعبہ	اور	اسماعیل

اور وہ لوٹنے کی بری جگہ ہے ۔ اور جب اٹھاتے تھے خانہ کعبہ کی بنیادیں ابراہیم اور اسماعیل

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۲۷﴾ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا

رَبَّنَا	تَقَبَّلْ	مِنَّا	اِنَّكَ	اَنْتَ	السَّمِيْعُ	الْعَلِيْمُ	رَبَّنَا	وَ	اجْعَلْنَا
اے ہمارے رب	قبول فرمالے	ہم سے	بے شک تو	تو ہی	سننے والا	جاننے والا	اے ہمارے رب	اور	ہمیں بنا دے

(عرض کیا) اے ہمارے رب ہم سے قبول فرمالے بے شک تو ہی سننے والا جاننے والا ہے اے ہمارے رب! اور ہمیں بنا دے

مشق افعال

فَاُمَتِّعُهٗ - فَ + اُمَتِّعُ + هٗ (واحد متکلم مضارع) مَتَّعَ - يُمَتِّعُ - تَمْتِيْعًا (مَتَعَ يَمْتَعُ مُتْعًا)

اَضْطَرُّ (واحد متکلم مض) اِضْطَرَّ - يَضْطَرُّ - اِضْطِرَارًا (مزید ۱۰۲)

تَقَبَّلْ (واحد مذکر حاضر امر) تَقَبَّلَ - يَتَقَبَّلُ - تَقَبُّلًا

مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا

مُسْلِمَيْنِ	لَكَ	وَ	مِنْ	ذُرِّيَّتِنَا	أُمَّةً	مُسْلِمَةً	لَكَ	وَ	أَرِنَا	مَنَاسِكَنَا
فرماں بردار	اپنا	اور	سے	ہماری اولاد	ایک جماعت	فرماں بردار	اپنی	اور	ہمیں دکھا	ہمارے حج کے طریقے

اپنا فرماں بردار۔ اور ہماری اولاد سے (بھی) اپنی ایک فرماں بردار امت (بنا) اور ہمیں حج کے طریقے دکھا

وَتُبْ عَلَيْنَآ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١٢٨﴾ رَبَّنَا وَابْعَثْ

وَ	تُبْ	عَلَيْنَا	إِنَّكَ	أَنْتَ	التَّوَّابُ	الرَّحِيْمُ	رَبَّنَا	وَ	ابْعَثْ
اور	رجوع فرما	ہم پر	بیشک تو	تو	توبہ قبول کرنیوالا	نہایت مہربان	اے ہمارے رب	اور	بھیج

اور ہم پر رجوع فرما۔ بے شک تو ہی توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے۔ اے ہمارے رب! اور بھیج

فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ

فِيْ	هِمْ	رَسُوْلًا	مِنْ	هُمْ	يَتْلُوْا	عَلَيْهِمْ	اٰيٰتِكَ	وَ	يُعَلِّمُهُمُ
میں	ان	ایک رسول	سے	ان	وہ پڑھے	ان پر	تیری آیتیں	اور	انہیں سکھائے

ان میں ایک رسول ان ہی میں سے وہ ان پر تیری آیتیں پڑھے اور انہیں سکھائے

الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١٢٩﴾ ع

۱۵ ع۸ ۱۵

الْكِتٰبَ	وَ	الْحِكْمَةَ	وَ	يُزَكِّيْهِمْ	اِنَّكَ	اَنْتَ	الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ
کتاب	اور	دانائی	اور	پاک کرے انہیں	بیشک تو	تو	بڑا زبردست	بڑی حکمت والا

کتاب اور دانائی۔ اور انھیں پاک کرے۔ بے شک تو ہی بڑا زبردست اور بڑی حکمت والا ہے

مشتق افعال

اَرِنَا (واحد متکلم امر) اَرٰی۔ یُرِی۔ اِرَاءَۃً (مزید ۵۵) — اِبْعَثْ (واحد مذکر حاضر) بَعَثَ۔ یَبْعَثُ۔ بَعْثًا

یُزَکِّیْ (واحد مذکر غائب مضارع) زَکّٰی۔ یُزَکِّیْ۔ تَزْکِیَۃً (زکا۔ یزکو۔ زکاءً)

تُبْ (واحد مذکر حاضر امر) تَابَ۔ یَتُوْبُ۔ تَوْبَۃً

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ

وَ	مَنْ	يَرْغَبُ	عَنْ	مِلَّةِ	اِبْرٰهٖمَ	اِلَّا	مَنْ	سَفِهَ	نَفْسَهٗ
اور	کون	منہ موڑے؟	سے	دین	ابراہیم	مگر	جس نے	بیوقوف بنایا	اپنے آپ کو

اور کون ہے جو ابراہیم کے دین سے منہ موڑے؟ مگر جس نے اپنے آپ کو بیوقوف بنایا

وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٣٠﴾

وَلَقَدْ	اصْطَفَيْنَا	هُ	فِي الدُّنْيَا	وَ	اِنَّهٗ	فِي	الْاٰخِرَةِ	لَمِنَ	الصّٰلِحِيْنَ
اور بے شک	ہم نے چن لیا	اس کو	دنیا میں	اور	بیشک وہ	میں	آخرت	سے	نیک (جمع)

اور بے شک ہم نے اس کو دنیا میں چن لیا ہے اور بے شک وہ آخرت میں نیکوں میں سے ہے

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٣١﴾

اِذْ	قَالَ	لَهٗ	رَبُّهٗ	اَسْلِمْ	قَالَ	اَسْلَمْتُ	لِ	رَبِّ	الْعٰلَمِيْنَ
جب	فرمایا	اس کو	اس کے رب نے	سونپ دے	اس نے کہا	میں نے سونپ دیا	لیے	رب	تمام جہان

جب اس کو اس کے رب نے فرمایا تو (اپنے آپ کو) سونپ دے تو اس نے کہا میں نے (اپنے آپ کو) سونپ دیا تمام جہانوں کے رب کے لیے

وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ۭ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى

وَوَصّٰى	بِهَا	اِبْرٰهٖمُ	بَنِيْهِ	وَيَعْقُوْبُ	يَا	بَنِيَّ	اِنَّ	اللّٰهَ	اصْطَفٰى
اور وصیت کی	اس کی	ابراہیم	اپنے بیٹے	اور یعقوب	اے	میرے بیٹو	بے شک	اللہ	چن کر دیا

اور اسی کی وصیت کی ابراہیم ؑ نے اپنے بیٹوں کو اور (اپنے پوتے) یعقوب کو۔ اے میرے بیٹو! بے شک اللہ نے چن کر دیا ہے

مشق افعال

يَرْغَبُ (واحد مذکر غائب مضارع) رَغِبَ - يَرْغَبُ - رَغْبَةً

اِصْطَفَيْنَا (جمع متکلم ماضی) اِصْطَفٰى (واحد مذکر غائب ماضی) اِصْطَفٰى - يَصْطَفِيْ - اِصْطِفَاءً (صَفٰى يَصْفُوْ صَفَاءً)

اَسْلَمْتُ (واحد متکلم ماضی) اَسْلِمْ (واحد مذکر حاضر امر) اَسْلَمَ - يُسْلِمُ - اِسْلَامًا

أَنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ	:	”ہم یہیں بیٹھے رہیں گے“۔
وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ	:	”اور بڑی عمر کی عورتیں“۔
وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرَاهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ	:	”اور جب ابراہیم ؑ بیت اللہ کی بنیاد اونچی کر رہے تھے“۔

اَلْعَزِيْزُ : (آیت نمبر: 129) (ع ز ز)

اَلْعِزَّةُ : اس حالت کو کہتے ہیں جو انسان کو مغلوب ہونے سے محفوظ رکھے۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ	:	”تمہارا پروردگار جو صاحب عزت ہے' اس سے پاک ہے جو وہ کہتے ہیں“۔
اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ	:	”تو غرور اس کو گناہ میں پھنسا دیتا ہے“۔

اَلْعَزِيْزُ : وہ ہے جو غالب ہو اور مغلوب نہ ہو۔

اِنَّهُ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ	:	”بے شک وہ غالب' حکمت والا ہے“۔
تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ	:	”تو جس کو چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کر دے“۔
وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ	:	”اور وہ گفتگو میں مجھ پر غالب آ گیا ہے“۔

لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ

لَكُمُ	الدِّيْنَ	فَ	لَا تَمُوْتُنَّ	اِلَّا	وَاَنْتُمْ	مُسْلِمُوْنَ	اَمْ	كُنْتُمْ	شُهَدَآءَ
تمہارے لیے	دین	پس	تم ہرگز نہ مرنا	مگر	اور تم	مسلمان	کیا	تم تھے	موجود

تمہارے لیے دین۔ پس تم ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان۔ کیا تم موجود تھے؟

اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ

اِذْ	حَضَرَ	يَعْقُوْبَ	الْمَوْتُ	اِذْ	قَالَ	لِبَنِيْهِ	مَا	تَعْبُدُوْنَ	مِنْ بَعْدِيْ
جب	آئی	یعقوب	موت	جب	اس نے کہا	اپنے بیٹوں کو	کس کی	تم عبادت کروگے	میرے بعد

جب یعقوب کو موت آئی۔ جب اس نے اپنے بیٹوں کو کہا تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے؟

قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ

قَالُوْا	نَعْبُدُ	اِلٰهَكَ	وَاِلٰهَ	اٰبَآئِكَ	اِبْرٰهٖمَ	وَ	اِسْمٰعِيْلَ	وَ	اِسْحٰقَ
انہوں نے کہا	ہم عبادت کریں گے	تیرا معبود	اور معبود	تیرے باپ دادا	ابراہیم	اور	اسماعیل	اور	اسحاق

انہوں نے کہا ہم عبادت کریں گے تیرے معبود کی اور تیرے باپ دادا ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق کے معبود کی

اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ

اِلٰهًا	وَاحِدًا	وَّ	نَحْنُ	لَهٗ	مُسْلِمُوْنَ	تِلْكَ	اُمَّةٌ	قَدْ	خَلَتْ
معبود	ایک	اور	ہم	اس کے	فرماں بردار	یہ	جماعت	تحقیق	گذر چکی

(وہی) ایک معبود۔ اور ہم اسی کے فرماں بردار ہیں۔ یہ ایک جماعت (تھی) تحقیق گذر چکی

مشق افعال

لَا تَمُوْتُنَّ جمع مذکر حاضر نہی تاکید با نون ثقیلہ، مَاتَ۔ يَمُوْتُ۔ مَيْتَةً (۱۲۰)

حَضَرَ واحد مذکر غائب ماضی، حَضَرَ۔ يَحْضُرُ۔ حُضُوْرًا

تَشْهَدُوْنَ جمع مذکر حاضر مضارع، نَعْبُدُ جمع متکلم مضارع (ف ۴)

اِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيْزٌ : ”یہ تو ایک عالی رتبہ کتاب ہے“۔

وَصّي : (آیت نمبر: 132) (وَ صَ يَ)

اَوْصَاهُ وَ وَصَّاهُ کے معنی کسی کو وصیت کرنے کے ہیں۔

وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ : ”اور ہم نے انسان کو حکم دیا“۔

مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَا اَوْ دَيْنٍ : ”وصیت (کی تعمیل) جو اس نے کی ہو یا قرض (کی ادائیگی) کے بعد“۔

”وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ : ”اور وہ آپس میں حق بات کی تلقین اور صبر کی تاکید کرتے رہے“۔

اٰبَائِكَ : (آیت نمبر: 133) (اَ بَ وٌ)

اَلْاَبُ کے معنی والد کے ہیں۔

قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَائِكَ : ”انہوں نے کہا ہم آپ کے معبود کی اور آپ کے باپ دادا کے معبود کی عبادت کریں گے“۔

مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ : ”محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں“۔

لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٣٤﴾

لَ	هَا	مَاكَسَبَتْ	وَلَكُمْ	مَا	كَسَبْتُمْ	وَلَاتُسْئَلُوْنَ	عَنْ	مَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ
لیے	اس	جو اس نے کمایا	اور تمہارے لیے	جو	تم نے کمایا	اور تم سے پوچھ نہ ہوگی	سے	جو	وہ کرتے تھے

ان کے لیے جو انہوں نے کمایا اور تمہارے لیے جو تم نے کمایا اور تم سے پوچھ نہ ہوگی جو وہ کرتے تھے

وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا قُلْ بَلْ مِلَّةَ

وَ	قَالُوْا	كُوْنُوْا	هُوْدًا	اَوْ	نَصٰرٰى	تَهْتَدُوْا	قُلْ	بَلْ	مِلَّةَ
اور	انہوں نے کہا	تم ہو جاؤ	یہودی	یا	نصرانی	تم ہدایت پا لوگے	کہہ دے	بلکہ	ملت

اور انہوں نے کہا تم یہودی یا نصرانی ہو جاؤ تم ہدایت پا لوگے کہہ دے (نہیں) بلکہ ملت

اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٣٥﴾ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ

اِبْرٰهٖمَ	حَنِيْفًا	وَ مَا	كَانَ	مِنَ	الْمُشْرِكِيْنَ	قُوْلُوْا	اٰمَنَّا	بِ	اللّٰهِ
ابراہیم	یک رخ	اور نہ	تھے	سے	مشرکوں	کہہ دو	ہم ایمان لائے	پر	اللہ

ابراہیم یک رخ کی۔ اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔ اور کہو ہم ایمان لائے اللہ پر

وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ

وَ مَا	اُنْزِلَ	اِلَیْ نَا	وَ مَا اُنْزِلَ	اِلٰی	اِبْرٰهٖمَ	وَ	اِسْمٰعِيْلَ	وَاِسْحٰقَ	وَيَعْقُوْبَ
اور جو	نازل کیا گیا	طرف ہمارے	اور جو نازل کیا گیا	طرف	ابراہیم	اور	اسماعیل	اور اسحاق	اور یعقوب

اور جو نازل کیا گیا ہماری طرف اور جو نازل کیا گیا ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب

مشتق افعال

كَسَبَتْ (واحد مؤنث غائب ماضی) كَسَبْتُمْ (جمع مذکر حاضر ماضی) كَسَبَ۔ يَكْسِبُ۔ كَسْبًا

تَهْتَدُوْا (جمع مذکر حاضر مضارع) اِهْتَدٰى۔ يَهْتَدِيْ۔ هِدَايَةً

وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ

وَ	الْاَسْبَاطِ	وَ مَا	اُوْتِیَ	مُوْسٰی وَ عِیْسٰی	وَ	مَا	اُوْتِیَ	النَّبِیُّوْنَ
اور	اولادِ یعقوب	اور جو	دیا گیا	موسٰی اور عیسٰی	اور	جو	دیا گیا	نبیوں

اور اس کی اولاد کی طرف۔ اور جو دیا گیا موسٰی اور عیسٰی کو اور جو دیا گیا نبیوں کو

مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ

مِنْ	رَبِّهِمْ	لَا نُفَرِّقُ	بَيْنَ	اَحَدٍ	مِنْ	هُمْ	وَ	نَحْنُ	لَهٗ
سے	ان کا رب	ہم فرق نہیں کرتے	درمیان	کسی ایک	سے	ان	اور	ہم	اس کے

ان کے رب کی طرف سے۔ ہم فرق نہیں کرتے ان میں سے کسی ایک کے درمیان۔ اور ہم اسی کے

مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ

مُسْلِمُوْنَ	فَ	اِنْ	اٰمَنُوْا	بِمِثْلِ	مَا	اٰمَنْتُمْ	بِهٖ
فرماں بردار	پس	اگر	وہ ایمان لے آئیں	مانند	جیسے	تم ایمان لائے	اس پر

فرماں بردار ہیں۔ پس اگر وہ ایمان لے آئیں اس کے مانند جیسے تم ایمان لائے ہو

فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍ

فَقَدِ اهْتَدَوْا	وَ	اِنْ	تَوَلَّوْا	فَاِنَّمَا	هُمْ	فِیْ	شِقَاقٍ
تو انہوں نے راہ پالی	اور	اگر	وہ پھر جائیں	تو بے شک وہی	وہ	میں	ضد و افتراق

تو بے شک انہوں نے راہ پالی۔ اور اگر وہ پھر جائیں۔ تو بے شک وہی ضد و افتراق میں ہیں

مشق افعال

اُوْتِیَ (واحد مذکر غائب ماضی مجہول) اَتٰی - یَاْتِیْ - اِتْیَانًا

لَا نُفَرِّقُ (جمع متکلم مضارع نفی) تفریق

اٰمَنُوْا (جمع مذکر غائب ماضی)

اٰمَنْتُمْ (جمع مذکر حاضر ماضی) ...

فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٣٧﴾

فَ	سَيَكْفِيْكَ	هُمْ	اللّٰهُ	وَهُوَ	السَّمِيْعُ	الْعَلِيْمُ
پس	تیرے لیے کافی ہوگا	ان	اللہ	اور وہی	سننے والا	جاننے والا

پس ان کے مقابلہ میں تیرے لیے اللہ کافی ہوگا۔ اور وہی ہے سننے والا، جاننے والا

صِبْغَةَ اللَّهِ ۚ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً ۖ وَنَحْنُ لَهُ

صِبْغَةَ	اللّٰهِ	وَ مَنْ	اَحْسَنُ	مِنَ	اللّٰهِ	صِبْغَةً	وَ نَحْنُ	لَهٗ
رنگ	اللہ	اور کس	اچھا	سے	اللہ	رنگ	اور ہم	اس کے

(ہم نے قبول کرلیا) اللہ کا رنگ۔ اور کس کا رنگ اچھا ہے اللہ کے رنگ سے؟ اور ہم اسی کی

عٰبِدُوْنَ ﴿١٣٨﴾ قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا

عٰبِدُوْنَ	قُلْ	اَ	تُحَآجُّوْنَ	نَا	فِيْ	اللّٰهِ	وَ	هُوَ	رَبُّنَا
عبادت کرنے والے	کہہ دے	کیا	تم جھگڑا کرتے ہو	ہم	میں	اللہ	اور	وہ	ہمارا رب

عبادت کرنے والے ہیں۔ کہہ دے کیا تم ہم سے اللہ کے بارہ میں جھگڑا کرتے ہو اور وہی ہے ہمارا رب

وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿١٣٩﴾

وَ رَبُّكُمْ	وَ	لَ	نَا	اَعْمَالُنَا	وَ لَكُمْ	اَعْمَالُكُمْ	وَ نَحْنُ	لَهٗ	مُخْلِصُوْنَ
اور تمہارا رب	اور	لیے	ہمارے	ہمارے عمل	اور تمہارے لیے	تمہارے عمل	اور ہم	اس کے لیے	خالص

اور تمہارا رب اور ہمارے لیے ہمارے عمل اور تمہارے لیے تمہارے عمل۔ اور ہم خالص اسی کے لیے ہیں۔

مشق افعال

فَسَيَكْفِيْكَهُمْ - فَ + سَ + يَكْفِيْ + كَ + هُمْ (واحد مذکر غائب مضارع اكفٰى۔ يَكْفِيْ۔ كِفَايَةً

اَتُحَآجُّوْنَنَا - اَ + تُحَآجُّوْنَ + نَا (جمع مذکر حاضر مضارع) [illegible]

فَسَيَكْفِيْ : (ك َ ف َ ي َ) (آیت نمبر137)

اَلْكِفَايَةُ : وہ چیز جس سے ضرورت پوری اور مراد حاصل ہوجائے۔

وَكَفَي اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ : ''اور اللہ مومنوں کے لئے جنگ میں کافی ہوا''

اِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ : ''ہم تمہیں ان لوگوں کے شر سے بچانے کے لئے جو تم سے استہزاء کرتے ہیں، کافی ہیں''

وَكَفٰي بِاللّٰهِ شَهِيْدًا : ''اور گواہ ہونے میں اللہ کافی ہے''

وَسَطًا : (و َ س َ ط ٌ) (آیت نمبر143)

وَسْطُ الشَّيْءِ ہر چیز کی درمیانی جگہ کو کہتے ہیں

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا : ''اور اس طرح ہم نے تم کو امت متعدل بنایا''

قَالَ اَوْسَطُهُمْ : ''ان میں جو بہتر تھا، کہنے لگا''

حَافِظُوْا عَلَي الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰي : ''مسلمانو! سب نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص درمیان والی نماز کی''

يَنْقَلِبُ : (ق َ ل َ ب َ) (آیت نمبر143)

أَمْ تَقُولُونَ إِنَّ إِبْرٰهٖمَ وَإِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطَ

أَمْ	تَقُولُونَ	إِنَّ	إِبْرٰهٖمَ	وَإِسْمٰعِيلَ	وَإِسْحٰقَ	وَيَعْقُوبَ	وَ	الْأَسْبَاطَ
کیا	تم کہتے ہو	کہ	ابراہیم	اور اسمٰعیل	اور اسحٰق	اور یعقوب	اور	اولاد یعقوب

کیا تم (یہ) کہتے ہو کہ ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اولاد یعقوب

كَانُوا هُودًا أَوْ نَصَارٰى ۗ قُلْ ءَأَنْتُمْ أَعْلَمُ أَمِ اللّٰهُ ۗ

كَانُوا	هُودًا	أَوْ	نَصَارٰى	قُلْ	ءَ	أَنْتُمْ	أَعْلَمُ	أَمْ	اللّٰهُ
وہ تھے	یہودی	یا	نصرانی	تو کہہ	کیا	تم	زیادہ جاننے والے	یا	اللہ

یہودی یا نصرانی تھے؟ تو کہہ کیا تم زیادہ جاننے والے ہو یا اللہ؟

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهُ مِنَ اللّٰهِ ۗ

وَ	مَنْ	أَظْلَمُ	مِنْ + مَنْ	كَتَمَ	شَهَادَةً	عِنْدَهُ	مِنَ	اللّٰهِ
اور	کون	بڑا ظالم	سے + جس	چھپایا	گواہی	اس کے پاس	سے	اللہ

اور اس سے بڑا ظالم کون ہے؟ جس نے گواہی چھپائی جو اس کے پاس تھی اللہ کی

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿١٤٠﴾ تِلْكَ أُمَّةٌ

وَ	مَا	اللّٰهُ	بِغَافِلٍ	عَنْ	مَا	تَعْمَلُونَ	تِلْكَ	أُمَّةٌ
اور	نہیں	اللہ	بے خبر	سے	جو	تم کرتے ہو	یہ	ایک جماعت

اور اللہ اس سے بے خبر نہیں جو تم کرتے ہو۔ یہ ایک جماعت تھی

مشق افعال | تَقُولُونَ (جمع مذکر حاضر مضارع)، قُلْ (واحد مذکر حاضر امر) (۸)

قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ

كَسَبْتُمْ	مَا	لَكُمْ	وَ	كَسَبَتْ	مَا	هَا	لَ	خَلَتْ	قَدْ
تم نے کمایا	جو	تمہارے لیے	اور	اس نے کمایا	جو	اس	لیے	گزر چکی	تحقیق

تحقیق گزر چکی - اس کے لیے جو اس نے کمایا، اور تمہارے لیے ہے جو تم نے کمایا

وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۱﴾

يَعْمَلُوْنَ	كَانُوْا	مَا	عَنْ	تُسْـَٔلُوْنَ	لَا	وَ
کرتے تھے	وہ	جو	سے	تم سے پوچھ ہوگی	نہ	اور

اور تم سے پوچھ نہ ہوگی اس کی جو وہ کرتے تھے

مشتق افعال

قَدْ خَلَتْ واحد مؤنث غائب ماضی (۱۴)
كَسَبَتْ واحد مؤنث غائب ماضی، كَسَبْتُمْ جمع مذکر حاضر ماضی (۷۹)
لَا تُسْـَٔلُوْنَ جمع مذکر حاضر نفی مجہول (۹۱)

قَلْبُ الشَّيْ ءِ کے معنی کسی چیز کو پھیرنا اور ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف پلٹنا کے ہیں

وَ اِلَيْهِ تُقْلَبُوْ نَ : "اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے"

اَلْاِنْقِلَا بُ :پھر جانا

اِنْقَلَبْتُمْ عَلٰي اَعْقَابِكُمْ : "تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے"

اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْ نَ : "وہ کس کروٹ الٹتے ہیں"

وَبَلَغَتِ الْقُلُوْ بُ الْحَنَاجِرَ : "اور کلیجے منہ کو آگئے"

يَوْ مَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّا رِ : "جس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے"

وَقَلَّبُوْ الَكَ الْاُمُوْ رَ : "اور وہ تمہارے لئے کاموں کو الٹ پلٹ کرتے رہے ہیں"

فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ : "تو وہ (حسرت سے) ہاتھ ملنے لگا"

وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ : "اور سجدہ کرنے والوں میں تمہارے پھرنے کو بھی"

عَقِبَيْهِ : (ع ق ب) (آیت نمبر143)

اَلْعَقِبُ وَ الْعَقْبُ : پاؤں کا پچھلا حصہ یعنی ایڑی۔

وَنُرَدُّ عَلٰي اَعْقَابِنَا : "تو ہم الٹے پاؤں پھر جائیں"

نَكَصَ عَلٰي عَقِبَيْهِ : "وہ اپنی ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹ گیا"

اَلْعَقَبُ وَ الْعُقْبٰي : خاص کر ثواب یعنی اچھے بدلے پر بولے جاتے ہیں۔

خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا : "اس کا صلہ بہتر اور (اس کا) بدلہ اچھا ہے"

وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ : "اور نیک انجام تو پرہیز گاروں ہی کا ہے"

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ : اگر تم ان کو سزا دینا چاہو تو اتنی ہی دو جتنی تکلیف تم کو ان سے پہنچی ہے

لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ : اس کے حکم کو کوئی پیچھے ڈالنے والا نہیں۔

فَاسْتَبِقُوْا : (س ب ق) (آیت نمبر148)

اَلسَّبْقُ : چلنے میں آگے بڑھ جانا

اَلْاِسْتِبَاقُ ایک دوسرے سے سبقت کرنا

اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ : "ہم ایک دوسرے سے دوڑ میں مقابلہ کرنے لگ گئے"

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ : "اور وہ دونوں دوڑتے ہوئے دروازے پر پہنچے"

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ : "اگر تمھارے پروردگار نے پہلے سے ایک بات نہ فرمائی ہوتی"

اَلسَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ : "اور آگے نکل جانے والے ہی اعلیٰ درجہ کے لوگ ہیں"

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا : "کافر یہ نہ سمجھیں کہ ہمارے قابو سے نکل گئے ہیں"

وَمَا كَانُوْا سَابِقِيْنَ : "اور نہ وہ (ہم سے کہیں) بھاگ کر جا سکے"

اَصَابَتْهُمْ: (ص و ب)(آیت نمبر156)

اَلصَّوَابُ: صحیح بات

اَوَلَمَّا اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا : "(بھلا یہ کیا) بات ہے کہ جب تمہیں ایک ایسی تکلیف پہنچی کہ تم اس جیسی دوچند پہنچا چکے ہو"

تَطَوَّعَ: (ط و ع)(آیت نمبر158)

اَلطَّوْعُ: تابع فرمان ہو جانا۔

ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا : "تم دونوں دل کی خوشی سے یا ناگواری سے آؤ"

طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ : "(خوب بات) فرمانبرداری اور پسندیدہ بات کہنا ہے"

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ : "جو شخص رسول کی فرمانبرداری کرے گا' بے شک اس نے خدا کی فرمانبرداری کی"

فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ : "اور جو کوئی شوق سے نیکی کرے تو اس کے حق میں زیادہ اچھا ہے"

مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا : "جو اس (اللہ کے گھر) تک جانے کی طاقت رکھے"

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً : "کہ نہ تو وہ کوئی چارہ کر سکتے ہیں"

فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ : "پس اس کے نفس نے اسے ترغیب دی"

وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ : اور جو کوئی نیک کام کرے تو اللہ قدر شناس اور جاننے والا ہے

تَصْرِيْفٌ : (ص ر ف) (آیت نمبر164)

اَلصَّرْفُ : کسی چیز کو ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف پھیر دینا یا کسی اور چیز سے بدل دینا۔ جیسے کہا جاتا ہے صَرَفْتُهُ فَانْصَرَفَ میں نے اسے پھیر دیا چنانچہ وہ پھر گیا۔

ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ : ''پھر اس نے تمہیں ان سے پھیر دیا''

اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ : دیکھو جس دن وہ ان کے پاس آئے گا، پھر ان سے ٹلنے والا نہیں۔''

وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَيْكَ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ : ''جب ہم نے جنوں کے ایک گروہ کو تمہاری طرف پھیر دیا۔''

وَصَرَّفْنَا الْاٰيَاتِ : ''اور ہم نے آیات کو لوٹا لوٹا کر بیان کر دیا''

اَلْمُسَخَّرِ : (س خ ر) (آیت نمبر164)

اَلتَّسْخِيْرُ : کسی کو کسی خاص مقصد کی طرف زبردستی لیجانا۔

وَسَخَّرَلَكُمْ مَّافِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ : ”اور جو کچھ آسمان میں ہے، اور جو کچھ زمین میں ہے، اس نے ان سب کو تمہارے کام میں لگا رکھا ہے“

وَسَخَّرَلَكُمُ الْفُلْكَ : ”اور اس نے کشتیوں کو تمہارے اختیار میں کر دیا“۔

لِيَتَّخِذَ بَعْضُهُم بَعْضًا سُخْرِيًّا : ”تاکہ ان میں کچھ لوگ دوسروں سے کام لے سکیں“

سَخِرْتُ مِنْهُ وَاسْتَسْخَرْتُهُ کے معنی کسی سے مذاق کرنے اور اس کی ہنسی اڑانا ہیں۔

قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ : ”(حضرت نوح علیہ السلام نے) کہا اگر تم ہم سے مذاق کرتے ہو تو ہم بھی اسی طرح تم سے مذاق کریں گے“۔

يُحِبُّوْنَهُمْ : (ح ب ب)(آیت نمبر165)

اَلْحَبُّ وَالْحَبَّةُ : (فتحہ حاء) گندم، جو وغیرہ مطعومات کے دانہ کو کہتے ہیں۔

وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ : ”اور نہ ہی زمین کے اندھیروں میں کوئی دانہ“۔

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰي : ”بے شک اللہ ہی دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والا ہے“۔

اَلْحِبُّ۔ (محبوب عاشق) جس کی محبت حد سے بڑھ جائے

وَاُخْرٰي تُحِبُّوْنَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ : ”اور ایک دوسری چیز جس کو تم بہت چاہتے ہو وہ اللہ کی مدد اور جلد فتح یابی ہے“۔

اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَي الْاِيْمَانِ : ”اگر وہ کفر کو ایمان پر ترجیح دیں “

فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰي عَلَي الْهُدٰي : ”انہوں نے اندھے پن کو ہدایت پر ترجیح دی“۔

فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ : ”تو اللہ ایسے لوگوں کو لائے گا جن کو وہ دوست رکھے گا اور جسے وہ دوست رکھیں گے“۔

اِنِّيْ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي : ”میں نے اپنے پروردگار کی یاد پر مال(گھوڑوں)کی محبت کو ترجیح دی۔“

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ : ”بے شک اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں سے محبت کرتا ہے۔“

اَشَدُّ : (ش د د) (آیت نمبر165)

اَلشَّدُّ : یہ شَدَدْتُ الشَّيْءَ : کا مصدر ہے جس کے معنی مضبوط گرہ لگانا۔

وَشَدَدْنَا اَسْرَهُمْ : ”اور ہم نے ان کے جوڑوں کو مضبوط بنایا“۔

فَشُدُّوا الْوَثَاقَ : ”ان کو مضبوطی سے قید کرلو“۔

وَكَانُوْا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً : ”وہ ان سے قوت میں بہت زیادہ تھے“۔

عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰي : ”اس کو نہایت قوت والے نے سکھایا“۔

غِلَاظٌ شِدَادٌ : ”تندخو اور سخت مزاج (فرشتے)“۔

اِشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ : ''اس پر زور کی ہوا چلے۔''

حَلٰلًا : (ح ل ل) (آیت نمبر168)

حَلٌّ کے معنی گرہ کشائی ہیں۔

وَاحْلُلْ عُقْدَةً : ''اور میری (زبان) کی گرہ کھول دے''۔

اَحَلَّ : کے معنی ہیں' اتارنا۔

اَوْتَحُلُّ قَرِيْبًا مِنْ دَارِهِمْ : ''یا ان کے مکانات کے قریب نازل ہوتی رہے گی''۔

وَاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ : ''اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر اتارا''

حَتّٰي يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ : ''جب تک قربانی اپنی قربان گاہ تک نہ پہنچ جائے''۔

نِدَاءٌ : (ن د ي) (آیت نمبر171)

اَلنِّدَاءُ : کے معنی ہیں آواز بلند کرنا۔

وَاِذْنَادٰي رَبُّكَ مُوْسٰي : ''اور جب تمھارے پروردگار نے موسیٰ علیہ السلام کو پکارا''۔

وَاِذَانَادَيْتُمْ اِلَي الصَّلٰوةِ : ''اور جب تم لوگ نماز کے لئے بلند آواز سے پکارتے ہو۔''

اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ : "جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے"۔

وَاسْتَمِعْ یَوْمَ یُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّکَانٍ قَرِیْبٍ : "اور سنو جس دن پکارنے والا نزدیک کی جگہ سے پکارے گا"۔

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ : "پروردگار! ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا جو ایمان کے لئے پکار رہا تھا"۔

فَلْیَدْعُ نَادِیَہٗ : "تو وہ اپنے یاران مجلس کو بلا لے"۔

اَخِیْہِ : (اَ خَ وٌ) (آیت نمبر178)

اَخٌ : بھائی

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ : "مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں"۔

اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا : "کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کریگا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے

فَاِنْ کَانَ لَہٗ اِخْوَۃٌ : "اگر میت کے بھائی بھی ہوں"۔

اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ : بھائی بھائی ، مسہریوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوئے ہوں گے۔"۔

وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاھُمْ صٰلِحًا : "اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو (بھیجا)"۔

دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا : "جب کوئی جماعت (جہنم میں) داخل ہوگی تو اپنی بہن (دوسری جماعت) پر لعنت کرے گی"

اَلْيُسْرُ : (ي س ر) (آیت نمبر 185)

اَلْيُسْرُ : آسانی

يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ : "اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور سختی نہیں چاہتا"

فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا : "پھر نرمی سے چلتی ہیں۔"

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ : "تو جتنا آسانی سے ہوسکے اس (قرآن) میں سے پڑھ لیا کرو"۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ : "اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا"

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰي : "اس کو ہم آسان طریقے کی توفیق دیں گے۔"

فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا : "تو ان سے نرمی سے بات کہہ دیا کرو"۔

وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَا اِلَّا يَسِيْرًا : "اور اس کے لئے بہت کم ہی توقف کریں گے"۔

فَنَظِرَةٌ اِلٰي مَيْسَرَةٍ : "تو اسے کشائش (کے حاصل ہونے) تک مہلت دو"۔

اُجِيْبُ : (ج و ب) (آیت نمبر 186)

أَجِيبُوْا دَاعِيَ اللّٰهَ	: ''اللہ کی طرف بلانے والے کی بات قبول کرو''۔
وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ	: ''اور جو شخص اللہ کی طرف بلانے والے کی بات قبول نہ کرے''۔
اِسْتَجِيبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ	: ''اللہ اور اس کے رسول کا حکم قبول کرو''۔
اُدْعُوْنِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ	: ''تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری (دعا) قبول کرونگا''۔

اِنْتَهَوْا : (ن ه ي) (آیت نمبر192)

اَلنَّهْيُ : کسی چیز سے منع کر دینا۔

أَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰي	: ''اور جو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا اور جی کو خواہشوں سے روکتا رہا''۔
أَتَنْهَانَا أَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَائُنَا	: ''کیا تو ان چیزوں کے پوجنے سے منع کرتا ہے جو جن کو ہمارے بزرگ پوجتے آئے ہیں''۔
فَهَلْ أَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ	: ''تو کیا تم باز آنے والے ہو؟''۔

اَلنُّهْيَةُ : عقل جو انسان کو قبیح باتوں سے روکتی ہے اس کی جمع نُهٰي آتی ہے۔

اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِّاُولِي النُّهٰي	: ''بے شک ان (باتوں) میں عقل والوں کے لئے (بہت سی) نشانیاں ہیں''۔

اَلتَّهْلُكَةُ : (ہ ل ك) (آیت نمبر195)

هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطَانِيَه : ''میری سلطنت خاک میں مل گئی ''۔

اِنِ امْرُءٌ هَلَكَ : ''اگر کوئی ایسا مرد مرجائے''۔

وَمَا يُهْلِكُنَا اِلَّا الدَّهْرُ : ''اور ہمیں تو زمانہ مار دیتا ہے''۔

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهُ : ''اس کی ذات (پاک) کے سوا ہرچیز فنا ہونے والی ہے''۔

وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنَاهَا : اور کتنی ہی بستیاں ہیں کہ ہم نے انہیں تباہ کر دیا''۔

مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِه : '' ہم تو اس کے گھروالوں کے موقع ہلاکت پر گئے ہی نہیں''۔

وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَي التَّهْلُكَةِ : ''اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو''۔

يَبْلُغَ : (ب ل غ) (آیت نمبر196)

اَلْبُلُوْغُ وَ الْبَلَاغُ :مقصد اور منتہی کے آخری حد تک پہنچنا۔

وَمَاهُمْ بِبَالِغِيْه : ''اور وہ اس کو پہنچنے والے نہیں''۔

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ : ''جب وہ ان کے ساتھ دوڑنے (کی عمر) کو پہنچا''۔

اَلْبَلَاغُ :تبلیغ یعنی پہنچا دینا۔

هٰذَا بَلَاغٌ لِّلنَّاسِ : ''یہ (قرآن) لوگوں کے لئے کا پیغام ہے''۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ : "اور ہمارے ذمے تو صاف صاف پہنچا دینا ہے"

وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ : "اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اللہ کا پیغام نہیں پہنچایا۔"

صَدَقَة : (ص د ق) (آیت نمبر196)

اَلصِّدْقُ : کے معنی ہیں دل و زبان کی ہم آہنگی۔

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا : "اور اللہ سے زیادہ بات کا سچا کون ہو سکتا ہے"

اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ : "وہ وعدے کے سچے تھے"۔

اُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ : "اور ان کی والدہ (مریم) سچی تھیں"۔

لِيَسْئَلَ الصَّادِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ : "تاکہ اللہ سچوں سے ان کی سچائی دریافت کرے"۔

وَالَّذِيْ جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ : "اور جو شخص سچائی لے کر آیا اور اس کی تصدیق بھی کی"۔

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ : "اور اللہ نے تم سے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا ہے"۔

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ : "اور جب اللہ کے ہاں سے ان کے پاس کتاب آئی جو ان کے پاس موجود (آسمانی کتاب کی) بھی تصدیق کرتی ہے"۔

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً : "ان کے مال میں سے صدقہ لے لیجئے"۔

نَصِيْبٌ : (ن ص ب) (آیت نمبر202)

نَصَبُ الشَّيْءِ : کسی چیز کو کھڑا کرنا یا گاڑ دینا۔

وَمَا ذُبِحَ عَلَي النُّصُبِ : ”اور وہ (جانور بھی) جو تھان پر ذبح کیا جائے“۔

نَصْبٌ و نَصَبٌ کے معنی تکلیف ومشقت۔

بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ : ”رنج اور دکھ کے ساتھ“۔

لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ : ”اس جنت میں نہ ہم کو رنج پہنچے گا“۔

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ : ”تو جب فارغ ہوا کرو تو (عبادت میں) محنت کیا کرو“۔

اَلنَّصِيْبُ : معین حصہ۔

اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ : ”کیا ان کے پاس بادشاہی کا کچھ حصہ ہے؟“۔

تَعَجَّلَ : (ع ج ل) (آیت نمبر203)

تَعْجِيْل : کسی چیز کو اس کے وقت سے پہلے حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔

وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ : ”قرآن (کی تلاوت کے) لئے جلدی نہ کیا کرو“۔

وَمَا اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يَا مُوْسٰي : ”اے موسیٰ! تم نے اپنی قوم سے آگے چلے آنے میں کیوں جلدی کی“۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ فِيْهَا مَا نَشَاءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ : ”جو شخص دنیا کی آسودگی کا خواہشمند ہو تو ہم اس میں سے جتنا چاہتے ہیں، جلد دے دیتے ہیں“۔

يُعْجِبُكَ : (ع ج ب) (آیت نمبر204)

اَلْعَجَبُ : اس حیرت کو کہتے ہیں جو کسی چیز کا سبب معلوم نہ ہونے کی وجہ سے انسان کو لاحق ہوجاتی ہے۔

وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ : "اور اگر تم عجیب بات سننی چاہو تو کافروں کا یہ کہنا عجیب ہے"

اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ : "اور کسانوں کو کھیتی بھلی لگتی ہے"۔

قَالُوْا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ : انہوں نے کہا تم اللہ کی قدرت سے تعجب کر رہی ہو؟

اِنَّ هٰذَا الشَّيْءٌ عُجَابٌ : "یہ تو بڑی عجیب بات ہے"۔

حَسْبُهُ : (ح س ب) (آیت نمبر206)

اَلْحِسَابُ : گننا اور شمار کرنا۔

وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَاءِ : "اور وہ (تمھارے باغ) پر آسمان سے آفت بھیج دے"۔

فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا : "تو ہم نے ان کو سخت حساب میں پکڑ لیا"۔

زُيِّنَ : (ز ي ن) (آیت نمبر212)

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ : "فرما دیجیے کہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی زیب و زینت کو کس نے حرام کیا ہے؟"۔

زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ : "ہم نے ان کے اعمال کو ان کے لئے عمدہ کر دکھایا"۔

كُرْهٌ : (ك ر ه) (آیت نمبر216)

اَلْكُرْهُ : سخت ناپسندیدگی

وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ : "اگرچہ کافروں کو برا ہی لگے"۔

وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكَارِهُوْنَ : ”اور (اس وقت) مومنوں کی ایک جماعت ناخوش تھی“

وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيَاتِكُمْ عَلَي الْبِغَاءِ : ”اور اپنی لونڈیوں کو بدکاری پر مجبور نہ کرو“

لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ : ”دین (اسلام) میں زبردستی نہیں ہے“

صَدٌّ : (ص د د) (آیت نمبر217)

اَلصُّدُوْدُ وَالصَّدُّ : یہ کبھی لازم ہوتا ہے جس کے معنی کسی چیز سے روگردانی اور اعراض برتنے کے ہیں اور کبھی متعدی ہوتا ہے جس کے معنی روکنا اور منع کرنا آتے ہیں۔

وَيَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا : ”تم سے اعراض کرتے اور رکے جاتے ہیں“۔

وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ : ”اور شیطان نے ان کے اعمال ان کو آراستہ کر دکھائے اور ان کو سیدھے راستے سے روک دیا“۔

وَيُسْقٰي مِنْ مَّاءٍ صَدِيْدٍ : ”اسے پیپ کا پانی پلایا جائیگا“۔

هَاجَرُوْا : (ہ ج ر) (آیت نمبر218)

وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ : ”پھر ان عورتوں کے ساتھ سونا ترک کردو“۔

اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا : ”میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا“۔

وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا : ”اور وضع داری کے ساتھ ان سے الگ تھلگ رہو“۔

وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا : ”تو ہمیشہ کے لئے مجھ سے دور ہوجا“

اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰي رَبِّيْ : ”اور (ابراہیم) کہنے لگے کہ میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں“۔

جَاهَدُوْا : (ج ہ د) (آیت نمبر218)

اَلْجَهْدُ وَالْجُهْدُ : وسعت و طاقت اور تکلیف و مشقت۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ : ”اور جنہیں اپنی محنت و مشقت کی کمائی کے سوا کچھ میسر نہیں ہے“۔

اَلْاِجْتِهَادُ : کسی کام پر پوری طاقت صرف کرنے اور اس میں انتہائی مشقت اٹھانے پر طبیعت کو مجبور کرنا۔ اَلْجِهَادُ وَالْمُجَاهَدَةُ، دشمن کے مقابلہ اور مدافعت میں اپنی انتہائی طاقت اور وسعت خرچ کرنا۔

وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ : ”اللہ کی راہ میں پوری طرح جہاد کرو“۔

يَرْجُوْنَ : (ر ج و) (آیت نمبر218)

رَجَا الْبِئْرِ : کنویں کا کنارہ، رِجَا السَّمَاءِ : آسمان کا کنارہ، اس کی جمع ارجاء آتی ہے

وَالْمَلَكُ عَلٰي اَرْجَائِهَا : ”اس کے کنارے پر فرشتے ہوں گے“۔

اور رجاء ایسے ظن کو کہتے ہیں جس میں مسرت حاصل ہونے کا امکان ہو۔

مَالَكُمْ لَاتَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا : ”تو تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اللہ کی برتری کا عقیدہ نہیں رکھتے؟“۔

وترجُوْن من اللہ مالا یرْجُوْن : ”اور تم کو خدا سے وہ وہ امیدیں ہیں جو ان کو نہیں“۔

اَیْمَانِکُمْ (ی م ن) (آیت نمبر 225)

اَلْیَمِیْنُ- کے معنی دایاں ہاتھ یا دائیں جانب کے ہیں۔

وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ : "اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوں گے"۔

لَاَخَذْنَا مِنْہُ بِالْیَمِیْنِ : "تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے"۔

وَاَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ : "اور داہنے ہاتھ والے"۔

اَلْیَمِیْنُ :کبھی استعارہ کے طور پر قسم کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔کیونکہ عرب قسم کھاتے یا عہد کرتے وقت اپنا دایاں ہاتھ دوسرے شخص کے دائیں ہاتھ پر مارتے ہیں۔

اَمْ لَکُمْ اَیْمَانٌ عَلَیْنَا بَالِغَۃٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ : "یا تم نے ہم سے قسمیں لے رکھی ہیں جو قیامت کے دن تک چلی جائیں گی"۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰہِ جَھْدَ اَیْمَانِھِمْ : "یہ لوگ اللہ کی سخت سخت قسمیں کھاتے ہیں"۔

اِنَّھُمْ لَآ اَیْمَانَ لَھُمْ : "ان کی قسموں کا (کچھ اعتبار) نہیں"۔

اَرْحَامِھِنَّ: (ر ح م) (آیت نمبر 228)

اَلرَّحِمُ- عورت کا رحم ۔ رحم کا لفظ قرابت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے کیونکہ تمام اقرباء ایک ہی رحم سے پیدا ہوتے ہیں۔

وَاَقْرَبَ رُحْمًا : ”اور رشتہ داری میں زیادہ قریب ہوں“۔

لِلرِّجَالِ: (ر ج ل) (آیت نمبر:228)

اَلرَّجُلُ : کے معنی مرد کے ہیں۔

وَلَوْ جَعَلْنَاہُ مَلَکًا لَّجَعَلْنَاہُ رَجُلًا : ”اگر ہم اس کو کوئی فرشتہ بناتے تو اس کو بھی آدمی ہی بناتے“۔

اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰہُ : ”کیا تم اس شخص کے قتل کے درپے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے“۔

فَرِجَالًا اَوْ رُکْبَانًا : ”تو پیدل یا سوار ہی سہی“

فَاِمْسَاکٌ: (م س ک) (آیت نمبر:229)

وَیُمْسِکُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَي الْاَرْضِ : ”اور وہ آسمان کو تھامے رہتا ہے کہ زمین پر نہ گر پڑے“۔

فَاسْتَمْسِکْ بِالَّذِيْ اُوْحِيَ اِلَیْكَ : ”پس تمہاری طرف جو وحی کی گئی ہے اسے مضبوط پکڑے رہو“۔

فَھُمْ بِہٖ مُسْتَمْسِکُوْنَ : ”تو وہ اس سے سند پکڑتے ہیں“۔

وَلَا تُمْسِکُوْا بِعِصَمِ الْکَوَافِرِ : ”اور کافر عورتوں کی ناموس قبضے میں نہ رکھو (کفار کو واپس دے دو)“۔

هَلْ هُنَّ مُمْسِكَاتُ رَحْمَتِهٖ : "کیا وہ اس کی مہربانی کو روک سکتے ہیں"۔

اَجَلُهُنَّ (ا ج ل) (آیت نمبر:231)

اَلْاَجَلُ ــــ کے معنی ہیں کسی چیز کی مدت مقررہ۔

وَلِتَبْلُغُوْا اَجَلًا مُّسَمًّي : "تاکہ تم مقررہ مدت تک پہنچ جاؤ"۔

اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ : "ان دو مدتوں میں سے جو میں پوری کروں"۔

وَبَلَغْنَا اَجَلَنَا الَّذِيْ اَجَّلْتَ لَنَا : ہم اپنی اس معین میعاد تک آپہنچے جو تو نے ہمارے لئے مقرر فرمائی"

مِنْ اَجْلِ ذَالِكَ كَتَبْنَا عَلٰي بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ : "اس (قتل) کی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ لکھ دیا"۔

اَلْوَارِثُ (و ر ث) (آیت نمبر233)

وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا : "اور تم میراث کے مال کو سمیٹ کر کھا جاتے ہو"۔

وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ : اور سلیمان علیہ السلام داؤد علیہ السلام کے وارث بنے"

وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ : "اور ہم نے دوسرے لوگوں کو ان (چیزوں) کا وارث بنا دیا"۔

وَنَحْنُ الْوَارِثُوْنَ : ”اور ہم ہی (سب کے) وارث ہیں“

وَرِثُوْا الْكِتٰبَ : ”وہ کتاب کے وارث بنے“۔

يَرِثُهَاعِبَادِيَ الصَّالِحُوْنَ : ”میرے نیکو کار بندے (ملک کے) وارث ہوں گے“۔

فِصَالًا: (ف ص ل) (آیت نمبر233)

اَلْفَصْلُ دو چیزوں میں سے ایک کو دوسری سے اسی طرح علیحدہ کر دینا کہ ان کے درمیان فاصلہ ہو جائے۔

وَلَمَّافَصَلَتِ الْعِيْرُ : ”اور جب قافلہ (مصر سے) روانہ ہوا“۔

هٰذَايَوْمُ الْفَصْلِ : ”یہی فیصلے کا دن ہے“۔

يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ : ”وہ ان کے درمیان فیصلہ کر دے گا“۔

وَهُوَخَيْرُ الْفَاصِلِيْنَ : ”اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے“۔

فَصْلَ الْخِطَابِ : ”فیصلہ کن بات“

وَكُلَّ شَيْءٍفَصَّلْنَاهُ تَفْصِيْلًا : ”اور ہم نے ہر چیز کی بخوبی تفصیل بیان کر دی ہے“۔

وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ : ''اور اس کی دودھ چھڑائی دو برس میں ہے''۔

يَذَرُوْنَ : (و ذ ر) (آیت نمبر 234)

يَذَرُ الشَّيْءَ :کسی چیز کو قلت اعتداد کی وجہ سے پھینک دینا''۔

وَيَذَرَكَ وَ اٰلِهَتَكَ : ''تجھ سے اور تیرے معبودوں سے دست کش ہو جائیں''

وَ ذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا : ''تو جتنا سود باقی رہ گیا ہے اس کو چھوڑ دو''۔

فَيُضَاعِفَهُ : (ض ع ف) (آیت نمبر :245)

اَلضَّعْفُ :کمزوری' یہ قوت کے مقابلے میں بولا جاتا ہے۔

ضَعُفَ الطَّالِبُ وَ الْمَطْلُوْبُ : طالب اور مطلوب (یعنی عابد اور معبود دونوں) گئے گزرے ہیں''۔

لَيْسَ عَلَي الضُّعَفَاءِ : کمزوروں پر (کچھ گناہ) نہیں ہے''۔

اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِي : ''لوگ مجھے کمزور سمجھتے تھے''

خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا : "اور انسان طبعاً کمزور پیدا کیا گیا ہے۔"

فَاُولٰئِكَ لَهُمْ جَزَاءُ الضِّعْفِ : "ایسے لوگوں کے لئے دوگنا بدلہ ہے"

لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوا اَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً : "بڑھ چڑھ کر سود در سود نہ کھاؤ"۔

اَلضِّعْفُ : ایک چیز کے ساتھ اس کے مثل کا مل جانا یعنی دوگنا ہو جانا۔

فَاُولٰئِكَ لَهُمْ جَزَاءُ الضِّعْفِ : "ایسے لوگوں کو دوگنا بدلہ ملے گا"۔

اِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضَاعِفْهَا : "اگر نیکی (کی) ہوگی تو وہ اس کو دوچند کر دے گا"۔

فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ : "تو ان کو آتش جہنم کا دوگنا عذاب دے"۔

اَلْمَلَاءُ : وہ جماعت جو کسی امر پر مجتمع ہو : (م ل أ) (آیت نمبر246)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاءِ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ : "بھلا تم نے بنی اسرائیل کی ایک جماعت کو نہیں دیکھا"

وَقَالَ الْمَلَاءُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ : "قوم فرعون کے سردار کہنے لگے"۔

اَلْعَلِيُّ : بہت بلند' (ع ل و) (آیت نمبر255)

عَلِيَ يَعْلٰي : بلند ہونا' مگر علا فعل کا استعمال زیادہ تر کسی جگہ کے یا جسم کے بلند ہونے پر ہوتا ہے۔

عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ : ”ان کے جسموں پر باریک ریشم کے کپڑے ہوں گے“

لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ : ”جو زمین پر اونچائی ' بڑائی کا ارادہ نہیں رکھتے“۔

اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ : ”تم میرے سامنے سرکشی نہ کرو“۔

وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا : ”اور تم بڑی زبردست زیادتیاں کرو گے“۔

وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ : ”وہ بہت بلند 'بہت بڑا ہے“۔

وَتَعَالٰي عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا : ”اور جو کچھ یہ کہتے ہیں وہ اس سے بالا تر اور بہت بڑا ہے“

اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰي : ”میں تمہارا سب سے بڑا مالک ہوں“۔

قَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰي : ”اور جو آج غالب رہا' وہی کامیاب ہے“۔

وَالسَّمٰوٰاتِ الْعُلٰي : ”اور اونچے اونچے آسمان (بنائے ہیں)“۔

تَعَالَوْا اِلٰي مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ : ”آؤ اس کی طرف جو اللہ نے اتارا ہے“۔

الطَّیْرُ (ط ي ر) (آیت نمبر260)

اَلطَّائِرُ : ہر پردار جانور جو فضا میں حرکت کرتا ہے۔

وَلَا طَائِرٍ یَّطِیْرُ بِجَنَاحَیْهِ : "اور نہ کوئی پرندہ اپنے پروں سے اڑتا ہے"۔

وَالطَّیْرَ مَحْشُوْرَةً : "اور پرندوں کو بھی جو کہ جمع رہتے تھے"

وَتَفَقَّدَ الطَّیْرَ : "اس نے پرندوں کا جائزہ لیا"۔

تَطَیَّرَ فُلَانٌ وَاطَّیَّرَ فلاں آدمی نے پرندے سے شگون لیا۔

اِنَّا تَطَیَّرْنَا بِکُمْ . "ہم تو تم کو منحوس سمجھتے ہیں"۔

اِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ یَّطَّیَّرُوْا بِمُوْسٰي وَمَنْ مَّعَهٗ : اگر انہیں کوئی بد حالی پیش آتی تو موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کی نحوست بتلاتے"۔

اَلَا اِنَّمَا طَائِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ : "سن لو کہ ان کی نحوست اللہ کے علم میں ہے"۔

قَالُوْا طَائِرُکُمْ مَّعَکُمْ : "انہوں نے کہا کہ تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے"۔

اَلْغِنَي : تونگری ' بے نیازی

وَاِنَّ اللّٰہَ لَھُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِیْدُ : اور بے شک اللہ ہی بے نیاز اور قابل ستائش ہے''

وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَاَغْنٰي : ''اور اس نے آپ کو تنگ دست پایا تو غنی کر دیا''

وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ : ''جو شخص آسودہ حال ہو' وہ اس (مال سے) کچھ نہ لے''۔

مَا اَغْنٰي عَنْهُ مَالُهٗ : ''اس کا مال اس کے کچھ کام نہ آیا''۔

لَاتُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ : ''انکی سفارش مجھے کچھ بھی فائدہ نہ دے سکے گی''۔

عَادَ : (ع و د) (آیت نمبر275)

اَلْعَوْدُ : کسی کام کو ابتداء کرنے کے بعد دوبارہ اس کی طرف پلٹنے کو عود کہا جاتا ہے۔

وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا : ''اگر تم پھر بھی وہی کرنے لگو تو ہم دوبارہ ایسا ہی کریں گے''۔

وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ : ''اور اگر تم وہی کام کرو گے تو ہم بھی پھر وہی کام کریں گے''۔

وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ : ”ہم نے ہر انسان کی برائی بھلائی کو اس کے گلے میں باندھ دیا ہے“۔

مَنًّا : (م ن ن) (آیت نمبر262)

اَلْمَنُّ : احسان جتانا' احسان کرنا۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ : ”اللہ نے مومنوں پر احسان کیا ہے“۔

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰي مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ : ”اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے' احسان کرتا ہے“۔

فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاءً : ”پھر اس کے بعد یا تو احسان رکھ کر چھوڑ دینا ہے یا کچھ مال لے کر“۔

وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ : اور (اس نیت سے) احسان نہ کرو کہ اس سے زیادہ کے طالب ہو“۔

فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ : ”پس ان کے لئے بے انتہا اجر ہے“۔

غَنِيٌّ : (غ ن ي) (آیت نمبر263)

وَمَا يَكُوْنُ لَنَا اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَا : "اور ہمارے لئے مناسب نہیں کہ (تمہارے مذہب) میں پھر آجائیں"

اَلْاِعَادَةُ : لوٹانا۔

سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰي : "ہم اس کو اس کی پہلی حالت پر لوٹا دیں گے"۔

اَلْمَعَادُ : لوٹنا، اور لوٹنے کی جگہ۔

اَقْسَطُ : (ق س ط) (آیت نمبر282)

اَلْقِسْطُ : (اسم) نصف ونصف کی طرح قسط بھی مبنی پر عدل حصہ کو کہتے ہو

وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ : "اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو"۔

وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ : "اور انصاف سے کام لو کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے"۔

وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ : "اور (جب تول کر دو) تو ترازو سیدھی رکھ کر تولا کرو"۔

آل عمران

لَدُنْكَ : (ل د ن) (آیت نمبر8)

رَبَّنَا اٰتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً : ''اے ہمارے پروردگار! ہم پر اپنے ہاں سے رحمت نازل فرما''۔

وَعَلَّمْنٰهُ مِن لَّدُنَّا عِلْمًا : ''ہم نے اسے اپنے پاس سے علم بخشا تھا''۔

بِذُنُوْبِهِمْ : (ذ ن بٌ) (آیت نمبر11)

فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ : تو اللہ نے ان کو ان کے گناہوں کے سبب (عذاب میں) پکڑ لیا تھا

فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْبِهِ : ''تو ہم نے سب کو ان کے گناہوں کے سبب پکڑ لیا''۔

يَفْتَرُوْنَ: (ف رِ يَ)

وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰي اِثْمًا عَظِيْمًا : جس نے اللہ کا شریک مقرر کیا اس نے بڑا بہتان باندھا

اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ : ''دیکھو یہ اللہ پر کیسا جھوٹ باندھتے ہیں''۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰهُ : کیا یہ کہتے ہیں کہ اس (پیغمبر) نے قرآن کو گھڑ لیا ہے''۔

اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ : ''تم محض بہتان باندھتے ہو''۔

لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا : "یہ تو تم نے برا کام کیا"

صُدُوْرِكُمْ (صَ دْ رُ) (آیت نمبر29)

اَلصَّدْرُ : سینہ کو کہتے ہیں
رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي : "میرے پروردگار میرا سینہ کھول دے"۔

وَحُصِّلَ مَافِي الصُّدُوْرِ : "اور جو بھید دلوں میں ہیں' وہ ظاہر کر دیئے جائیں گے"۔

يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا : "اس دن لوگ گروہ گروہ ہو کر آئیں گے"۔

نُوْحِيْهِ : (وَ حْ يٌ) (آیت نمبر44)

اَلْوَحْيُ : کے معنی اشارۂ سریعہ کے ہیں۔
وَاَوْحٰي رَبُّكَ اِلَي النَّحْلِ : "اور تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھیوں کو حکم فرمایا"۔
اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَايُوْحٰي اِلَيَّ : "میں تو اسی حکم کا تابع ہوں جو میری طرف آتا ہے"۔

وَمَكَرُوْا : (مَ كَ رَ) (آیت نمبر54)

اَلْمَكْرُ : کسی شخص کو حیلہ کے ساتھ اس کے مقصد سے پھیر دینا۔
وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ : "اور اللہ خوب چال چلنے والا ہے"۔
وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِه : "اور بری چال کا وبال اس کے چلنے والے پر ہی پڑتا ہے"۔

وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا : ”اور وہ ایک چال چلے اور ہم بھی ایک چال چلے“۔

اَلْمُنْكَرُ : (ن ك ر) (آیت نمبر 154)

فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ : ”پس وہ اسی وجہ سے اس کے منکر ہو رہے ہیں“۔

فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ : ”تم اللہ کی کن کن نشانیوں کو نہ مانو گے ؟“۔

وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ : ”اور وہ بری باتوں سے منع کرتے ہیں“

نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا : ”اس کے تخت کی صورت بدل دو“۔

كِرَامًا كَاتِبِيْنَ : "عالی قدر' (تمہاری باتوں کے) لکھنے والے "

ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ : اور جو صاحب جلال اور عظمت ہے

وَقَعَ: (وَ قَ عَ)

اَلْوُقُوْعُ: کسی چیز کا ثابت ہونا اور نیچے گرنا

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ : "جب قیامت قائم ہو جائے گی جس کے واقع ہونے میں کوئی جھوٹ نہیں۔"

فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ : "تو اس روز واقع ہونے والی (قیامت) واقع ہو جائے گی"

وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا : " اور ان کے ظلم کے سبب ان کے حق میں وعدہ عذاب پورا ہو کر رہے گا "

فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ : " تو اس کا ثواب خدا کے ذمے ہو چکا "

فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ : " تو اس کے آگے سجدے میں گر پڑنا "

فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ : "میرا عذاب کیسا سخت تھا"۔

فَذُوْقُوْا : (ذ و ق) (آیت نمبر106)

اَلذَّوْقُ : چکھنا۔

لِيَذُوْقُوْا الْعَذَابَ : "تاکہ عذاب کا مزہ چکھتے رہے"۔

ذَالِكُمْ فَذُوْقُوْهُ : "یہ مزہ تو یہاں چکھو"۔

وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً : "اور اگر ہم انسان کو اپنے پاس سے نعمت بخشیں"۔

اَلْاَدْبَارُ : (دُ بُ رُ) (آیت نمبر111)

وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗ : "اور جو شخص جنگ کے روز ان سے پیٹھ پھیرے گا"۔

يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ : "ان کے چہروں اور پیٹھوں کو مارتے ہیں"۔

وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ : "اور (نماز کے) سجدوں کے بعد"۔

وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ : "اور رات کی قسم جب پیٹھ پھیرنے لگے"۔

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا : "غرض ظالم لوگوں کی جڑ کاٹ دی گئیں"۔

ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ : "اور پھر پشت پھیر کر چلا اور (قبول حق سے) غرور کیا"۔

فَالْمُدَبِّرَاتِ اَمْرًا : "پھر (دنیا کے) کاموں کا انتظام کرتے ہیں"۔

کَیْدُھُمْ: (کَ يْ دٌ) (آیت نمبر120)

اَلْکَیْدُ :) خفیہ تدبیر، ایک قسم کی حیلہ جوئی۔

کَذَالِكَ کِدْنَا لِیُوْسُفَ : "اسی طرح ہم نے یوسف کے لئے تدبیر کر دی"

اِنَّ کَیْدِيْ مَتِیْنٌ : "میری تدبیر مضبوط ہے"۔

لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ : "میں تمہارے بتوں سے ایک چال چلوں گا"۔

فَاَرَادُوْا بِهٖ کَیْدًا : "انہوں نے ان کے ساتھ ایک چال چلنی چاہی"۔

فَاِنْ کَانَ لَکُمْ کَیْدٌ فَکِیْدُوْنِ : "اگر تم کو کوئی داؤ آتا ہو تو مجھ پر کر چلو"۔

فَاَجْمِعُوْا کَیْدَکُمْ + : "تو تم اپنی چالیں اکھٹی کر لو"۔

کَیْدُ سَاحِرٍ : "جادو کے ہتھکنڈے"۔

فَلْیَتَوَکَّلِ: (وَ کَ لَ) (آیت نمبر122)

اَلتَّوْکِیْلُ :کسی پر اعتماد کر کے اسے اپنا نائب مقرر کرنا۔

وَکَفٰي بِاللّٰهِ وَکِیْلًا : "اور اللہ ہی کافی کارساز ہے"۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ : "ہم کو اللہ کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے"۔

وَمَا اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ	:	"اور اے پیغمبر! تم ان کے ذمہ دار نہیں ہو"
وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ فَهُوَ حسبه	:	"جو اللہ پر بھروسہ رکھے، وہ اس کو کافی ہے"۔
رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا	:	"اے ہمارے پروردگار! تجھ ہی پر ہمارا بھروسہ ہے"۔
وَعَلَي اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْا	:	"اور اللہ ہی پر بھروسہ رکھو"۔
وَتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ وَكَفٰي بِاللّٰهِ وَكِيْلًا	:	"اور اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ ہی کافی کارساز ہے"۔

فَازَ: (ف وْ زٌ) (آیت نمبر185)

ذَالِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ	:	"یہی بڑی کامیابی ہے"۔
فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا	:	"تو وہ بے شک بڑی مراد پاگیا"۔
وَاُولٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ	:	"اور وہی مراد کو پہنچنے والے ہیں"۔
اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا	:	"بے شک پرہیز گاروں کے لئے کامیابی ہے"۔

جُنُوْبِهِمْ: (ج ن بٌ) (آیت نمبر191)

اَلْجَنْبُ: اس کے معنی پہلو کے ہیں۔

قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَعَلٰي جُنُوْبِهِمْ	:	"کھڑے اور بیٹھے اور پہلو پر لیٹے ہوئے"۔

تتجافى جنوبهم عن المضاجع : "ان کے پہلو بچھونوں سے الگ رہتے ہیں"

الاجتناب : پہلو تہی کرنا

وان کنتم جنبا فاطهروا : "اور اگر تم حال جنابت میں ہوا کرو، تو اچھی طرح غسل کرلیا کرو"

سَعِيرٌ ا (س ع ر)

اَلسَّعْرُ کے معنی آگ بھڑکنا ہیں

وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا : "وہ عنقریب دوزخ میں جائیں گے"

وَاِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ : "اور جب دوزخ (کی آگ) بھڑکائی جائے گی"

اِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَّسُعُرٍ : "بے شک گنہگار لوگ گمراہی اور عذاب میں ہیں"

تَدْرُوْنَ: (د ر ي)

اَلدِّرَايَةُ : اس معرفت کو کہتے ہیں جو بغیر کسی تدبیر کے حاصل کی جائے۔

مَاكُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ : "تم نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے۔"

ثُمَّ مَا اَدْرٰكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ : "اور تمہیں کیا معلوم کہ جزا کا دن کیا ہے۔"

وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰي : "اور تم کو کیا خبر شاید وہ پاکیزگی حاصل کرتا۔"

كَرِيْمًا: (ك ر م)

فَاِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيْمٌ : "بے شک میرا پروردگار بے نیاز اور کرم کرنے والا ہے۔"

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ : "اور اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔"

بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ : "بلکہ وہ اللہ کے معزز بندے ہیں۔"

اَعْجَزْتُ (ع ج ز)

اَعْجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ : "(ہائے افسوس) کیا میں ایسا کرنے سے بھی عاجز ہو گیا"

وَاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰه : "اور جان رکھو کہ تم خدا کو عاجز نہیں کر سکو گے"

عَجُوْزٌ : بوڑھی عورت کو کہتے ہیں اور یہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ بھی اکثر امور سے عاجز ہو جاتی ہے

ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ : "کیا میرے بچہ ہوگا؟ حالانکہ میں تو بڑھیا ہوں"